Titas® FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

BAPUJI®
GOODNESS OF HEALTH
باپوجی کیک
ہمیشہ استعمال کریں • ذائقہ سے بھرپور
نیو ہوڑہ بیکری (باپوجی کیک) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Pages:12 ● 98 شمارہ ● 13 جلد ● KOLKATA ● Monday, 13th April , 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۲۴ شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ● سوموار، ۱۳ / اپریل ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

"آپ کو ایک بڑے مسئلے کا سامنا کرنا پڑے گا"
ٹرمپ نے براہ راست چین کو دھمکی دی

چین 12 اپریل: چین نے خود کو ایران کے تنازع میں ثالث کے طور پر پیش کیا تھا۔ اس کے باوجود، یہ وہی قوم ہے جسے اب اسلامی جمہوریہ کو خفیہ طور پر اسلحہ اسمگل کرنے کے الزامات کا سامنا ہے۔ ان پیش رفت کی روشنی میں اب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو سخت سرزنش کی ہے۔ انہوں نے سخت لہجے میں واضح کیا کہ اگر چین ایران کو ہتھیار فراہم کرتا ہے تو امریکہ اس معاملے کو سلب نہیں ہونے دے گا۔ چین کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اتوار کو ایک انٹرویو میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر نے ایران کے تنازع پر بات کی۔ انٹرویو کے دوران، ان سے تنازعات کے درمیان بیجنگ کی جانب سے ہتھیاروں کی مبینہ اسمگلنگ سے متعلق الزامات کے بارے میں پوچھا گیا۔ اس کے جواب میں ٹرمپ نے کہا، "اگر چین نے ایسا کیا تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ انہیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔" تاہم ٹرمپ نے اس معاملے پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان تنازع ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ان حالات میں اگر چین تہران کو ہتھیار فراہم کرتا ہے تو یہ یقیناً امریکہ کے لیے خوش آئند پیش رفت نہیں ہوگی۔

ٹرمپ نے زور دے کر کہا، "اگر چین نے ایسا کیا تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ انہیں بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

اتفاق سے امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بیجنگ نے آنے والے ہفتوں میں طیارہ شکن میزائل سسٹم ایران کو بھیجنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ بیجنگ مبینہ طور پر کندھے سے لانچ کیے جانے والے ان میزائلوں کو جو کہ MANPADS (مین-پورٹ ایبل ایئر ڈیفنس سسٹم) کے نام سے جانا جاتا ہے، کو مشرق وسطی کے ایک درمیانی ملک کے ذریعے تہران تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ہتھیار کم اونچائی پر اڑنے والے ہیلی کاپٹروں یا جنگی طیاروں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت میں بے مثال ہیں۔ انتہائی پورٹیبل ہونے کی وجہ سے، انہیں آسانی سے کسی بھی مقام پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ میزائل براہ راست کندھے سے فائر کیے جا سکتے ہیں۔

............باقی صفحہ 10 پر

'ہم امریکہ کی وعدہ خلافی کی عادت کو نہیں بھولے'، بے نتیجہ امن مذاکرات کے بعد ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان کا بیان

ایران 12 اپریل: ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری بات چیت کے درمیان سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ ملک امریکہ کی ماضی کی وعدہ خلافیوں کو نہ بھولا ہے اور نہ بھولے گا۔ اس سے اسلام آباد میں بات چیت جاری رہنے کے باوجود گہرے عدم اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی نے بھی ایک راؤنڈ کی بات چیت میں نتیجے کی امید نہیں کی تھی۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک تفصیلی پوسٹ میں اسماعیل بقائی نے کہا کہ ''ہمارے لیے سفارت کاری ایرانی سرزمین کے محافظوں کے مقدس جہاد کو جاری رکھنا ہے۔ ہم امریکہ کی وعدہ خلافیوں اور غلط کاموں کے تجربات کو نہ بھولے ہیں اور نہ ہی بھولیں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم دوسری اور تیسری مسلط کردہ جنگوں کے دوران ان کے اور صیہونی حکومت کی طرف سے کیے گئے سنگین جرائم کو معاف نہیں کریں گے۔'' حالانکہ ایران مذاکرات کے آغاز سے قبل بھی یہ دوہراتا رہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ اعتماد کی کمی ہے۔

اسماعیل بقائی نے مزید لکھا کہ ''آج اسلام آباد میں ایران کے وفد کے لیے ایک مصروف اور طویل دن تھا۔ ہفتے کی صبح سے پاکستان کی اچھی کوششوں اور ثالثی سے شروع ہونے والی گہری بات چیت اب تک بغیر کسی رکاوٹ کے جاری ہے اور دونوں فریق کے درمیان کئی پیغامات اور متن کا تبادلہ ہوا ہے۔'' ایرانی وفد کے پختہ ارادے پر زور دیتے ہوئے بقائی نے کہا کہ ''ایرانی مذاکرات کار ایران کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے اپنی پوری قابلیت، تجربے اور معلومات کا استعمال کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگوں، عزیزوں اور ہم وطنوں کے بھاری نقصان نے ایرانی قوم کے مفادات اور حقوق کو آگے بڑھانے کے ہمارے ارادے کو پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط کردیا ہے۔''

ایران کے سخت موقف کو دوہراتے ہوئے اسماعیل بقائی نے کہا کہ ''کوئی بھی چیز ہمیں اپنے پیارے ملک اور عظیم ایرانی تہذیب کے لیے اپنے عظیم تاریخی مشن کو آگے بڑھانے سے نہیں روک سکتی یا روکنی نہیں چاہیے۔ ایران اپنے ملکی مفادات کو محفوظ بنانے اور ملک کی فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے سفارت کاری سمیت تمام طریقہ کار استعمال کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔'' بقائی کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں ہوئی بات چیت میں آبنائے ہرمز، ایٹمی پروگرام، جنگی ہرجانہ، پابندیوں میں ریلیف اور جاری علاقائی تنازعات کو ختم کرنے جیسے مخصوص موضوعات پر بات ہوئی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس سفارتی عمل کی کامیابی دوسری طرف کی سنجیدگی اور نیک نیتی، حد سے زیادہ مطالبات اور غیر قانونی اپیلوں سے بچنے اور ایران کے قانونی حقوق و مفادات کو تسلیم کرنے پر منحصر ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مذاکرات کے نئے دور کے اختتام پر، پاکستان کی تجویز پر ایران اور امریکہ کے درمیان ایک اور راؤنڈ کی بات چیت ہوگی، جس کے لیے وقت اور مقام کے بارے میں اب تک کچھ طے نہیں ہوا ہے۔ ہفتے کو مقامی وقت کے مطابق دوپہر 1 بجے شروع ہونے والی بات چیت 14 گھنٹے سے زیادہ جاری رہی اور اس میں مسلسل پیغامات اور ڈرافٹ ٹیکسٹ کا تبادلہ ہوا۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی 'تسنیم' کے مطابق یہ بات چیت مسلسل اختلافات کے درمیان ہوئی ہے۔ اگرچہ کچھ ابتدائی پیش رفت ہوئی ہے لیکن سنگین اختلافات برقرار ہیں، جس کی بنیادی وجہ ایران کا یہ کہنا ہے کہ امریکہ کی جانب سے بے تکی اور بہت زیادہ شرائط رکھی گئی ہیں۔

دہلی میں 'رن فار امبیڈکر' میراتھن کو راہل گاندھی نے دکھائی ہری جھنڈی، بی جے پی اور آر ایس ایس کو بنایا ہدف تنقید

نئی دہلی 12 اپریل: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اتوار (12 اپریل) کو دہلی میں 'رن فار امبیڈکر، رن فار کانسٹی ٹیوشن' میراتھن کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ میراتھن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے شعبہ برائے درج فہرست ذات نے شعبہ برائے دیگر پسماندہ طبقات کے تعاون سے منعقد کی گئی۔ اس کا مقصد نوجوانوں میں بابا صاحب کے آئین اور ان کے نظریات کے حوالے سے شعور بیدار کرنا ہے۔

اس موقع پر راہل گاندھی نے کہا کہ آئین ہی بابا صاحب کا سب سے بڑا پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آئین نہ ہوتا تو آج ہندوستان اس شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس میراتھن کے ذریعے کانگریس نوجوانوں تک آئین کے بنیادی خیالات اور مساوات کا پیغام پہنچانا چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو ہدف تنقید بناتے ہوئے الزام عائد کیا کہ یہ تنظیمیں آئین کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ''آج آر ایس ایس اور بی جے پی کے لوگ آئین کو ختم کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں سب کو برابری کا درجہ ملے۔''

راہل گاندھی کے مطابق اگرچہ بی جے پی کے لیڈران بابا صاحب کے مجسمے کے سامنے ہاتھ جوڑتے نظر آتے ہیں، لیکن ان کے دلوں میں آئین کو ختم کرنے کی سوچ ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد نے کہا کہ ''کانگریس کا مقصد آئین کا تحفظ کرنا اور اس کے پیغام کو ملک کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ پارٹی چاہتی ہے کہ ہر

............باقی صفحہ 10 پر

'حکومت سیاسی فائدے کے لیے خواتین ریزرویشن کے نفاذ میں جلد بازی کر رہی ہے'، ملکارجن کھڑگے کا پی ایم مودی کو خط

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے کہا ہے کہ ریاستوں میں انتخابات کے دوران پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانا اس تاثر کو تقویت دیتا ہے کہ حکومت سیاسی فائدے کے لیے خواتین ریزرویشن قانون کے نفاذ میں جلد بازی کر رہی ہے۔ وزیر اعظم مودی کو لکھے گئے خط میں کھڑگے نے اس مطالبے کو دوہرایا ہے کہ حد بندی کے مسئلے پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے 29 اپریل کے بعد ایک کل جماعتی میٹنگ بلائی جائے۔ کیونکہ اس حد بندی کو 'ناری شکتی وندن ادھینیم'

............باقی صفحہ 10 پر

متھرا کشتی حادثہ: یمنا سے مزید 2 لاشیں برآمد
اب تک 13 عقیدتمندوں کی موت، 3 کی تلاش جاری

متھرا 12 اپریل: ورنداون واقع یمنا میں کشتی حادثے میں غرقاب ہونے والے 5 میں سے مزید دو عقیدتمندوں کی لاشیں اتوار کی صبح برآمد کر لی گئی ہیں۔ جائے حادثہ سے 3 کلومیٹر کے فاصلے پر اکرور گھاٹ کے قریب ایک نوجوان کی لاش ملی جبکہ دیورہا بابا گھاٹ کے قریب ایک دیگر خاتون عقیدتمند کی لاش ملی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 3 روز قبل ہوئے کشتی حادثے میں اب تک 13 عقیدتمندوں کی موت ہو چکی ہے اور

............باقی صفحہ 10 پر

معروف گلوکارہ آشا بھوسلے نے 92 سال کی عمر میں دنیا کو کہا الوداع، پیر کو ادا کی جائیں گی آخری رسومات

ممبئی 12 اپریل: معروف گلوکارہ آشا بھوسلے اب ہمارے درمیان نہیں رہیں۔ 92 سال کی عمر میں انہوں نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔ تقریباً 7 دہائیوں تک فلمی دنیا میں اپنی سریلی آواز کا جادو چلانے والی گلوکارہ کو ہفتہ (11 اپریل) کو طبیعت خراب ہونے کے باعث اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل سروسز یونٹ میں ان کا علاج چل رہا تھا۔ پوری دنیا میں موجود ان کے مداح دعائیں کر رہے تھے، مگر اتوار کے روز گلوکارہ نے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ ان کے بیٹے آنند بھوسلے نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے موت کی خبر کی تصدیق کی۔

واضح رہے کہ ہفتہ کو آشا بھوسلے کی طبیعت بگڑنے کی خبر آئی تھی۔ گلوکارہ کی پوتی زنائی بھوسلے نے 'انسٹاگرام' پوسٹ کے ذریعے ان کی صحت کے بارے میں بتاتے ہوئے لکھا تھا کہ ''شدید تھکن اور سینے میں انفیکشن کی وجہ سے انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری پرائیویسی کا احترام کریں۔ ان کا علاج چل رہا ہے اور امید ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ گلوکارہ کی طبیعت خراب ہونے کے بعد اسپتال کے باہر مداحوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی تھی، ساتھ ہی آشا بھوسلے کی رہائش گاہ کے باہر بھی ان کے چاہنے والے اکٹھے ہونے لگے تھے۔ سب کو امید تھی کہ گلوکارہ صحت یاب ہو کر لوٹیں گی، مگر مداحوں کی یہ امید ٹوٹ گئی۔

آشا بھوسلے کی آخری رسومات پیر (13 اپریل) کو ادا کی جائیں گی۔ گلوکارہ کے جسد خاکی کو صبح 11 بجے لوئر پرل میں واقع ان کی رہائش گاہ پر آخری دیدار کے لیے رکھا جائے گا۔ شام 4 بجے دادر کے شیواجی پارک میں ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں ان کی بہن لتا منگیشکر کی بھی آخری رسومات ادا کی گئی تھیں۔

قابل ذکر ہے کہ 8 ستمبر 1933 کو آشا بھوسلے کی پیدائش موسیقی سے وابستہ ایک خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد پنڈت دینا ناتھ منگیشکر ایک اداکار اور کلاسیکی گلوکار تھے۔ آشا بھوسلے معروف گلوکارہ لتا منگیشکر کی چھوٹی بہن تھیں۔ جب آشا بھوسلے محض 9 سال کی تھیں، تبھی ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ان کا خاندان پونے سے کولہاپور اور بعد میں ممبئی آ گیا۔ بڑی بہن لتا منگیشکر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ بھی موسیقی کی دنیا میں آ گئیں۔ آشا بھوسلے نے پہلا گانا مراٹھی فلم 'ماجھا بال' (1943) میں 'چلا چلا نا و والا' گایا تھا، جبکہ بالی ووڈ میں ان کا پہلا گانا فلم 'چنریا' (1948) میں 'ساون آیا' تھا۔ یہاں سے شروع ہونے والا موسیقی اور گیتوں کا سفر 5 دہائیوں سے زیادہ عرصے تک جاری رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے آشا بھوسلے ہندوستانی موسیقی کی عظیم شخصیات میں شامل ہو گئیں۔

Kolkata's Oldest Nursing Home
Since 1983
PAHARPUR NURSING HOME
Run By Dr. Md. Aftab & Dr. Md. Asif Hussain
عرصہ دراز سے عوام کی خدمت میں مصروف
پہاڑ پور نرسنگ ہوم (مٹیا برج)
ہماری خدمات:

GALL BLADDER	پتھری کا علاج:
APPENDIX	اپینڈکس
PLASTIC SURGERY	پلاسٹک سرجری:
URO SURGERY	پیشاب کے راستے کا آپریشن
UTERUS	بچہ دانی کا آپریشن / علاج
CIRCUMCISION	ختنہ
HERNIA	ہرنیا
HYDROCEOLE	ہائڈروسل کا آپریشن

سبھی آپریشن ماہر اور تجربہ کار (Skilled & Experienced) ڈاکٹروں کے ہاتھوں انجام دیا جاتا ہے۔
یہاں سبھی علاج Laparoscopic & General Surgery Clinic کے ذریعہ کیا جاتا ہے
پہاڑ پور نرسنگ ہوم
PAHARPUR NURSING HOME
Laparoscopic
& General Surgery Clinic
H-68, Paharpur Road, Garden Reach, Kolkata -700 024
Clinic Information : Phone No. : 9831450956, 033-24696477

اجتماعی قربانی
آیئے ہم سب مل کر سنت ابراہیمی کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مساکین و مستحقین تک آسانی سے تقسیم کا انتظام بھی کر دیں۔
گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماعی قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ میں سے جن حضرات کو بھی سہولت و خواہش ہو وہ اس نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں، واٹس ایپ بھی کر سکتے ہیں۔
1800/ روپے ایک حصہ کا طے پایا ہے۔ سات حصے کا (12,600) روپے ہوا۔
رابطہ کریں:
خورشید عالم ندوی 9330560582 | مولانا سعید الرحمن ندوی 7044218961
ملنے کا پتہ: 71/جی تلجلا روڈ، کولکاتا-700046 (مغربی بنگال)

میں ہی ہر نشست پر امیدوار ہوں، انتخابی ریلی میں مودی نے ممتا کے لہجے میں بات کی

سلی گوڑی: 12 اپریل (عوامی نیوز سروس) بنگال میں درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ گرمی کے ساتھ ساتھ انتخابی بخار بھی عروج پر ہے۔ اتوار کو ریاست بھر میں ہائی پروفائل انتخابی مہم کا طوفان دیکھا گیا۔ اتوار کو نریندر مودی نے سلی گوڑی میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کیا۔ اسی ریلی میں کھڑے ہو کر انہوں نے کہا، "میں ہی ہر نشست پر امیدوار ہوں، مودی کو ایک بار موقع دیں۔" مودی کے اس بیان نے شدید سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔ "زعفرانی کیمپ" نے بنگال کو فتح کرنے کا اپنا خواب پورا کرنے کے لیے دل و جان سے کوشش شروع کر دی ہے۔ خود ملک کے وزیر اعظم بھی تقریباً روزانہ بنگال کا دورہ کرتے رہے ہیں۔ مودی کے چیف اسٹریٹجسٹ بھی بنگال کے لوگوں کا اعتماد جیتنے کے لیے عملی طور پر بنگال میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ امت شاہ بنگال میں کامیابی حاصل کرنے کے واحد مقصد کے ساتھ اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں ریاست کا مسلسل دورہ کر رہے ہیں۔ صرف اس جمعرات کو، یہ ان کی سرپرستی میں تھا کہ بی جے پی نے انتخابی بنگال میں اپنا "بھروسار شپت" (اعتماد کا عہد) اپنا انتخابی منشور جاری کیا۔

سیاسی مبصرین کے ایک حصے کے مطابق، وزیر اعظم نے خود محسوس کیا ہوگا کہ بنگال میں بی جے پی کی تنظیم کی بنیاد کافی مضبوط نہیں ہے۔ امیدواروں کی فہرست جاری ہونے کے بعد سے، مختلف مقامات پر دھڑے بندی کے واقعات نے سر اٹھایا ہے۔ شاید اسی وجہ سے مودی کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہیں۔ دریں اثنا، آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ترنمول لیڈر ممتا بنرجی ریاست کے کونے کونے میں لوگوں تک پہنچ رہی ہیں۔ مسلسل چوتھی مدت کے لیے حکومت بنانے کا مقصد، اس نے اپنی انتظامیہ کی ترقیاتی کامیابیوں کا ایک تفصیلی رپورٹ کارڈ عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس نے یہ بھی عہد کیا ہے کہ اگر وہ اقتدار میں واپس آئیں تو بنگال کے عوام کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہوں گے۔ مزید برآں، اضلاع میں منعقد ہونے والی تقریباً ہر عوامی ریلی میں، وہ یہ اعلان کرتی ہوئی سنی گئی ہیں۔ "کسی اور کی طرف مت دیکھو۔ میں تمام 294 حلقوں میں امیدوار ہوں، میں ہی حکومت بنانے والی ہوں، میں وہ ہوں جو آپ کی طرف سے یہ جنگ لڑوں گی۔"

سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق، آج بنگال میں ایک 'تازہ ہوا کے جھونکے' کے طور پر ابھرتے ہوئے، مودی کو عملی طور پر بالکل وہی لہجہ اپناتے دیکھا گیا۔ بی جے پی کی جانب سے خواتین اور بے روزگار نوجوانوں کے لیے الاؤنس کے حالیہ اعلان پر سیاسی حلقوں میں کافی تنقید ہو رہی ہے۔ "لوٹس کیمپ" کو سخت طعنوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جن پر ریاستی حکومت کی اسکیموں کی "نقل" کرنے کا الزام ہے۔ جن میں ترنمول کی "لکشمی بھنڈار" سے لے کر "یوا ساتھی" شامل ہیں۔ اب، ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی لوگوں کا دل جیتنے کی کوشش میں انتظامی سربراہ کی یقین دہانیوں پر اپنا "انحصار" کرنا پڑا ہے! بالآخر مبصرین کے ایک حصے کا یہی خیال ہے۔

'آج آدھی رات سے آپریشن شروع' ممتا نے خدشہ ظاہر کیا؟

مشرقی بردوان: 12 اپریل (عوامی نیوز سروس) انتخابی میدان میں بنگال میں، ممتا بنرجی نے بی جے پی کے خلاف ایک بڑی سازش کا الزام لگایا ہے۔ اسے خدشہ ہے کہ اتوار کی آدھی رات سے ایک 'آپریشن' شروع ہونے والا ہے۔ انہوں نے کھنڈاگھوش میں ایک مہم کے اسٹیج سے ان خدشات کا اظہار کیا۔ اس کے باوجود، انہوں نے اپنی پارٹی کے کارکنوں، حامیوں اور امیدواروں پر زور دیا کہ وہ اپنی انتخابی مہم کو مزید تیز کریں۔

ممتا نے کہا، "ووٹنگ مشینوں کے حوالے سے انتہائی محتاط رہیں۔ ان کے منصوبے میں ووٹنگ کے عمل کو سست کرنا اور گنتی کا عمل شامل ہے۔ ابتدائی طور پر، وہ یہ پیش کریں گے کہ بی جے پی جیت رہی ہے، وہ بہت سے لوگوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ 'آپریشن' آج آدھی رات کو شروع ہو جائے گا۔ ہمیں بھی انٹیلی جنس موصول ہوئی ہے۔ اگر وہ ٹی وی چینلز جیت کر دکھاتے ہیں۔" جیت پر اپنے 'اعتماد' کا اظہار کرتے ہوئے، ممتا نے مزید کہا، "ہم وہی ہیں جو جیتیں گے۔ زمین کی کوئی طاقت ہمیں ہرا نہیں سکتی۔ ہم جیت کر ابھریں گے۔" ممتا نے پہلے بھی متعدد مواقع پر ای وی ایم میں ممکنہ ہیرا پھیری کے بارے میں خدشہ ظاہر کیا ہے۔

بی جے پی پر نقد رقم کی تقسیم کا الزام لگاتے ہوئے ممتا نے ریمارکس دیے، "اگر آپ اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر فراہم کرتے ہیں، تو وہ اس میں جو بھی فنڈز آپ کے پاس ہے اسے نکال دیں گے، پھر، وہ اس میں 'کالا دھن' جمع کرائیں گے، اس کے بعد، وہ آپ کے خلاف ای ڈی اور سی بی آئی کو تعینات کریں گے۔ بہت سے مخالف وہاں چھپے ہوئے ہیں، ان کا دعویٰ نہ کریں، چاہے وہ میرا نام لے کر بھی کارروائی کریں۔"

اس نے 'باہر کے لوگوں' کا استعمال کرتے ہوئے انتخابات میں دھاندلی کی سازش کے بارے میں بھی خدشہ ظاہر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی ووٹ خریدنے کی کوشش میں پیسے بانٹ رہی ہے۔ اس نے لوگوں کو سختی سے مشورہ دیا کہ وہ اپنے بینک اکاؤنٹ نمبر کسی کے ساتھ شیئر نہ کریں۔ ممتا کے الفاظ میں، "اگر آپ اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر فراہم کرتے ہیں، تو وہ اس میں جو بھی فنڈز آپ کے پاس ہے اسے نکال دیں گے، پھر، وہ اس میں 'کالا دھن' جمع کریں گے، اس کے بعد، وہ آپ کے خلاف ED اور CBI کو تعینات کریں گے۔ بہت سے مخالف وہاں چھپے ہوئے ہیں، ان پر کان نہ دھریں، چاہے وہ میرے نام پر کام کرنے کا دعویٰ کریں۔" غور طلب ہے کہ ممتا نے اتوار کو کل تین عوامی ریلیوں سے خطاب کیا۔ اس نے ان پلیٹ فارمز میں سے تقریباً ہر ایک سے ووٹرز کو یہ انتباہ جاری کیا۔

حیّ علی الصلاۃ
الصلاۃ خیر من النوم
(اول وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
13 / اپریل 2026

فجر	3 بج کر 58 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 18 منٹ
ظہر	11 بج کر 37 منٹ
عصر	4 بج کر 07 منٹ
مغرب	6 بج کر 01 منٹ
عشاء	7 بج کر 12 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

ووٹنگ سے قبل نیتاجی کے پڑپوتے چندر بوس نے ترنمول میں شمولیت اختیار کی

کولکاتا: 12 اپریل (عوامی نیوز سروس) اسمبلی انتخابات سے عین قبل بنگال کی سیاست میں ایک بڑے سرپرائز نے ہلچل مچا دی ہے۔ بی جے پی سے اپنے تعلقات منقطع کرنے کے بعد، نیتاجی کے پڑپوتے، چندر بوس، اب ترنمول کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ آج ترنمول بھون میں وہ باضابطہ طور پر پارٹی میں شامل ہوئے۔ بی جے پی کے ساتھ ان کی مایوسی اس وقت واضح ہوئی تھی جب انہیں ریاست کے SIR (اسپیشل انٹینسیو ریویژن) کے عمل سے متعلق سماعت کے لیے سمن موصول ہوا تھا۔ انہوں نے ایک مناسب سوال اٹھایا تھا، کیا ان کی شہریت کے بارے میں شکوک ہو سکتے ہیں، حالانکہ وہ نیتاجی جیسی قومی شخصیت کے پڑپوتے ہیں؟

زبردست ہنگامہ کھڑا ہو گیا، دباؤ کے آگے جھکتے ہوئے، ریاستی الیکشن کمیشن نے بعد میں نوٹس کے بارے میں وضاحت جاری کی۔ اس کے بعد کمیشن نے کہا کہ ان کے شہری فارم میں فراہم کردہ معلومات نامکمل تھیں۔ خاص طور پر چندر بوس کا 'پرانے' کالم کو پُر کرنے میں ناکام رہنے کے بعد انہیں سماعت کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ تاہم، مطلوبہ معلومات جمع کرانے کے بعد نیتاجی کے پڑپوتے کا نام حتمی ووٹر لسٹ میں شامل کر دیا گیا تھا۔

اب، ریاست میں انتخابات سے صرف ایک ہفتہ قبل، چندر بوس نے زعفرانی کیمپ سے مکمل طور پر اپنے تعلقات منقطع کر لیے ہیں اور ترنمول کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ آج ترنمول بھون میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "جب نریندر مودی نے 2014 میں ملک میں پہلی بار اقتدار سنبھالا تھا، میں نے سوچا تھا کہ وہ ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ اس کے بعد، جب میں 2016 میں پارٹی میں شامل ہوا، تو مجھے آہستہ آہستہ احساس ہوا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی ان کی ملک کے نظریات کا بھی زیادہ احترام نہیں کرتی۔ بنگال کی ثقافت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو اس وقت پورے ملک میں چل رہی ہے۔ فرقہ پرستی اور تقسیم کی سیاست بالکل تباہ کن ہے۔"

انہوں نے مزید کہا، "اس سے پہلے، 23 جنوری نیتاجی کی یوم پیدائش میں نے ممتا بنرجی سے ملاقات کی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ ان کی جدوجہد نہ صرف بنگال کے لیے، بلکہ پوری قوم کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ میں نے ان سے آگے بڑھنے اور قیادت کرنے پر زور دیا۔" اس کے بعد، اتوار کو، اس نے باضابطہ طور پر ممتا بنرجی کی پارٹی میں شمولیت اختیار کی، اس طرح بی جے پی کے خلاف وسیع تر جدوجہد کے ساتھ خود کو منسلک کیا۔

19 جنوری کو، جب ریاست میں ایس آئی آر کا عمل جاری تھا، نیتاجی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے، چندر بوس نے بی جے پی پر شدید تنقید کی تھی۔ سماعت کا نوٹس ملنے پر حیران اور غصے میں چندر بوس نے الیکشن کمیشن سے براہ راست سوال کیا۔ "میں نیتاجی کا پڑپوتا ہوں اور مجھے اپنی شہریت کا ثبوت پیش کرنے کی ضرورت ہے؟ ہندوستان کس سمت جا رہا ہے؟" جیسے ہی یہ خبر عام ہوئی کہ قومی نشان نیتاجی کے خاندان کے ایک فرد کو اس طرح سے سماعت کا نوٹس جاری کیا گیا ہے تو ایک پڑپوتے ... چندر بوس نے اپنی سیاسی جنگ میں ممتا بنرجی کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے رسمی طور پر ترنمول میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا، "کچھ سال پہلے، میں نے بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہو کر ایک تاریخی غلطی کی تھی، آج میں نے اس غلطی کو سدھار لیا ہے۔"

نظریہ نہیں "معاہدے کی سیاست" سریش ساؤ کی پارٹی تبدیلی پر بی جے پی کی شدید تنقید

ہگلی: 12 اپریل (محمد شعیب عالم) اتوار کی دوپہر ہگلی کے ساہاگنج ڈنلپ فیکٹری کے میدان میں چنسورہ اور سپتگرام اسمبلی حلقوں سے ترنمول امیدواروں کی حمایت میں ابھیشیک بنرجی کے ہاتھوں بی جے پی چھوڑ کر سریش ساؤ کا ترنمول میں شامل ہونا بظاہر ایک سیاسی تبدیلی نہیں بلکہ اس کے گرد ایک کے بعد ایک کئی سوالات سامنے آ رہے ہیں۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ یہ نظریاتی لڑائی نہیں، بلکہ ذاتی مفاد، ناراضگی اور پس پردہ "معاہدے کی سیاست" کی واضح مثال ہے۔ پارٹی کے اندرونی ذرائع کے مطابق چنسورہ اور سپتگرام اسمبلی حلقوں سے امیدوار بننے کی امید میں سریش ساؤ کافی عرصے سے سرگرم تھے۔ لیکن جب امید ٹوٹ گئی تو ان کی اصل حقیقت سامنے آئی۔ بی جے پی کارکنوں کا الزام ہے کہ امیدوار نہ بن پانے کی مایوسی میں انہوں نے تنظیم کے کام کو سست کر دیا، میٹنگز سے غیر حاضری، پروگراموں میں غیر فعالیت، حتیٰ کہ خفیہ طور پر تنظیم کو کمزور کرنے کی کوششیں بھی شامل ہیں۔ اس معاملے کے ساتھ ایک اور چونکا دینے والی بات بھی جڑی ہے۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ چنسورہ کے ترنمول امیدوار دیبانگشو کے سریش ساؤ کے گھر کے بالکل قریب ...

... مکان کرایہ پر لینے کے بعد ہی بی جے پی کے ان کی دوری تیزی سے بڑھنے لگی۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، یہی واقعہ دونوں کے درمیان قربت کی شروعات بنا، جو بعد میں پارٹی بدلنے کی بڑی وجہ بنی۔ بی جے پی طنز کرتے ہیں کہ "یہ کوئی اچانک فیصلہ نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بند سیٹنگ کا نتیجہ ہے۔" سب سے بڑا سوال اس پارٹی تبدیلی کے پیچھے ممکنہ مالی لین دین کو لے کر اٹھ رہا ہے۔ سوشل میڈیا سے لے کر مقامی علاقوں تک الزام لگ رہے ہیں کہ سریش ساؤ کو غیر قانونی سرگرمیوں اور دیگر معاملات سے بچنے کے لیے کئی بار مدد ملی۔ مقامی لوگوں کے ایک طبقے کا دعویٰ ہے کہ یہ پارٹی تبدیلی "ساجھی کارکن"، جن پر مختلف مجرمانہ سرگرمیوں کے الزامات ہیں، انہیں بھی اس سریش ساؤ کے گھر کے آس پاس دیکھا گیا۔ اگرچہ اس بارے میں کوئی سرکاری بیان سامنے نہیں آیا، لیکن ان سے سیاسی حلقوں میں نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ آخر اس پارٹی تبدیلی کا اصل فائدہ کسے ملا؟ جلسہ گاہ میں ابھیشیک کے ہاتھوں ترنمول کا جھنڈا تھامنے والے سریش ساؤ کے بارے میں طنز کیا۔ پارٹی کے ایک رہنما نے کہا، "جو شخص کل تک دوسری پارٹی کے خلاف بول رہا تھا، وہ اچانک اسی اسٹیج پر جا کر جھنڈا تھام لیتا ہے اور نعرے بھی لگاتا ہے، کیا یہی نظریہ ہے؟" ان کا مزید کہنا تھا، "یہ اس منظر نے ہگلی کے عوام کے سامنے سیاست کی اصل حقیقت واضح کر دی ہے۔" ایک اور جھنڈا بدلنے والے عوامی اثر و رسوخ کے دعوے کو بھی کھوکھلا قرار دیا گیا ہے۔ گاڑیاں کرائے پر لینے کے باوجود صرف دو گاڑیوں میں ہی حامی پہنچ سکے، اس سے ان کی سیاسی حیثیت کی اصل تصویر پیش کرتی ہے، ایسا بی جے پی کا کہنا ہے۔

بی جے پی کارکنوں کے مطابق، "جو لیڈر اپنے مفاد کے لیے پارٹی کا استعمال کرتا ہے، وہ کبھی عوام کا لیڈر نہیں بن سکتا۔" مزید طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے پارٹی کو فائدہ حاصل ہوا گا...، سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق، یہ پارٹی تبدیلی ہگلی میں "تنظیم کی صفائی" کے موقع کے طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ جو لوگ نظریات کے بجائے ذاتی فائدے کے لیے سیاست کرتے ہیں، ان کا جانا پارٹی کے لیے نقصان نہیں بلکہ مزید مضبوطی ہوگی۔ ہگلی کی سیاست میں ترنمول اور بی جے پی کے درمیان برابر کی جاری لڑائی ہوگی۔ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ سریش ساؤ کا قدم کتنا ثابت ہوگا، اس کی کسوٹی پر۔ لیکن بی جے پی کا موقف واضح ہے، ایسے "پارٹی بدلنے والے" لیڈروں کا جانا ان کی جیت کا راستہ مزید آسان کرے گا۔ مجموعی طور پر، سریش ساؤ کی یہ پارٹی تبدیلی صرف سیاسی موقف کی تبدیلی نہیں، بلکہ اسے غداری، موقع پرستی اور غیر شفاف سیاسی سمجھوتوں کی ایک مثال کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو ہگلی کی سیاست میں طویل عرصے تک زیر بحث رہے گی۔

جئے شری رام کا نعرہ لگانے والا، ابھیشیک کے ہاتھوں ترنمول کا پرچم تھامتے ہی جئے بنگلہ کا نعرہ لگانا شروع کر دیا

ہگلی: 12 اپریل (محمد شعیب عالم) جیسے جیسے انتخاب کے دن قریب آتے جا رہے ہیں ویسے ویسے سیاسی گہما گہمی تیز ہوتی جا رہی ہے۔ ادھر بات کروں ہگلی ضلع کی تو یہاں موسم سے زیادہ سیاسی پارہ چڑھا ہوا ہے وہ اس وجہ سے بھی کہ ابھی آٹھ اپریل کو ہی ریاستی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی ضلع کے تین اسمبلی حلقے میں عوامی جلسہ کر کے گئی ہیں اور اسکے ٹھیک چوتھے دن ابھیشیک بنرجی اسی ہگلی ضلع میں عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرنے پہنچ گئے۔ جہاں ایک ساتھ چاپدانی اسمبلی، دھنیا کھالی اسمبلی، بالاگڑھ اسمبلی، سپتوگرام اسمبلی اور چنسورہ اسمبلی کے ترنمول امیدواروں کو ایک منچ پر کھڑا کر کے انکی حمایت میں ووٹ مانگتے دکھائی دیے۔ ایک ایک کر کے ان امیدواروں کی تعریفیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ کی کارکردگی، ترنمول کانگریس کی جانب سے ترقیاتی کام کو ایک ایک کر کے گنواتے ہوئے نظر آئے۔ ضلع میں امام باڑہ اسپتال کی بہتری کی گئی، سڑکیں تعمیر کی گئی، گنگا کنارے کی خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا، انڈور اسٹیڈیم تعمیر کیا گیا۔ جیسے کئی اہم ترقیاتی و بنیادی کام کو گنوایا۔ وہیں لکشمی بھنڈار، سواستھ ساتھی جیسے دیگر ایک سو پانچ اسکیم جو ریاستی حکومت کی جانب سے چلائی جا رہی ہے اس پر روشنی ڈالا۔ ممتا بنرجی کی ہی طرح ابھیشیک بنرجی نے بھی مرکزی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ وزیر اعظم مودی کی بیان بازی کا بھی بھرپور انداز میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت ملک کے عوام کے ساتھ سازش کر رہی ہے، دھوکہ دے رہی ہے۔ ساتھ ہی اب بنگال کے عوام کے سامنے جھوٹے وعدے کر رہی ہے۔ یہ بی جے پی حکومت عوام کو دھوکہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتی ہے۔ ابھیشیک بنرجی نے اور کہا کہ ممتا بنرجی جس طرح کی ترقیاتی کام انجام دی ہیں اسے دیکھتے ہوئے بی جے پی کے لوگ بھی احتراماً بی جے پی کو چھوڑ کر آج ترنمول کا پرچم تھام رہے ہیں۔ آج ہگلی ساہا گنج ڈنلپ کوارٹر میدان میں ابھیشیک بنرجی کے جلسہ میں ہگلی ضلع بی جے پی کے نائب صدر سریش ساؤ ترنمول کا پرچم تھام کر یہ ثابت کیا کہ بی جے پی اور ترنمول میں کیا فرق ہے۔ یہاں دیکھا گیا کہ کل تک جئے شری رام کا نعرہ لگانے والا سریش ساؤ آج ابھیشیک کے ہاتھوں ترنمول کا پرچم تھامتے ہی جئے بنگلہ کا نعروں زوروں سے لگانے لگا۔ ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ بی جے پی وداعی کا ٹھونٹی پوجا آج یہاں بارہ اپریل کو آ کر کر دیا اور انکا بھسان (وسرجن) آئندہ چار مئی کو ہو جائے گا۔ جو ملک کے عوام کو گمراہ کر کے رکھے ہیں انہیں صرف شکست دینا یا ترنمول کو کامیاب بنانا نہیں بلکہ بنگال سے ہی بی جے پی کی کرسی اکھاڑ پھینکنے کا راستہ دکھائیں گے۔ میں مودی، امیت شاہ کو چیلنج دے رہا ہوں۔ اس بار ہگلی ضلع کی کل اٹھارہ کی اٹھارہ سیٹیں ترنمول کانگریس فتح کرے گی۔ ساتھ ہی ممتا بنرجی پہلے سے زیادہ سیٹیں جیت کر چوتھی بار وزیر اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھیں گی۔ جو ڈبل انجن کی سرکار خود کو کہہ رہے ہیں جب یہاں آپ سے ووٹ کیلئے آئیں تو ان سے سوال کریں کہ "جو خواب ہمیں دکھا رہے ہیں جس ریاست میں آپکی حکومت ہے پہلے بتائیں وہاں کے عوام کیلئے کیا کئے ہیں"۔ ابھیشیک بنرجی نے ضلع میں کتنی خواتین لکشمی بھنڈار پا رہی ہیں، سواستھ ساتھی، یوا ساتھی اسکی کل تعداد بتایا۔ ابھیشیک بنرجی نے اور کہا کہ آئندہ چار مئی کے بعد پھر یہاں آؤنگا کامیابی کا جشن منانے۔ بی جے پی مندر، مسجد، ذات، دھرم کی سیاست، نفرت کی سیاست کرتی ہے۔ مودی جی کہہ رہے ہیں پلٹنے کی باری ہے۔ میں بتاتا ہوں کیا پلٹنے کی بات کر رہے ہیں۔ کل ہم کیا کھائیں گے، کیا پہنیں گے، اس کی سیاست کرینگے۔ بنگال کے عوام کو ذات دھرم، رنگ لباس، بھاسا کے نام پر نفرت پھیلانے کی سیاست کرنے کی تیاری میں لگے ہیں۔ آج ممتا بنرجی کی حکومت میں بی جے پی پارٹی کرنے والے بھی قطاروں میں کھڑے ہو کر سواستھ ساتھی، یوا ساتھی، لکشمی بھنڈار فارم بھر کر فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ممتا بنرجی ہیں جو بھید بھاؤ کی سیاست نہیں کرتی ہیں انکا ترقیاتی کام، ترقیاتی اسکیم پورے ریاست کے عوام کیلئے ہوتا ہے چاہے جس بھی سیاسی رنگ سے جڑے ہوں۔ آخر میں ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ ان بی جے پی والوں کے چکر میں نہیں آنا ہے یہ کل انڈا، مچھلی، گوشت کھانے پر پابندیاں لگائیں گے۔ اس لئے انہیں انکی اوقات بتادیں ساتھ ہی یہ بھی بتادیں کے بنگال اور بنگالیوں سے نفرت کرنے والوں کیلئے مغربی بنگال میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

موتھا باڑی واقعہ میں پہلی گرفتاری! ISF ممبر کو NIA نے حراست میں لیا، کانگریس کے امیدوار بھی گرفت میں

مالدہ: 12 اپریل (عوامی نیوز سروس) نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) مرکزی تفتیشی ادارہ نے سنسنی خیز موتھا باڑی واقعہ کی تحقیقات کرتے ہوئے اپنی پہلی گرفتاری کی ہے، جس میں خصوصی انکوائری رپورٹ (SIR) کے فرائض سونپے گئے ججوں کو راتوں رات بی ڈی او آفس میں قید رکھا گیا تھا۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ گرفتار ہونے والا شخص گولم ربانی ہے، جو ISF کی نمائندگی کرنے والا گرام پنچایت ممبر ہے۔ ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ غلام ربانی کو اے آئی ایم آئی ایم پارٹی کے رکن مفکر الاسلام سے حاصل کردہ لیڈز کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا تھا جسے پہلے ریاستی پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق ربانی کو کولکتہ لا کر عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ این آئی اے کے تفتیش کاروں کا ماننا ہے کہ گرفتاری کے بعد غلام ربانی سے پوچھ گچھ کرنے سے اس واقعہ سے متعلق اہم معلومات حاصل ہوں گی۔ دریں اثنا، مقامی کانگریس امیدوار صائم چودھری موتھا باڑی واقعہ کے سلسلے میں مشتبہ افراد کی فہرست میں برقرار ہیں۔ رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ اسے بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ اتوار کی صبح، صائم چودھری (عرف 'بابو') موتھا باڑی اسمبلی حلقہ کے کانگریس امیدوار علی نگر پنچایت علاقے میں انتخابی مہم چلا رہے تھے۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسی موقع پر انہیں کئی پارٹی کارکنوں کے ساتھ حراست میں لیا گیا تھا۔ ماہ کی یکم تاریخ کو ہونے والے احتجاج کے حوالے سے الزامات سامنے آئے، جس کے دوران ووٹر لسٹ سے ناموں کو حذف کرنے کے خلاف احتجاج میں ایس آئی آر ڈیوٹی پر مامور ججوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ اگرچہ اس تقریب کو ابتدا میں ایک بے ساختہ عوامی بغاوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا، لیکن بعد میں ایسے الزامات سامنے آئے کہ یہ انتہا پسند عناصر کی طرف سے اکسایا گیا تھا۔ آنے والی تحقیقات میں اسلامی سیاسی جماعتوں جیسے AIMIM اور ISF سے روابط کا انکشاف ہوا۔ AIMIM کے رکن مفکر الاسلام کو بعد میں ریاستی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ان کے خلاف بنیادی الزام یہ ہے کہ واقعہ کے دن اس نے سوجاپور میں ایک اجتماع میں اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ مفکرول پر ایس آئی آر کی فہرست سے ناموں کے اخراج کے خلاف عوام کو احتجاج پر اکسانے کا الزام ہے۔ ان کے خلاف بھارتیہ نیا سنہتا کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مفکرول کی پوچھ گچھ کے ذریعے ہی آئی ایس ایف کے گرام پنچایت رکن غلام ربانی کے ٹھکانے کا پتہ چلا۔ تفتیشی ایجنسی این آئی اے نے ابتدائی طور پر یہ طے کیا تھا کہ موتھا باڑی میں ہونے والی گڑبڑ میں ربانی ملوث تھا۔ نتیجتاً اسے زیر حراست رکھا گیا ہے۔ تفتیش کار اب گولم ربانی کو اپنی تحویل میں لینے کے خواہاں ہیں۔ عدالت میں ان کی پیشی کے بعد اس واقعے میں ملوث دیگر افراد کی نشاندہی کرنے کی پرعزم کوشش میں۔

گھر کی بے چینی دور کرنے نام پر، گھر کو لوٹ کر جعلساز فرار

ندیا: 12 اپریل (عوامی نیوز سروس) ایک سادھوی نے گھر میں رہنے اور گھر والے کی بے چینی کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ اسی طرح ان کے گھر میں فیملی بن کے ساتھ رہی۔ لیکن بدامنی کو ختم کرنا اگلی بات تھی۔ اس جعلساز نے پورے خاندان کو نشہ آور یا نیند کی گولیاں دے کر بے ہوش کر دیا اور پیسے اور زیورات لے کر بھاگ گئی۔ آج اتوار کی صبح پڑوسیوں نے گھر کے اندر سے پورے خاندان کو بے ہوشی کی حالت میں بچایا۔ انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ یہ سنسنی خیز واقعہ ندیا کے چھپرا تھانہ علاقے میں پیش آیا ہے۔ پولس نے اس واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ کارتک پرمانک چھپرا پولس اسٹیشن کے تحت پراگی پنچایت کے چڑاتولا گاؤں میں رہتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان کے گھر میں اکثر گھریلو ناچاقی رہتی تھی۔ اس پر گھر والے بھی بے چین رہتے تھے۔ دریں اثنا، کچھ دن پہلے، کارتک ایک سادھوی کے ساتھ رابطے میں آیا۔ اس خاتون نے کارتک کو بتایا کہ گھر میں بدامنی ہے، اور اس سے چھٹکارا پانے کے لیے اسے گھر جانے کی ضرورت ہے۔ اس نے کارتک کو یقین دلایا کہ اگر وہ کچھ دن اس گھر میں رہے تو وہ خاندان کی ساری بے چینی دور کر دے گی۔ کارتک سوچے بغیر سادھوی کو اپنے گھر لے آیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ رہائش کے انتظامات بھی بغیر کچھ سوچے سمجھے کر دیا۔ اسی یقین کے ساتھ سادھوی پچھلے تین دنوں سے اس خاندان کے ساتھ تھی۔ آخر کار، وہ عملی طور پر غائب ہو گئی۔ مقامی ذرائع کے مطابق، آج اتوار کی صبح، خاندان میں کوئی بھی جواب نہیں دے رہا تھا۔ وقت گزرنے کے بعد بھی پڑوسی گھر میں گھس کر چونک گئے۔ دیکھا کہ گھر کا دروازہ کھلا ہے۔ اندر سارا فرنیچر بکھرا پڑا تھا۔ خاندان کے پانچوں افراد بے ہوش پائے گئے جبکہ سادھوی گھر کے اندر نہیں ملی۔ خدشہ ہے کہ خاتون گھر میں موجود تمام رقم، زیورات اور قیمتی سامان لے کر بھاگ گئی تھی۔ چھپرا پولس اسٹیشن کو اطلاع دی گئی۔ خاندان کے پانچ افراد کو بچا کر کرشنا نگر شکتی نگر ضلع اسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زیر علاج ہیں۔ تاہم بتایا جا رہا ہے کہ شام تک مکمل ہوش میں نہ آنے کی وجہ سے پولس ان سے پوچھ گچھ نہیں کر سکی۔ پولس ذرائع کا کہنا ہے کہ گھر سے اصل میں کیا گم ہوا یہ تو پوچھ گچھ کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ خاتون نے نامعلوم خاتون کی تلاش شروع کر دی ہے۔

نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری - مالدہ ٹاؤن - نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری اسپیشل ٹرین

اضافی بھیڑ سے نمٹنے کے لئے **موسم گرما میں 08872/08871، نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری - مالدہ ٹاؤن - نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری اسپیشل ٹرین** چلے گی حسب ذیل مندرجہ متفرق اوقات، اسٹاپیج، چلنے کی تاریخیں اور کمپوزیشن:

نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری - مالدہ ٹاؤن: تاریخ	آمد	روانگی	(08872) (08871) اسٹیشن	آمد	روانگی	مالدہ ٹاؤن - نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری: تاریخ
19/4، 20/4، 26/4	–	00.30	↓ نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری	17.00	–	21/4، 22/4، 28/4
	10.15	10.25	بلاس پور جنکشن	09.20	09.30	
	21.20	21.25	کھڑگپور جنکشن	22.40	22.45	
	23.10	23.15	آندل	21.08	21.13	
20/4، 21/4، 27/4	00.23	00.25	ڈانکونی جنکشن	18.30	18.32	20/4، 21/4، 27/4
	01.17	01.20	بردھمان جنکشن	17.11	17.14	
	03.25	03.30	رامپور ہاٹ جنکشن	15.15	15.20	
	08.00	–	↑ مالدہ ٹاؤن	–	12.55	

مذکورہ اسپیشل ٹرینیں ساتھ ہی رکیں گی گونڈا جنکشن، ڈونگر گڑھ، راج نندن گاؤں، درگ جنکشن، رائے پور جنکشن، رائے گڑھ، جھارسوگوڈا جنکشن اور نیو فرخا جنکشن اسٹیشنوں میں اسی روٹ میں دونوں سمتوں سے۔ **تاریخیں اور/چلنے کے دن: نیتاجی سبھاش چندر بوس اتواری: 08871** بروز 19/04 (اتوار)، 20/04 (سوموار) اور 26/04/2026 (اتوار) = 03 ٹرپس اور **مالدہ ٹاؤن سے: 08872**، بروز 20/04 (سوموار)، 21/04 (منگل) اور 27/04/2026 (سوموار) = 03 ٹرپس۔ **کمپوزیشن:** اے سی 3 ٹائر - 04، سلیپر کلاس - 10، جنرل سکنڈ کلاس (جی ایس) - 04، اور ایس ایل آر ڈی - 02، = 20 بوگیاں، **کیٹیگری:** میل/ ایکسپریس

چیف پسنجر ٹرانسپورٹیشن منیجر

پوربی ریلوے

ممتا مودی کو کنٹرول کرتی ہیں: بابل سپریو

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) ممتا مودی کو کنٹرول کرتی ہیں۔ ترنمول ایم پی بابل سپریو نے ایسا دھماکہ خیز تبصرہ کیا۔

انتخابی مہم چلاتے ہوئے انہوں نے میڈیا سے کہا کہ مودی ہر بار الیکشن سے پہلے بنگال آتے ہیں۔ وہ بہت ساری تقریریں کرتے ہیں لیکن اس سے ترنمول کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ بابل نے کہا کہ نریندر مودی جتنا کہیں گے، ترنمول کو اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ چاہے وہ سپر اسٹار امیتابھ بچن ہوں یا مودی، دونوں کو بنگالی خواتین کنٹرول کر رہی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں بابل نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ مودی چاہے جتنے بھی کہیں، انہیں ممتا کی طرف سے کوئی توجہ نہیں ملے گی۔ بابل سپریو کے اس تبصرے کو لے کر سیاسی حلقوں میں پہلے ہی زبردست ردعمل سامنے آیا ہے۔ بی جے پی نے اس تبصرہ کو غیر معقول اور سیاسی ڈرامہ قرار دیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ترنمول دراصل اس طرح کے تبصرے کر کے اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ دوسری طرف بابل کے تبصروں کو ترنمول کیمپ میں سیاسی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پارٹی کے ایک طبقے کے مطابق، اس بیان کے ذریعے وہ یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ بنگال کی سیاست میں ممتا بنرجی کا اثر ابھی بھی برقرار ہے اور بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کے حملوں کے بعد بھی وہ ڈگمگائی نہیں ہے۔ سیاسی طبقے کے ایک حصے کے مطابق اگرچہ یہ تبصرہ محض ایک مذاق ہے لیکن اس میں واضح پیغام ہے۔ یعنی ترنمول اپنی مضبوط پوزیشن اور سامنے ممتا بنرجی کی قیادت کے ساتھ ووٹنگ کے میدان میں اترنا چاہتی ہے۔

دوسری طرف بی جے پی قومی قیادت کے چہرے کو سامنے رکھ کر ووٹروں کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جیسے جیسے اسمبلی انتخابات قریب آرہے ہیں ریاست میں سیاسی زبان مزید تیز ہوتی جا رہی ہے۔ ذاتی حملے، طنز اور چونکا دینے والے تبصرے اب انتخابی مہم کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ اس صورتحال میں بابل سپریو کے تبصروں نے ایک نیا سیاسی طوفان برپا کر دیا ہے۔ تاہم عام لوگوں کا ایک طبقہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس طرح کے تبصروں سے سیاسی تناؤ بڑھتا ہے لیکن اصل مسائل پوشیدہ رہتے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ ذاتی حملے روزگار، ترقی، تعلیم اور صحت جیسے مسائل سے زیادہ اہمیت حاصل کر رہے ہیں۔

کولکاتا پولس کی تلاشی مہم جاری

چار مقامات سے لاکھوں روپے اور اسلحہ برآمد

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) ریاست میں انتخابات کے پہلے مرحلے میں صرف ڈیڑھ ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ اگرچہ کولکاتا میں ووٹنگ کے دن کو نظر انداز کرتے ہوئے ابھی کچھ زیادہ وقت باقی ہے۔ اس سے پہلے کولکاتا پولس نے کولکاتا شہر بھر میں ناکہ چیکنگ بڑھا دی ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں سے 18 لاکھ روپے سے زائد کی رقم قبضے میں لے لی گئی ہے۔ اور نتائج بھی طرح سے موصول ہوئے۔

جمعہ کی شام سے سنیچر کی رات تک ناکے چیکنگ کے دوران شہر کے مختلف علاقوں سے 18 لاکھ روپے سے زائد کی رقم ضبط کی گئی۔ کولکاتا پولس ذرائع کے مطابق جمعہ کی شام پارک اسٹریٹ کراسنگ پر ناکے چیکنگ کے دوران پولس نے ایک کار سے 6 لاکھ 96 ہزار روپے ضبط کیے۔ پھر سنیچر کو گارڈن ریچ کراسنگ کے قریب ناکے کی چیکنگ کے دوران ایک کار سے 2 لاکھ 18 ہزار روپے برآمد ہوئے۔ تلاشی کے دوران ایک مشتبہ گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شخص کا نام نیرج کمار گپتا ہے۔ پولس کا دعویٰ ہے کہ وہ رقم کا قانونی دستاویز نہیں دکھا سکا۔ اس کے بعد سنیچر کی صبح 10 بجے کے بعد تارا تلا اور برنیچر پارک کے سامنے ایک کار کو رکنے کا اشارہ کیا گیا۔ اس کار سے 4 لاکھ 10 ہزار روپے برآمد ہوئے۔ ان میں سے 500 روپے کے 800 نوٹ، 200 روپے کے 24 نوٹ، 100 کے 43 نوٹ اور 50 کے 14 نوٹ تھے۔ اس واقعے میں گرفتار شخص کا نام چھن ساہو ہے۔ اس کے علاوہ جوکا ٹرام ڈپو کے قریب ناکہ چیکنگ کے دوران رجسٹریشن نمبر WB20AG7173 والی کار سے پیسوں سے بھرا ایک بیگ برآمد ہوا۔ اس کار میں سے کل 5 لاکھ روپے برآمد ہوئے۔ اس معاملے میں بھی گاڑی کے مسافر رقم کا ذریعہ نہیں بتا سکے۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ نہ صرف رقم برآمد ہوئی ہے بلکہ ان میں انتخابی کارروائی میں پولس نے اتر کاشی پور تھانہ کے تحت مانک تلہ علاقہ میں ایک مکان سے دیسی ساختہ پستول بھی برآمد کیا ہے۔ واقعے میں اصغر علی ملا نامی نوجوان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

انتخابی تیاریوں کا جائزہ لینے کیلئے ڈپٹی الیکشن کمشنر کی بنگال آمد

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر گیانیش بھارتی سوموار کو مغربی بنگال پہنچنے والے ہیں تاکہ ووٹنگ کے پہلے مرحلے کی حتمی تیاریوں اور آئندہ انتخابات کی مجموعی صورتحال کا جائزہ لیں۔ ان کے ساتھ پرنسپل سیکریٹری ایس بی جوشی اور ڈپٹی سیکریٹری ابھیجیہ اگروال بھی ہوں گے۔ امکان ہے کہ ٹیم دہلی سے پہنچنے کے بعد بردوان کے لئے روانہ ہوگی۔ منگل کو ان کے کولکاتا واپس آنے سے پہلے مشرقی بردوان اور ہگلی جانے کا امکان ہے۔ بدھ کو چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوگی۔ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کے دوران، سات اضلاع ہگلی، مشرقی اور مغربی بردوان کے ساتھ ... بتایا جا رہا ہے کہ 23 اپریل کو ہونے والی پولنگ کے پہلے مرحلے کے دوران ان علاقوں میں تمام انتخابی رہنما خطوط پر سختی سے عمل کیا جائے۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے سنیچر کی رات کو جاری کردہ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے مرحلے میں 16 اضلاع میں 3.6 کروڑ سے زیادہ ووٹرز اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کے اہل سمجھے گئے ہیں۔ ان اعداد و شمار میں 1.84 کروڑ مرد، 1.75 کروڑ خواتین اور 465 تیسری جنس کے ووٹرز شامل ہیں۔ پہلے مرحلے میں پولنگ ہونے والے اضلاع میں، مرشد آباد میں سب سے زیادہ ووٹرز (50.26 لاکھ) ہیں، اس کے بعد مشرقی مدنی پور (41.6 لاکھ) اور مغربی مدنی پور (37.7 لاکھ) ہیں۔ اس کے برعکس، شمالی بنگال کے کالمپونگ ضلع میں سب سے کم ووٹروں کی تعداد 2.01 لاکھ ہے۔ کوچ بہار میں 22.63 لاکھ، جلپائی گوڑی میں 17.19 لاکھ، علی پور دوار میں 11.64 لاکھ، دارجلنگ میں 11.1 لاکھ، شمالی دیناج پور میں 19.68 لاکھ، جنوبی دیناج پور میں 11.59 لاکھ اور مالدہ میں 27.91 لاکھ ووٹروں کی تعداد ہے۔ مغربی علاقے، بانکوڑہ میں 29.19 لاکھ، پرولیا میں 22.52 لاکھ، جھاڑگرام میں 9.1 لاکھ، مغربی بردوان میں 19.65 لاکھ اور بیربھوم میں 26.91 لاکھ ووٹر ہیں۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے ایک اہلکار نے بتایا کہ پولنگ کے لیے درست اور مناسب تیاری کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ پہلے مرحلے کے لیے 152 اسمبلی سیٹوں پر ووٹنگ ہوگی، جبکہ دوسرے مرحلے کی ووٹنگ 29 اپریل کو 142 سیٹوں پر ہوگی۔ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو ہوگی۔

تمام پولنگ اسٹیشنوں پر خدمات کو یقینی بنانے کے لئے تال میل سے کام کریں: کولکاتا کارپوریشن

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میونسپل کارپوریشن 2026 کے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات سے قبل شہر کے ہر پولنگ اسٹیشن پر کم از کم ضروری خدمات کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ایک تفصیلی نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے، میونسپل کمشنر نے تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ پولنگ کے دن ہر بوتھ پر 'یقینی شدہ کم سے کم سہولیات' (AMF) کو برقرار رکھا جائے اور ووٹروں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

میونسپل کمشنر نے اپنی ہدایات میں واضح کیا ہے کہ کولکاتا شمالی اور جنوبی دونوں انتظامی ڈویژنوں کے تحت تمام پولنگ اسٹیشنوں پر خدمات کو یقینی بنانے کے لیے تمام محکموں کو تال میل سے کام کرنا ہوگا۔ پانی، بجلی، صفائی ستھرائی جیسی بنیادی خدمات کو ترجیح دینے پر زور دیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق میونسپل کمشنر کو کولکاتا نارتھ کا ضلع الیکشن آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ رہنما خطوط انتخابی تیاریوں کو ہموار کرنے کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔ میونسپل ذرائع کے مطابق شہریوں کو خدمات فراہم کرنا ان کی قانونی ذمہ داری میں آتا ہے۔ انہوں نے ماضی کے مختلف انتخابات میں انتظامیہ کے ساتھ تعاون کیا ہے اور اس تسلسل کو اس الیکشن میں بھی برقرار رکھا جائے گا۔ بلدیہ نے انتخابی عمل کو خوش اسلوبی اور منصفانہ طریقے سے مکمل کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اس مقصد کے لیے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، سول انجینئرنگ، لائٹنگ، اربن (سلم) سروسز، واٹر سپلائی، سیوریج اینڈ ڈرینج اور ایڈورٹائزمنٹ کے محکموں کو الگ الگ ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔

ہر محکمے کو مقررہ مدت میں کام مکمل کرنے کے لیے کہا گیا ہے تاکہ پولنگ کے دن کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔

اس کے علاوہ شہر کے مختلف بورو دفاتر میں کام کرنے والے ایگزیکٹو انجینئرز اور اسسٹنٹ افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کولکاتا شمالی اور جنوبی کے ریٹرننگ افسران کے ساتھ قریبی رابطہ میں رہ کر کام کریں۔ فیلڈ لیول پر ہم آہنگی برقرار رکھتے ہوئے مسائل کے فوری حل پر زور دیا گیا ہے۔ سرکلر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انتخابی کاموں میں مصروف تمام عہدیداروں کو 'عوامی نمائندگی ایکٹ' کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دینے ہوں گے۔ مجموعی طور پر یہ واضح ہے کہ بلدیہ انتخابات سے قبل شہر کے پولنگ اسٹیشنوں کی تیاری میں فعال کردار ادا کر رہی ہے۔

ای ڈی نے سونا پپو کیس میں ریاستی پولس افسر اور ایک تاجر کو بھی بلایا

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) سونا پپو عرف بسواجیت پوددار، جو منشیات فروش ہے، ای ڈی کے جال میں پھنس گیا ہے۔ اس بار انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ نے اس واقعے میں ایک پولس افسر اور ایک تاجر کو طلب کیا ہے۔ واضح رہے کہ یکم اپریل کو ای ڈی نے کل آٹھ مقامات پر تلاشی لی تھی۔ اس دن سونا پپو کے گھر کی تلاشی لی گئی اور تقریباً 1 کروڑ 47 لاکھ روپے ضبط کیے گئے۔ اس کے گھر سے 67 لاکھ 64 ہزار روپے مالیت کے سونے اور چاندی کے زیورات برآمد ہوئے۔ ای ڈی نے کارروائی میں سونا پپو کی ایک کار بھی ضبط کی ہے۔ ایک پستول بھی قبضے میں لے لیا گیا۔ ای ڈی ذرائع کے مطابق اسی دن جنے کامدار نامی تاجر کے گھر سے بھی رقم برآمد ہوئی تھی۔ اس بار ای ڈی نے اس تاجر کو طلب کیا ہے۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی نے اس واقعہ میں آئی پی ایس گورولال کو بھی طلب کیا ہے۔ گورو کولکاتا پولس کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ وہ فی الحال ہوڑہ پولس میں کام کر رہے ہیں۔ فی الحال سونا پپو اب مفرور ہے۔ ای ڈی نے انہیں سمن بھیجا ہے لیکن وہ حاضر نہیں ہوئے۔ ادھر سونا پپو کیس میں تاجر جنے کامدار ای ڈی کی نظر میں ہیں۔ تفتیش کار سونا پپو کے ساتھ اس کے کاروبار کا لنک تلاش کرنے کے لیے بے چین ہیں۔ اس معاملے میں آئی پی ایس گورولال سے بھی پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔ ای ڈی ذرائع کے مطابق سونا پپو قصبہ اور بالی گنج کے مختلف علاقوں میں سنڈیکیٹ کو کنٹرول کرتا تھا۔ ای ڈی حکام کو ذرائع سے معلوم ہوا کہ وہ مختلف کنسٹرکشن کمپنیوں سے کروڑوں روپے نکالتا تھا اور اس کے ذریعے یہ رقم مختلف بااثر لوگوں تک پہنچتی تھی۔ اس اطلاع کی بنیاد پر مرکزی تفتیشی ایجنسی کے اہلکاروں نے کارروائی شروع کی۔

انتخابات سے قبل کولکاتا میں منشیات کا گروہ سرگرم، 2 دن میں 40 کیلو گانجہ برآمد

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) آئندہ اسمبلی انتخابات سے قبل شہر بھر میں پولس کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس سرگرمی کے درمیان کولکاتا پولس کو ایک کے بعد ایک انسداد منشیات آپریشن میں بڑی کامیابیاں مل رہی ہیں۔ دو روزہ آپریشن میں 40 کلوگرام گانجہ برآمد، متعدد گرفتاریاں، لاکھوں روپے کی نقدی ضبط! مجموعی طور پر، تفتیش کاروں کو شہر میں اسمگلنگ کے ایک بڑے گروہ کے سرگرم ہونے کے اشارے مل رہے ہیں۔ واضح ہو کہ سنیچر کو پولس نے خفیہ ذرائع سے خفیہ اطلاع ملنے پر دم دم روڈ سے متصل علاقے میں آپریشن کیا۔ وہاں سے ایک ملزم اور ایک خاتون کو گرفتار کیا گیا۔ تلاشی لینے پر تفتیش کار حیران رہ گئے، خاتون کے جسم پر تقریباً 3 کلو 700 گرام گانجہ چالاکی سے چھپایا گیا تھا۔ پوچھ تاچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہ منشیات کسی دوسرے ملزم کے حوالے کرنے کی نیت سے وہاں آئی تھی۔ دونوں کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ پولس نے گرفتار افراد سے پوچھ گچھ کر کے مزید اہم معلومات حاصل کیں۔ اس اطلاع کی بنیاد پر اتوار کی صبح ایک اور آپریشن کیا گیا۔ اس بار نشانہ شہر کا بابوگھاٹ بس اسٹینڈ تھا۔ ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کے کاؤنٹر سے 14 پیکٹوں میں بھرا ہوا تقریباً 14 کلو 651 گرام گانجہ برآمد ہوا۔ مجموعی طور پر اس آپریشن میں برآمد ہونے والی منشیات کی مقدار 18 کلو سے زائد ہے۔ پولس کے مطابق بازار کی قیمت تقریباً سات لاکھ روپے ہے۔ جانچ میں پتہ چلا کہ منشیات کی یہ کھیپ اڈیشہ سے بس کے ذریعے کولکاتا لائی گئی تھی۔ نتیجے کے طور پر، تفتیش کار بین ریاستی اسمگلنگ کے گروہ کے امکان کو رد نہیں کر رہے ہیں۔ گرفتار افراد کے خلاف منشیات سے متعلق سخت قوانین کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس حلقے سے مزید کون کون وابستہ ہے اس کی تفتیش کی جا رہی ہے۔ خیال رہے کہ پولس نے ایک دن پہلے اسٹینڈ روڈ علاقے میں چھاپہ مار کر 20 کلو سے زیادہ گانجہ برآمد کیا تھا۔ اس واقعے میں ایک خاتون سمیت تین افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ برآمد ہونے والی منشیات کی مقدار کو دیکھ کر تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ یہ صرف خوردہ نہیں بلکہ تجارتی سطح کی اسمگلنگ ہے۔ یہ آخر نہیں ہے۔ جمعہ کی سہ پہر کولکاتا پولس کے اسپیشل سیل نے جوڑا سانکو اسمبلی حلقہ کے تحت اسٹرینڈ روڈ اور ایم ڈی روڈ کے سنگم پر روڈ بلاک کے دوران ایک نوجوان کو گرفتار کیا۔ اس کے بیگ سے لاکھوں روپے برآمد ہوئے۔ رقم کے ذرائع کے بارے میں بھی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ لالبازار ذرائع کے مطابق انتخابات سے قبل شہر کی اہم سڑکوں پر رکاوٹیں تیز کر دی گئی ہیں۔ پولس منشیات یا غیر قانونی نقد لین دین کے معاملے میں کوئی رعایت دینے کو تیار نہیں۔ ایک اعلیٰ اہلکار کے الفاظ میں آنے والے دنوں میں بھی اس طرح کی کارروائیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ ہم انتخابات سے قبل شہر کو مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔

اگلے چند دنوں کے دوران درجہ حرارت میں اضافے کا امکان

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) جنوبی بنگال میں اگلے 3-4 دنوں میں درجہ حرارت 3-4 ڈگری سیلسیس بڑھنے کا امکان ہے۔ مغربی اضلاع میں اگلے 2-3 دنوں تک گرمی کا درجہ حرارت 39-40 ڈگری رہنے کا امکان ہے۔ آج، اتوار اور کل، سوموار کو ان دو دنوں میں پورے جنوبی بنگال میں بارش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ جھاڑگرام، مشرقی و مغربی مدنی پور میں 14 اپریل کو بارش کا امکان ہے۔ تمام مغربی اضلاع اور مرشد آباد میں 15-16 اپریل کو بارش کا امکان ہے۔ شمالی اضلاع میں گرمی کی لہر جاری رہے گی۔ بالائی 5 اضلاع میں 13 سے 14 اپریل تک بارش کا امکان ہے۔ 15 اپریل سے بالائی 5 اضلاع میں ہلکی بارش، مالدہ اور جنوبی و شمالی دیناج پور میں ہلکی بارش۔ آئندہ دو تین روز میں درجہ حرارت میں دو سے تین ڈگری تک اضافے کا امکان ہے۔ کولکاتا اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بھی درجہ حرارت میں 2-3 ڈگری کا اضافہ ہوگا، زیادہ سے زیادہ 35 سے 36 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری کے آس پاس رہے گا۔ اگلے چند دنوں میں کولکاتا میں درجہ حرارت 37 ڈگری تک بڑھنے کا امکان ہے۔ مغربی اضلاع میں درجہ حرارت قدرے زیادہ رہے گا - 39 سے 40 ڈگری کے آس پاس۔ خاص طور پر جھاڑگرام، پرولیا، بانکوڑہ ان تمام جگہوں پر زیادہ درجہ حرارت ہوگا۔ سوموار 13 اپریل تک بارش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ صرف مدنا پور میں بارش کا امکان ہے۔ شمالی بنگال میں بھی اگلے دو دنوں تک اسی طرح بارش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ دو روز کے بعد ہلکی بارش کا امکان ہے۔ شمالی بنگال میں بھی درجہ حرارت 3 ڈگری بڑھنے کا امکان ہے۔

ریاستی بھاجپا صدر سومک بھٹاچاریہ وزیراعلیٰ کا چہرہ؟

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال بی جے پی کے صدر سومک بھٹاچاریہ نے پارٹی کی پالیسی کو دہرایا کہ اسمبلی انتخابات چیف منسٹر کے چہرے کے بغیر لڑے جائیں اور عوام کے مینڈیٹ کا جائزہ لینے کے بعد اس پر فیصلہ کیا جائے۔ ایجنسی کے ساتھ بات کرتے ہوئے سومک بھٹاچاریہ نے زور دے کر کہا کہ مغربی بنگال میں بھی اسی حکمت عملی پر عمل کیا جائے گا، انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی اب مکمل طور پر وزیراعلیٰ ممتا بنرجی کی زیر قیادت ترنمول کانگریس کے خلاف اکثریت حاصل کرنے پر مرکوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چیف منسٹر کے چہرے کو پیش کر کے الیکشن نہیں لڑتے۔ پہلے عوام کو منتخب کرنے دیں پھر پارٹی کی ہائی کمان فیصلہ کرے گی۔ فی الحال ہماری توجہ جیت پر ہے۔ سومک بھٹاچاریہ نے بی جے پی کی کامیابی پر اعتماد ظاہر کیا، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ عوام پارٹی کے ساتھ کھڑی ہے۔ جب نمبروں کی بات آتی ہے، لوگ جادوئی اعداد و شمار کو جانتے ہیں، اور ہم اسے پہلے ہی عبور کر چکے ہیں۔ یہ تعداد آخر میں کہاں رکتی ہے، بعد میں پتہ چلے گا، لیکن ایک بات یقینی ہے کہ بی جے پی اکثریت کے ساتھ آرہی ہے اور اس بار ہم حکومت بنا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید زور دے کر کہا کہ ممتا بنرجی 4 مئی کو انتخابی نتائج کے دن چلی جائیں گی اور مغربی بنگال کے پندرہ سال کے مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ گنگوتری سے گنگا ساگر تک، بی جے پی کی حکومت بڑھ رہی ہے۔ عوام نے پہلے ہی رفتار طے کر لی ہے۔ یہ الیکشن صرف بی جے پی بمقابلہ ٹی ایم سی نہیں ہے، یہ عوام بمقابلہ ٹی ایم سی بھی ہے۔ ریاست میں غیر قانونی امیگریشن کے معاملے پر بات کرتے ہوئے، سومک بھٹاچاریہ نے ریاستی حکومت کو گھیرے میں لے لیا، اور الزام لگایا کہ وہ سرحدوں پر باڑ لگانے کے لیے مرکز کو زمین مختص نہیں کر رہی ہے۔ بنگلہ دیش کی سرحد دریاؤں اور آبی ذخائر سمیت 2,200 کلومیٹر سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور 562 کلومیٹر اب بھی بغیر باڑ کے ہے۔ زمین کی تقسیم، مرکزی اور ریاستی ایجنسیوں کی مشترکہ کارروائی، عوامی بیداری اور سیاسی اتفاق رائے کے بغیر، دراندازوں کو روکنا ناممکن رہے گا۔ جب تک قوم متحد نہیں ہوتی، غاصب بنگال کے آگے بڑھتے رہیں گے، اور صرف چیلنج کرتے رہیں گے۔ یہ ریمارکس مغربی بنگال میں آنے والے انتخابی چکر سے پہلے بی جے پی اور ٹی ایم سی کے درمیان تیز سیاسی تبادلے کے درمیان آئے ہیں۔ مغربی بنگال میں 23 اور 29 اپریل کو اسمبلی انتخابات کے دو مراحل طے ہیں، جس کے نتائج 4 مئی کو مقرر ہیں۔ ذہن نشیں رہے کہ گزشتہ انتخابات 2021 کی لڑائی میں ٹی ایم سی نے بھاری اکثریت 213 سیٹیں حاصل کیں۔ تاہم، آخری چکر میں بی جے پی کی ایک معمولی کھلاڑی سے 77 نشستوں تک کی ترقی نے موجودہ بلند و بالا تصادم کا مرحلہ طے کر دیا ہے۔

اسمبلی انتخاب 2026:

بالی گنج سیٹ پر ترنمول کی بھاجپا سے سیدھی ٹکر

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) 2026 کے انتخابات میں کولکاتا کی باوقار اور بااثر بالی گنج اسمبلی سیٹ کی دوڑ ایک بار پھر دلچسپ موڑ پر پہنچ گئی ہے، جہاں حکمراں ترنمول کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) آمنے سامنے ہیں۔ ترنمول نے اس سیٹ سے سوبھندیب چٹوپادھیائے کو میدان میں اتارا ہے، جب کہ بی جے پی نے بھروسہ مند ڈاکٹر شتروپا کو میدان میں اتارا ہے۔ کانگریس نے روہن مترا کو نامزد کیا ہے اور آفرین بیگم مارکسی کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ انتخابی ماحول کے درمیان بی جے پی امیدوار شتروپا کا کہنا ہے کہ صرف بالی گنج ہی نہیں، پوری ریاست میں ممتا بنرجی کی حکومت کے خلاف ماحول بنا ہوا ہے اور اس بار تبدیلی یقینی ہے۔ اس کے جواب میں ترنمول امیدوار شوبھندیو چٹرجی نے دعویٰ کیا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے عام لوگوں کے مفاد میں کئے گئے کاموں کی بنیاد پر پارٹی ایک بار پھر اکثریت کے ساتھ اقتدار میں واپس آئے گی اور بالی گنج میں جیت کو دہرائے گی۔

تاریخ اور انتخابی اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو بالی گنج سیٹ ایک طویل عرصے سے بائیں بازو کا گڑھ رہی ہے، جہاں مارکسی کمیونسٹ پارٹی (مارکسسٹ کمیونسٹ پارٹی) نے 1977 سے 2001 تک نو بار اور لگاتار سات بار کامیابی حاصل کی تھی۔ کانگریس نے تین بار کامیابی حاصل کی، جب کہ دیگر پارٹیوں کو محدود جیت حاصل ہوئی۔ تاہم، اس سیٹ پر 2006 سے ترنمول کانگریس کا غلبہ ہے اور پارٹی نے 2022 کے ضمنی انتخاب سمیت مسلسل پانچ انتخابات جیتے ہیں۔ یہ ضمنی انتخاب سابق ایم ایل اے سبرتا مکھرجی کے انتقال کے بعد ہوا تھا، جس میں بابل سپریو نے جیت حاصل کی اور اس سیٹ پر ترنمول کی گرفت برقرار رہی۔ پچھلے انتخابات کے نتائج بھی اس سیٹ پر ترنمول کی مضبوط گرفت کو ظاہر کرتے ہیں۔ 2011 میں، سبرتا مکھرجی نے سی پی آئی-ایم کے امیدوار کو 41 ہزار 185 ووٹوں سے شکست دی، 2016 میں انہوں نے کانگریس امیدوار کے خلاف 15 ہزار 225 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی اور 2021 میں انہوں نے بی جے پی امیدوار کو 75 ہزار 359 ووٹوں کے بڑے فرق سے شکست دی۔ 2022 کے ضمنی انتخاب میں بابل سپریو نے سی پی آئی (ایم) کے امیدوار کو 20 ہزار 228 ووٹوں سے شکست دے کر اپنی برتری برقرار رکھی۔ لوک سبھا انتخابات میں بھی اس خطے میں ترنمول کی برتری مسلسل رہی ہے۔ 2014 میں پارٹی کو بی جے پی پر 14 ہزار 352 ووٹوں کی برتری حاصل تھی، جو 2019 میں بڑھ کر 54 ہزار 452 اور 2024 میں 56 ہزار 113 ہو گئی۔ حالانکہ بی جے پی نے 2014 سے بائیں بازو اور کانگریس کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اہم اپوزیشن کے طور پر اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے، لیکن اس نے ابھی تک ترنمول کی ووٹ بینک میں سیندھ لگانے سے قاصر رہی ہے۔ بالی گنج ایک مکمل شہری نشست ہے اور یہ کولکاتا جنوبی لوک سبھا حلقہ کا حصہ ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے کل سات وارڈ یہاں شامل ہیں۔ 2024 کے اعداد و شمار کے مطابق، دو لاکھ 53 ہزار 70 ووٹر ہیں، جن میں مسلم کمیونٹی تقریباً 50.80 فیصد کے ساتھ سب سے زیادہ بااثر ہے، جب کہ درج فہرست ذات کے ووٹر تقریباً 3.50 فیصد ہیں۔ گزشتہ برسوں میں ووٹر ٹرن آؤٹ 60 سے 67 فیصد تک رہا ہے، جو شہری علاقوں میں اوسط رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ علاقہ تاریخی اعتبار سے بھی اہم رہا ہے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور سے ترقی کر کے آج ایک بڑا شہری اور ثقافتی مرکز بن گیا ہے۔ یہاں کی معیشت مالیات، پیشہ ورانہ خدمات، تعلیم، مہمان نوازی اور خوردہ تجارت پر مبنی ہے۔ گڑیہ ہاٹ مارکیٹ، رابندر سرووَر، برلا مندر اور بوس انسٹی ٹیوٹ جیسے اہم مقامات اس علاقے کی پہچان ہیں۔ میٹرو رابطے، بہتر سڑکوں اور تعلیمی اداروں کی وجہ سے یہ علاقہ کولکاتا کے سب سے ترقی یافتہ علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔

مجموعی طور پر، بالی گنج سیٹ پر ترنمول کانگریس کی مضبوط گرفت اب بھی برقرار ہے اور پارٹی 2026 کے انتخابات میں بھی برتری حاصل کرتی نظر آتی ہے۔ بی جے پی نے یقینی طور پر اپنی موجودگی کو مضبوط کیا ہے، لیکن موجودہ حالات میں اسے ترنمول کے گڑھ میں گھسنے کے لیے اضافی کوششیں کرنی ہوں گی، جب کہ بائیں بازو سے کانگریس کے امیدوار ابھی تک اپنی سیاسی بنیاد تلاش کر رہے ہیں۔

کم مارجن کے ساتھ 65 سیٹوں کا حکومت سازی میں اہم کردار

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے 2026 کے انتخابات کا فیصلہ 294 سیٹوں کے حساب سے نہیں کیا جا سکتا ہے جو انتخابی مہم کی تقریروں پر غالب ہے، بلکہ تقریباً 65-70 حلقوں سے جہاں جیت اور شکست کو چند بوتھوں سے الگ کیا گیا ہے اور جہاں انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی (SIR) نے اچانک میدان جنگ کو تبدیل کر دیا ہے۔ ان میں اہم نشستیں شامل ہیں۔ انمیں نندی گرام سے بھوانی پور، اور شمالی 24 پرگنہ کے متوا بیلٹ جیسے علاقے اور مرشد آباد اور مالدہ کے اقلیتی بھاری حصے، جہاں 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اسمبلی کے حساب سے برتری اکثر 8,000 سے 15,000 ووٹوں سے زیادہ نہیں تھی۔ کئی ایم ایل ایز نے 2021 میں ان علاقوں میں 1,000 سے 8,000 ووٹوں سے کم ووٹ حاصل کیے تھے، اور اب، ہزاروں نام فہرستوں سے غائب ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے اس دعوے کے تحت کہ ٹی ایم سی 2021 میں جیتی گئی 215 سیٹوں کے مقابلے بڑے مینڈیٹ کے ساتھ واپس آئے گی، اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے اس دعوے کے تحت کہ بی جے پی اپنی موجودہ تعداد 77 سے 170 سیٹوں کو عبور کر لے گی، دونوں پارٹیاں خاموشی سے لڑ رہی ہیں۔ مغربی بنگال میں 7 اپریل تک 90.83 لاکھ سے زیادہ ناموں کو حذف کر دیا گیا ہے، تقریباً 11.85 فیصد ووٹروں کی شناخت گزشتہ اکتوبر میں ہوئی تھی۔ ان میں سے، 27.16 لاکھ حذف صرف انڈر ایجوڈیکیشن زمرے سے آئے۔ زلزلے کا مرکز 11 اضلاع کی تقریباً 70 نشستوں پر ہے۔ پچیس سیٹیں کولکاتا اور شمالی 24 پرگنہ، ہوڑہ اور ہگلی کے ملحقہ پٹی میں ہیں۔ باقی مرشد آباد، مالدہ، بانکوڑہ، پرولیا، مشرقی و مغربی بردوان اور مشرقی و مغربی مدنی پور میں ہیں۔ اکیلے شمالی 24 پرگنہ میں 13 ایسی ہی قریب سے لڑی جانے والی سیٹیں ہیں، مرشد آباد میں 10، بانکوڑہ-پرولیا میں نو، ہوڑہ-ہگلی میں آٹھ، اور جڑواں مدنی پور اور بردوان میں مزید آٹھ سیٹیں ہیں۔ 2021 کے انتخابات نے ظاہر کیا کہ تقسیم کتنی تنگ ہو چکی ہے۔ 8,000 یا اس سے کم ووٹوں سے طے شدہ 57 سیٹوں میں سے، ٹی ایم سی نے 29 اور بی جے پی نے 28 پر کامیابی حاصل کی۔ 19 سیٹوں میں جہاں مارجن 3,000 سے کم تھا، بی جے پی نے 12 اور ٹی ایم سی نے سات جیتیں۔ مغربی بردوان میں کلٹی کو بی جے پی نے محض 679 ووٹوں سے جیتا تھا۔ داسپن نے 623 سے، گھاٹال نے 966 سے، بانکوڑہ نے 1,468 سے، اور نندیگرام، جہاں شوبھندو ادھیکاری نے ممتا بنرجی کو 1,956 سے شکست دی۔ کلٹی سے تقریباً 38,000 ناموں کو حذف کیا گیا ہے، جو کہ فتح کے مارجن سے 50 گنا زیادہ ہے۔ نندی گرام، بی جے پی کی سب سے علامتی جیت اور وہ حلقہ جس نے ادھیکاری کو زعفرانی کیمپ کے کلیدی رہنما میں تبدیل کیا، وہاں سے 14,462 حذف ہو چکے ہیں، جو وہاں بنرجی کی شکست سے سات گنا زیادہ فرق ہے۔ شمالی 24 پرگنہ اور ندیا میں، جہاں بی جے پی نے شہریت کے معاملے کے ارد گرد ہندو پناہ گزین-متوا اتحاد بنانے کی کوشش کی ہے، مارجن اور حذف کرنے کے درمیان مماثلت اور بھی واضح ہے۔ بنگاؤں ساؤتھ، جسے بی جے پی نے تقریباً 2000 ووٹوں سے جیتا تھا، تقریباً 7000 ناموں کو حذف کر دیا گیا ہے۔ کلیانی، ایک اور بی جے پی کے زیر قبضہ سیٹ تقریباً 2,000 ووٹوں سے جیتی گئی، تقریباً 9,000 ووٹوں کو حذف کیا گیا ہے۔ شمالی 24 پرگنہ میں، جانچ کے تحت رکھے گئے 55 فیصد سے زیادہ ناموں کو بالآخر حذف کر دیا گیا۔ ندیا میں یہ تعداد تقریباً 78 فیصد تھی۔ مرشد آباد، ٹی ایم سی کے مضبوط ترین اضلاع میں سے ایک، سب سے زیادہ زیر فیصلہ حذف کیے گئے - 4.55 لاکھ نام۔ پہلے حذف کیے جانے کے ساتھ ساتھ، ضلع نے تقریباً 7.49 لاکھ ووٹروں کو کھو دیا ہے۔ شمالی 24 پرگنہ نے دو مرحلوں میں 12.6 لاکھ سے زیادہ نام گنوائے، جبکہ مالدہ میں 4.59 لاکھ کا نقصان ہوا۔ جنوبی 24 پرگنہ میں 10.91 لاکھ سے زیادہ نام غائب ہوئے اور اکیلے کولکاتا میں تقریباً 6.97 لاکھ کا نقصان ہوا۔ میٹروپولس کی 16 اسمبلی سیٹوں میں سے، صرف بیلگھاٹا اور بھوانی پور میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ایس آئی آر کو حذف کرنا پچھلی جیت کے مارجن سے کم ہے۔ ہر دوسرے حلقے میں، حذف کیے گئے نام جیت کے مارجن سے زیادہ ہیں۔ ٹی ایم سی کے سب سے محفوظ گڑھوں میں سے ایک، بھوانی پور نے 51,005 ناموں کو حذف کر دیا، جن میں سے 3,893 کو زیر غور زمرے میں رکھنے کے بعد ہٹا دیا گیا۔ پھر بھی، وہاں بھی، حذف کرنا ٹی ایم سی کی فتوحات کے پیمانے سے نیچے ہے۔ پارٹی نے 2021 میں تقریباً 29,000 ووٹوں سے یہ سیٹ جیتی تھی، اور ممتا بنرجی نے بعد میں اسے تقریباً 58,000 کے فرق سے ضمنی انتخاب میں برقرار رکھا۔ دن ہاٹا شاید مغربی بنگال کے اتار چڑھاؤ کا سب سے ڈرامائی واقعہ ہے۔ بی جے پی کے نسیت پرمانک نے 2021 میں وہاں ٹی ایم سی کے ادیان گوہا کو صرف 57 ووٹوں سے شکست دی۔ مہینوں بعد، ضمنی انتخاب کے بعد، گوہا 1.64 لاکھ کے فرق سے واپس آئے۔ فیصلہ سازی کا عمل شروع ہونے سے پہلے، تقریباً 111 اسمبلی حلقے تھے جہاں جانچ کے تحت ووٹروں کی تعداد ان طبقات میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے جیتنے والے مارجن سے زیادہ تھی۔ اس عمل کے بعد بھی، حذف شدہ ووٹروں کی تعداد لوک سبھا کی جیت کے مارجن سے زیادہ ہے۔

بیٹھے بٹھائے آگئی بازغ چچا کی یاد

ممتاز انور: کولکاتا

اردو ادب کے شعری مطالعے سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ ادب کے جتنے پڑھنے والے نہیں ہیں ان سے زیادہ تو ادب میں شاعر حضرات ہیں جن میں کچھ چوٹی کے شاعر ہیں تو کچھ ایڑی کے۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ ایسے شاعر بھی دستیاب ہیں جو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی شاعر نہیں ہو پاتے۔ شاعروں کی اس زرخیزی میں شکر ہے کہ ہمارا کلکتہ بھی کسی دوسرے علاقے سے پیچھے نہیں۔ بات ہی بات میں یہ بتادوں کہ میں تو کچھ ایسے علاقوں سے بھی واقف ہوں جہاں پان کی پیک احتیاط سے تھوکنا پڑتی ہے کہ کسی شاعر کے دروازے پر نہ پڑ جائے۔ اب اسے رہائشی زرخیزی سمجھئے یا شاعروں کی ریل پیل۔ اس کے باوجود باکمال شاعروں کی تعداد آٹے میں نمک کی طرح ہے یعنی بالکل کم اور اس کم تعداد میں ہی ایک باکمال شاعر گزرے ہیں بازغ بہاری۔ جن کی شہرت عام بقائے دوام طنز و مزاح نگار شاعر کی حیثیت سے رہی ہے۔ عموماً مزاح نگاروں کو ادب کسی خاطر میں نہیں لاتا لیکن بازغ بہاری تو مزاح نگاروں کی اس صف میں تھے جہاں گھوڑے دوڑتے تھے اور ادب کی سمت طے کی جاتی تھی۔ میں نے بہت سے ظرافت نگاروں کی تخلیقات پڑھی ہیں جو بیوی اور بیوی کے قرب و جوار تک کو ہی موضوع بنانے میں لگے رہے لیکن ان میں جو با ادب ہوکر ادب کے شہسوار تھے ان کا دائرہ محدود نہ تھا بلکہ 'کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیان کے لئے' کے مصداق شاعر اور غیر شاعر کے فرق کے مابین رسائی سوئے فلک تھی اور بازغ بہاری بھی اسی قبیلے کے تازہ کار شاعر ثابت ہوئے تھے۔ حالات حاضرہ پر نظم کہنا آپ کا شیوہ تھا لیکن ایسا ہرگز بھی نہ تھا کہ ان تخلیقات پر بدلتے وقت کی دھول جم جائے اور عمر کے بڑھنے کے ساتھ وہ بوڑھی لگیں بلکہ انھیں جب پڑھیے تب تازہ۔ بازغ بہاری مشاعروں میں لازماً شریک ہوتے تھے اور اپنی پہچان چھوڑ جاتے تھے گویا مشاعروں نے آپ کو وقار دیا تو مشاعروں کو آپ نے کامیابی دی۔ جہاں سے ادب کی سمت طے کی جاتی ہے یقیناً مشاعرے میں آپ کی شرکت نہایت ہی مہذب اور شائستہ طریقے سے ہوتی تھی۔ اب باتیں کی جائیں لفظ 'بازغ' پر۔

بازغ دراصل عربی زبان کے لفظ 'بزوغ' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے طلوع ہونا یا چڑھنا۔ جس کا مادہ ہے 'بزغ' یعنی شگاف۔ عموماً یہ لفظ 'شمس بازغ' (طلوع ہوتا ہوا سورج) کی ترکیب میں مستعمل ہے۔ لیکن شاعر بازغ طلوع ہوتا ہوا سورج سے آگے تھے کہ مشاعرے کے اسٹیج پر دن یا رات جب بھی نمودار ہوئے پوری آب و تاب سے ہمیشہ ہی روشن رہے اور ادب میں یہ روشنی تا دیر قائم رہی۔

یہ وہی بازغ ہیں جن کا اصل نام محمود عالم تھا۔ جو مزدور و جفاکش تھے اور محمود سے بازغ ہونے تک کے سفر کی صعوبتیں آپ نے تبسم آمیز ہوکر جھیلی تھیں۔ آپ کا حسب نسب نالندہ (بہار) سے تھا جس کے سبب آپ نے قلمی نام میں بہاری لکھنا قابل فخر جانا۔ یہ ذہن میں رہے کہ اپنے ملک میں کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں لفظ بہاری کو سد اندماق کے موڈ میں رکھا جاتا ہے جس سے اکتا کر بہار کے شمس الہدیٰ نے فلم نگری میں اپنا قلمی نام ایس ایچ بہاری رکھ لیا تھا جبکہ حقیقتاً ایک بہاری سو پہ بھاری اور اب یہ بھی بتا ہی دوں کہ میں بھی بہاری ہوں۔

کلکتے میں ویسے تو کئی ظرافت نگار تھے اور ہیں لیکن میں نے مشاعرے کی دنیا میں مزاح کے دو کامیاب ایسے شاعر دیکھے ہیں جن پر ان کے ادبی استاذ کو بھی ناز تھا۔ ایک خاں نثار غازی پوری تو دوسرے بازغ بہاری۔ یہ دونوں ہی ہمعصر تھے اور مزاحیہ شاعری کی ہی ایک کشتی پر سوار تھے لیکن انداز سخن جدا ہونے کے ساتھ جسامت کا بھی بڑا فرق تھا کہ خان صاحب کے سوار ہونے پر کشتی کی سانسیں بھلے ہی اکھڑ جاتی ہوں لیکن چچا بازغ کی سواری پر کشتی کو سکون ہی سکون میسر ہوتا ہوگا جبکہ دوسرا فرق مشاعرے میں انداز پیشکش بھی تھا کہ خان صاحب اپنی بلند و بالا جسامت کا رعب ڈالے داروغانہ لہجے میں ہوتے تھے تو بازغ چچا بغیر چلائے اشعار پیش

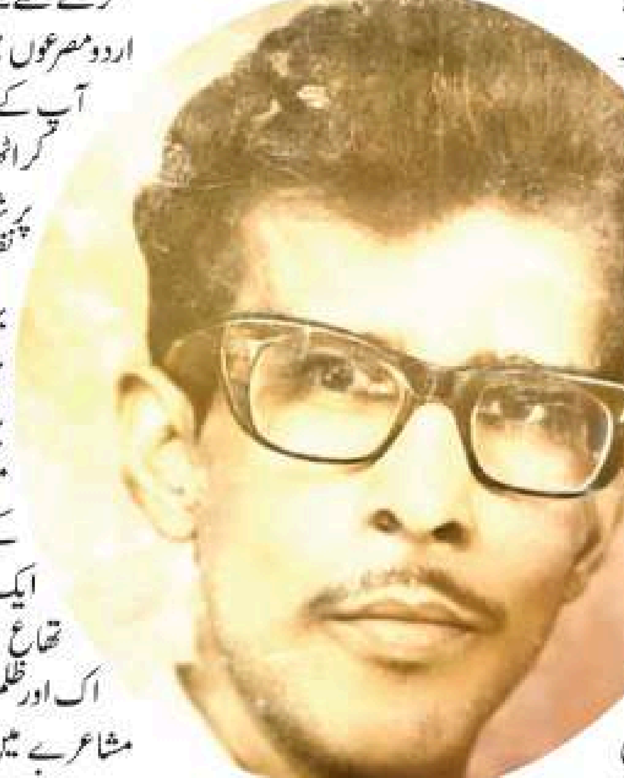

کرتے تھے۔ اس پر سونے پر سہاگہ تھا ان کا ترنم اور غضب تھا دلفریب اسٹائل جس کا اب تک جواب نہیں۔

میں نے بازغ بہاری کو چچا کہہ کر بھی متعارف کرایا ہے کیونکہ آپ اپنے جونیئر شاعروں سے اس قدر پیار اور محبت سے ملتے تھے کہ ملنے والا شفقت پدری کے احساس میں ڈوب کر خود آپ کو چچا کہنے پر اتاؤلا ہو جائے۔ مجھے یاد ہے کہ مسلم انسٹی ٹیوٹ (کولکاتا) کے ایک مشاعرے میں ملاقات ہوتے ہی سرگوشی کے لہجے میں فرمایا "آپ کی چچی بھی آئی ہیں"۔ اب ظاہر ہے ایسے میں آپ کو چچا نہ کہنا اخلاقی جرم ہوگا کہ مجھے انھیں چچا کہنے کی سند ان سے ہی حاصل ہوگئی تھی۔

میں نے اپنی زندگی میں بازغ بہاری جیسے شاعر کم پائے ہیں جو قابل بھی ہوں، مقبول بھی ہوں اور مخلص بھی۔ آپ کو تہذیب اور ادب کا بڑا پاس تھا اور یہی سبب ہے کہ آپ کی اولادیں بھی صالح نکلیں لیکن آپ کا یہ ایک شعر مجھے مخمصے میں ڈالتا ہے ع

تین بیٹے تھے خدا کے فضل سے میرے مگر
اناللہ آخری بیٹا بھی شاعر ہوگیا

اب یہ تیسرے بیٹے کا معمہ تو حل نہ ہوا مگر باقی دو کی ادبی مصروفیات کی گرہیں کھل گئیں کہ یہ دونوں ڈائرکٹ شاعر تو نہیں لیکن شاعر نواز ضرور ہیں ساتھ ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ، مہذب پیشے سے جڑے اور کامیاب ادیب اور محقق ہیں ماشاءاللہ

مشاعرے کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے، جس کی صدارت شہود عالم آفاقی کر رہے تھے اور بحیثیت ناظم میں موجود تھا۔ مائک پر حاضر بازغ بہاری قطعہ در قطعہ پیش کرنے اور مشاعرے کو بام عروج پر لے جانے میں منہمک تھے کہ اتنے میں کسی نے آواز لگائی "گیت سنائیے گیت سنائیے" تو بازغ چچا نے اپنے منفرد انداز میں ہاتھ کو منہ پر رکھا اور پھر گویا ہوئے "گیت تو عورتیں پیش کرتی ہیں" اس پر سامنے حاضر مائک پر میں نے لقمہ دیا "اسی لئے تو لوگ آپ سے فرمائش کر رہے ہیں" اور محفل زعفران زار ہوگئی جس پر بازغ چچا نے بس میری طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا "بچے ہمارے عہد کے چالاک ہوگئے"۔

آپ کی بے پناہ شعری خوبیوں کا کمال تھا کہ کلکتے میں کسی بھی شاعر، ادیب یا صحافی کی آمد ہو تو آپ ظرافت کے رنگ میں استقبالیہ نظم ضرور کہتے یا کلکتے کی ادبی فضا میں کوئی خوشگوار یا حادثاتی واقعہ ہو جائے تو ان پر بھی فی البدیہہ نظمیں کہتے اور پورا مشاعرہ لوٹ لیتے۔ حضورا! آپ غلط فہمی میں نہ رہیں یہاں لوٹنے سے میری مراد کامیابی پانا ہے۔ بازغ بہاری کی نظمیں اپنے موضوع سے پورا پورا انصاف کرتیں۔ آپ نے ادب کا جو عہد دیکھا تھا وہ عہد زریں سے کم نہ تھا کہ لوگ مشاعروں کو ادب کے فروغ کا ذریعہ مان کر گلے بازی سے دور شعر و شاعری کے وقار کا لحاظ رکھتے تھے۔ واہ رے زمانہ۔

بازغ بہاری کی شرافت کی طرح آپ کی صلاحیت بلاشبہ شاعری میں عود کر آئی تھی کہ لفظوں کا استعمال بڑی ہنر مندی سے کرتے تھے۔ فارسی اور انگریزی کے الفاظ اردو مصرعوں میں قوافی بن کر جب آتے تو آپ کے وسیع مطالعے پر جی عش عش کر اٹھتا۔ آپ نے مختلف اصناف پر شاعری کی ہے لیکن آپ کی نظمیں، قطعات اور رباعیات بہت نمایاں اثر رکھتی ہیں۔ آپ کی تضمینیں بھی پرمغز ہیں۔ ضمناً عرض ہے کہ مولانا آزاد کالج (کلکتہ) کے وحشت کلکتوی کے تضمینی ایک مشاعرے میں مصرعہ طرح تھا ع

اک اور ظلم سہی جان مبتلا کے لئے

اس مشاعرے میں بشمول من بیشتر شعرا کے مصرعہ ثانی پر ان کے نام کے ساتھ آپ نے کامیاب گرہیں لگائی تھیں۔

اب آیئے بازغ چچا کے چند گدگدی بھرے شعروں کا حظ اٹھایا جائے۔

پوچھی جو میں نے ایک پڑوسن سے کل یہ بات
پردہ سمٹ کے آ گیا کیوں ناک پر بوا
کہنے لگیں کہ ناک ہے ناموس خاندان
کرتی ہوں بس اسی لئے ڈیفنس ناک کا

مالک ارض و سماں جب مہرباں ہو جائے گا
دیکھنا بازغ بہاری پہلواں ہو جائے گا
جب پروفیسر مقالے لکھ دیں شاگردوں کے نام
اہل پی ایچ ڈی گروہ جاہلاں ہو جائے گا

کتنے دیوان کھنگالے ہیں تو ہاتھ آئی ہے
یہ غزل میں نے جو اخبار میں چھپوائی ہے

نہ تہذیب و سیرت نہ گھر دیکھتے ہیں
فقط دلہنوں کا کلر دیکھتے ہیں

ان کے ایک مجموعہ کلام کا نام "من خوب می شناسم" ہے جو فارسی کے ایک مصرعہ 'من خوب می شناسم پیران پارسا را' کا شارٹ کٹ ہے۔ اب اس پر تضمین کا لطف لیجئے ع

نقد و نظر ہے گویا اک پول کا پٹارا
من خوب می شناسم پیران پارسا را

آپ کے ایسے بہت سارے اشعار ہیں۔ بھلا کیا کیا نوٹ کیا جائے اور کہاں کہاں کی بات کی جائے بس اتنا سمجھئے کہ بازغ بہاری کلکتے کی شان تھے حالانکہ کسی شاعر یا ادیب کے لئے نہ کسی علاقے کی حد بندی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی کسی عہد کی۔ کہتے ہیں کہ باکمال شاعر ادب میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے اس طرح شاعر بازغ بہاری ہمارے درمیان اپنے مصرعوں اور شعری پیغامات سے کل بھی تھے، آج بھی ہیں اور کل بھی رہیں گے ع

میں نے مزاح و طنز کا گل قند چھوڑ
دنیائے رنج و غم کو انگوٹھا دکھا دیا
(بازغ بہاری)

☆☆☆

974883072

☆

بنہریش پور خانپارہ میں عظیم الشان جلسہ

(نورالاسلام خان) ہوڑہ کے پنچلا میں بنہریش پور خانپارہ کے نوجوانوں کے زیراہتمام 55 واں اسلامی جلسہ اور ''ایصال ثواب'' (روحانی فضیلت کی تبلیغ کے لیے اجتماع) کا انعقاد کیا گیا، جس میں آل بنگال ''قرأت'' (قرآنی تلاوت) مقابلہ پیش کیا گیا۔ یہ مقدس اجتماع واقعی ایک شاندار تقریب تھی۔ اس نے اسلامی ثقافت اور قرآنی تلاوت کے فن کی ایک متحرک نمائش کے طور پر کام کیا، جس میں ریاست بھر سے معروف ''قاری'' (قراء) نے مقابلے میں حصہ لیا۔

حافظ قاری مولانا ابوالبشر عرفانی، حافظ قاری مولانا نظام الدین عرفانی، اور بہت سے دیگر نے اس تقریب کے جج کے فرائض سرانجام دیے۔

شمالی 24 پرگنہ سے قاری شمس شہادت نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ہگلی کے قاری مفتی نظام الدین نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور شمالی 24 پرگنہ کے قاری صدیق اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مالی امداد کے علاوہ، کامیاب جیتنے والوں کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔ دوسرے روز بروز ہفتہ اسلامی جلسہ میں حضرت مولانا پیر سید امجد حسین بخاری، پیر محی الدین صدیقی، پیرزادہ نور اللہ صدیقی، پیرزادہ مولانا سید ہمام حسین اور حافظ مولانا شفیق الاسلام خان سمیت ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ اجتماع کے دوران حق رائے دہی کا مسئلہ بھرپور طریقے سے اٹھایا گیا اور ہر اہل فرد کو ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ عالمی امن کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ تمام محفل کی نظامت قاری شہرزمان خان نے کی۔

مغربی بنگال کے مالدہ ڈسٹرکٹ کانگریس میٹی کے دفتر میں پریس کانفرنس کے دوران اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے مالدہ کے کانگریس ممبر پارلیمنٹ عیسیٰ خان چودھری ساتھ میں مغربی بنگال پردیش کانگریس کمیٹی کے نائب صدر خواجہ احمد حسین اور مالدہ کانگریس لیگل سیل کے صدر شیخ پٹو و دیگر رہنماؤں نے کہا کہ مالدہ کے ہزاروں مسلم ووٹروں کے جینوین نام کاٹے جانے پر عوام میں غصے کی لہر ہے۔ خواجہ احمد حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چاہے جتنی سازش رچی جائے مالدہ و مرشدہ آباد میں کانگریس ہی فتح یاب ہوگی۔

انٹالی اسمبلی حلقہ سے ترنمول کانگریس پارٹی کے امیدوار سندیپن ساہا کی جیت یقینی: سروے رپورٹ

کولکاتا (ماسٹر محمد شمیم)
ایم اے، بی ایڈ
بی بی بگان لین، ٹنگرا۔

یکم اپریل 2026 جیسے جیسے الیکشن کا وقت قریب آرہا ہے ویسے ویسے مغربی بنگال کا سیاسی پارا مزید بڑھ رہا ہے اور کئی سیاسی جماعت اپنے امیدوار کو میدان میں اتار رہے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ان دنوں ہندو مسلمان کی راجنیتی ہو رہی ہے اور سیاسی لیڈران اپنے روایتی ووٹ کو خراب نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔ اس لئے اس الیکشن میں ہر طرح کا سیاسی حربہ استعمال کیا جارہا ہے تاکہ اقتدار پر قبضہ کیا جاسکے۔

کسی زمانے میں انٹالی اسمبلی حلقہ تالتلہ اسمبلی حلقہ کے نام سے جانا جاتا تھا اور یہ حلقہ مسلم ووٹروں کا گڑھ رہا ہے اور یہاں سے کئی بار مسلم نمائندہ جیت کر اسمبلی پہنچے ہیں۔ اس بار بھی کئی امیدوار مسلمان ہیں لیکن سیدھا مقابلہ ترنمول کانگریس پارٹی کے امیدوار سندیپن ساہا اور بی جے پی امیدوار پرینکا ٹبریوال سے ہے۔ اگرچہ سندیپن ساہا پہلی بار اسمبلی چناؤ لڑ رہے ہیں جبکہ انکی کٹر حریف پرینکا ٹبریوال کا یہ تیسرا چناؤ ہیں۔ وہ پہلی بار 2021 میں سرنا کمل ساہا سے تقریباً 60 ہزار ووٹوں سے ہاری تھی اس کے بعد وہ محترمہ ممتا بنرجی سے ضمنی چناؤ میں بھی ہاری تھی۔ اس بار پھر وہ مقابلے میں ہے۔ دوسری جانب سندیپن ساہا ہے جو دو بار کے کاؤنسلر ہیں اور سیاست ان کو وراثہ میں ملی ہے۔ موجودہ وقت میں وہ ایم ایم آئی سی (ایجوکیشن و آئی) ہیں۔ ان کا جذبہ عوام الناس کی خدمت کرنا ہے۔ جس طرح سے وہ ڈور ٹو ڈور مہم میں عوام سے رابطہ کر رہے ہیں اور عوامی سپوٹ مل رہا ہے اس سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ ان کی جیت کی راہ آسان ہے۔ دوسری جانب اس اسمبلی حلقہ میں انڈین نیشنل کانگریس پارٹی نے نوجوان وغیر تجربہ کار کاشف رضا کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ بایاں محاذ نے عبدالروف کو امیدوار بنایا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان پارٹیوں کا اپنا ووٹ بینک ہیں اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں یہ پارٹیاں اقلیتوں کا ووٹوں کو تقسیم نہ کردیں اور جس کا راست فائدہ کہیں فرقہ پرست پارٹی بی جے پی کو نہ مل جائے۔ لہٰذا انٹالی اسمبلی حلقہ کے ماتحت آنے والے تمام وارڈ، ان کے لیڈران و کارکناں سے میرا التماس ہے کہ وہ اپنا نجی مفاد اور آپسی اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آل انڈیا ترنمول کانگریس پارٹی کے امیدوار سندیپن ساہا کو موقعہ دیں اور زیادہ سے زیادہ ووٹوں سے کامیاب بنائیں تاکہ مغربی بنگال کی فضا میں سیکولرازم اور امن و امان قائم رہ سکے۔

راجہ بازار شمش الزماں انصاری مشن کے تحت NEET کے لیے مفت تین موک ٹسٹ

راجہ بازار شیور سکسیس کوچنگ سینٹر (SSCC) کے تحت گزشتہ 2016 سے میڈیکل کے طلبہ و طالبات کے لئے ایک جامع، معیاری اور منفرد مشن ''شمش الزماں انصاری مشن'' جاری ہے۔ جہاں سے 100 سے زائد طلبہ کو NEET کے تحت میڈیکل میں داخلے کا اعزاز حاصل ہوا ہے یہ یقیناً ملت و قوم کے لئے بڑی بات ہے۔ جن میں کء طلبہ تو ڈاکٹر بھی بن چکے ہیں۔ محسن ملت اور سابق MMIC شمس الزماں انصاری کے تعاون سے ادارہ کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ سال 2026 میں NEET کے امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کے لئے تیاری کے آخری مرحلے میں موک ٹسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس سال کل تین ٹسٹ مکمل نصاب سے لیے جائینگے جو بالترتیب، 17، 24 اور 29 اپریل 2026 کو منعقد ہونگے۔ امیدوار پورے یہ کسی بھی ٹسٹ کے لیے اپنا نام اندراج کر سکتے ہیں۔ واضح ہو کہ NEET کا امتحان قومی سطح پر 3 مئی کو ہونگے۔ یہ ادارہ کے لئے فخر اور انبساط کا مقام ہے کہ شہر اور صوبہ کے باہر کے قابل اور مستند اساتذہ کی منظم ٹیم کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

داخلے کے خواہاں طلباء و طالبات فارم راجہ بازار رشیدیہ مدرسہ سکشا کیندرا، 297/1 اے، پی. سی روڈ (نزد گھوڑا اصطبل) سے شام 6 بجے تا رات 9 بجے حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے اس 9007350688 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ (ڈاکٹر محمد ثاقب)

تیسری عالمی جنگ کا خطرہ اور ہندوستان کی متوازن حکمت عملی پر خضرپور کالج کا قومی سیمینار

جنگ میں صرف نقصان ہی ہوتا ہے، ہندوستان ہمیشہ امن چاہتا ہے، دانشوروں کا خیال

حالیہ عالمی تناؤ اور ایران-اسرائیل کشیدگی کے تناظر میں، ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ دنیا تیسری عالمی جنگ کے دہانے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ خضرپور کالج نے انڈین کونسل آف سوشل سائنس ایک سیمینار خضرپور کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ابھیجیت گنگولی کی سرپرستی اور کنوینر اسوسیٹ پروفیسر چندربالی داس شعبہ پولیٹیکل سائنس نے سیمینار کو 3 سیسن پر مشتمل تھا پہلا سیشن دانشور طبقہ نے ہندوستان کے موقف پر بحث کرتے ہوئے کہا گیا کہ "تزویراتی خودمختاری" (StrategicAutonomy) کے تحت تمام فریقین سے تعلقات اور جنگ کے بجائے سفارتکاری پر زور دے رہا ہے، جس کا مقصد علاقائی استحکام اور اقتصادی مفادات کا تحفظ ہے۔

خضرپور کالج کی جانب عالمی سطح پر ہونے والی جنگ کے موضوع تیسری عالمی جنگ میں ہندوستان کا موقف کیا ہوتا۔

اس پر سیمینار انعقاد کر کے اپنا نام فہرست اول میں شامل کر لیا۔ اور مفکرین نے کھل کر اس موضوع پر اپنی بات کو رکھیں اور امریک کی بربریت اور اس کی گندہ گردی کی داستان پہلی عالمی جنگ سے لیکر ابھی تک کا بیان کیا گیا اور افسوس بھی ظاہر کیا کہ اس کے خلاف آج تک کسی ملک نے آواز نہیں اٹھائی۔

مگر جب ایران پر حملے کیے گئے اور بے گناہوں معصوم کو شہید کیا گیا یہاں تک ایران کے سپریم لیڈر خامنعی کو بھی شہید کر دیا گیا اس کے بعد ایران نے جب کاروائی شروع کیا تو خلیجی ممالک کو بھی تن تنہا چھوڑ رہا۔ اور اس طرح اس کی گندہ گردی کو ٹھکانے لگایا گیا مگر یہ حل نہیں اس میں بھی بنی نوع کی موت ہوئی اور جنگ کسی بھی حالت میں انسانیت کے لیے سودمند نہیں ہے۔ بریگیڈیئر چیف آرمی آفیسر دباسیش داس نے کلیدی خطبہ میں کہا کہ ہر دور میں یہ کہاوت مشہور ہے جس کی لاٹھی اسکی بھینس مگر امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جو جنگ مسلسل 40 دن تک چلا ایران نے سبق سکھایا مگر یہ جنگ ایران نے اپنی بقاء کے لیے کیا مزید کہا کہ اس جنگ میں سب سے زیادہ اگر کسی کو فائدہ ہوا تو ایران کو ہوا ہرموز کے ذریعہ اب سب کو انھیں ٹول ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسرا اسیشن میں اسکالر نے اے۔ آئی پر گفتگو کیے اور ہندوستان کی خاموشی کو مجبوری سے تشبیع دیے۔ تیسرا اسیشن میں اردو ہندی اور انگریزی کے اسکالر کے لیے تھا جس کی صدارت شعبہ اردو ڈاکٹر عرفان علی نقوی اور شعبہ اردو عالیہ یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر درخشاں زریں اور نظامت کنوینر سیمینار اسوسیٹ پروفیسر چندربلی داس شعبہ پولیٹیکل سائنس بخوبی نبھائی ڈاکٹر شبانہ آفرین نے جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے درمیان انسانی حقوق پر ہندوستان کا موقف پیش کیے۔ ایسوسیٹ عباس اکبر خان کا موضوع

غیر جانبداری کو فروغ دینا: بھارت کی سی این جی اور ایل پی جی کی کمزوری تیسری عالمی جنگ کے سائے میں امن کی تلاش کو کس طرح آگے بڑھاتی ہے۔

ڈاکٹر رضیہ سلطانہ تیسری جنگ عظیم اور انسانیت کی بدترین حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے پہلی اور دوسری عالمی جنگ پر بات کی۔

محمد زوہیب عالم نے عالمی جنگ اور اردو ادب، انجم صدیق ہند-پرشانت کھیت میں چن کا بدلہ پر اب اور بھارت کی رنیتی پر گفتگو کی سوال و جواب سیشن کی صدارت چیف پیٹرن اور پرنسپل ڈاکٹر ابھیجیت گنگولی اور نظامت ڈاکٹر سمیع الدین نے کی۔

اختتامی سیشن، سیمینار کی آرگنائزنگ کمیٹی کے اراکین کا خیر مقدم، پرنسپل ڈاکٹر ابھیجیت گنگولی کے ذریعہ سیمینار کی کارروائی کا خلاصہ اور کنوینر ڈاکٹر چندرابلی داس نے شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر تیستا ڈے سندربن میں سرحدی معیشتیں اور سیکورٹی چیلنجز: خلیج بنگال کے خطے میں ہندوستان-بنگلہ دیش اسٹریٹجک استحکام پر مضمرات پر دلیل کے ساتھ بحث ہ کیے۔

ڈاکٹر درخشاں زریں ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو عالیہ یونیورسٹی نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اس اہم موضوع پر یعنی "تیسری عالمی جنگ کے ممکنہ بحران میں ہندوستان کا موقف اور حکمت عملی: مختلف عالمی نقطہ نظر سے" پر سیمینار کرانے کے لیے خضرپور کالج کی پوری ارگنائزنگ کمیٹی خصوصی اس سیمینار کی کنویز ڈاکٹر چندرابالی داس کو دلی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ میں ان کی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس سیمینار کے لیے مجھے مدعو کیا اور ایک سیشن میں صدارت کی ذمہ داری عطا کی انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اج اس عالمی بحران میں نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری عالم انسانیت کا حصہ ہونے کے ناتے ہماری ذمہ داری بنتی ہیں کہ ہم اس موضوع پر گفتگو کریں اور سرزمین ہندوستان پر اس سے پڑنے والے اثرات پر نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ سے امن اور سکون کا حامی رہا ہے اور اس نے عدم تشدد کا ساتھ دیا ہے اس لیے اس عالمی بحران میں بھی ضروری ہیکہ وہ امن کا ساتھ دے اور اپنے مفاد کا خیال رکھتے ہو؟ پوری دنیا میں چین اور سکون کی بحالی کی تمنا کرے تاکہ ہم ایک مضبوط حصے داری نبھا سکیں اس موقع پر انہوں نے لیو ٹالسٹائی کے ناول Warand Peace یعنی جنگ اور امن کا ذکر کیا اور کہا کہ جنگ کبھی بھی کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتی بلکہ یہ خود یہ خود ایک مسئلہ ہوتی ہے جس کی ہمیں یک زبان مخالفت کرنی چاہیے اور امید کی جانی چاہیے کہ دنیا میں امن و سکون کی پھر سے بحالی ہو۔ اس سیشن میں پڑھے گئے تمام مقالات کا جن کی تعداد پانچ تھی، انہوں نے بحسن خوبی تجزیہ پیش کیا اور ان مقالہ نگار کو پرمغز مقالہ پیش کرنے کے لیے دلی مبارک باد دی اور امید ظاہر کی کہ اج کے اس تاریخی سیمینار سے ضرور کوئی نہ کوئی نیا نظریہ سامنے ائے گا اور خضرپور کالج ایک تاریخ بنا جائے گا۔

ڈاکٹر عرفان نقوی شعبہ اردو نے کہا کہ اس پرآشوب دور میں اس موضوع پر سیمینار کرنا خود میں بڑی چیلنج ہے اور ہندوستان ہمیشہ سے امن کا گہوارہ رہا اس لیے تیسری عالمی جنگ کے موقع پر غیر جانب داری کے ساتھ ہندوستان کو اپنا موقف رکھنا ضرور ہوگا۔

شعبہ اردو جناب انور سراج، فارسی محترمہ نوشابہ پروین، ہندی، اتو سنگھ دیگر شعبہ جات کے اساتذہ بھی موجود تھے۔

آئی سی ایس ایس آر ای آر سی کی طرف سے خضرپور کالج میں ایک روزہ قومی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔

ہند-یورپی یونین کی شراکت داری، بہتر مستقبل کی ضمانت

اسد مرزا

آج کی منتشر دنیا میں جب ہر ملک معاشی شعبے میں خاص طور سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے یکطرفہ آمرانہ اور بعض وقت بچکانہ احکامات سے پریشان ہیں، تب ہند یوروپی یونین معاشی معاہدے نے ایک نئی نظیر قائم کی ہے جس سے کہ عالمی سطح پر باہمی تجارت کو فروغ دینے کے علاوہ سیاسی اور عوامی روابط کو بہتر کرنے میں مدد ملے گی، ساتھ ہی اس میں امریکی محصولات کا مقابلہ کرنے کی بھی راہیں ہموار ہوں گی۔ آج ہر قوم کے لیے، اپنے مینوفیکچرنگ سیکٹرز اور اس سے منسلک خدمات کے شعبے کو فروغ دینے کے لیے اپنے تجارتی مفادات کی حفاظت کرنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف غیر منطقی رعایتوں کے ساتھ غیر تجارتی محصولات یا ٹیرف کے نفاذ سے، ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے، عالمی معیشت کو زبردست دھچکا لگا ہے اور ہر ملک اپنے معاشی شعبے کو دوسرے ملکوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر استوار کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ منگل ۲۷ جنوری کو ہندوستان اور یوروپی یونین (ای یو) کے درمیان ایک آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) طے پایا اور ساتھ ہی سیکورٹی اور دفاعی شراکت داری (SDP) کے معاہدے پر دستخط ہوئے، یعنی کہ دفاعی یا اسٹریٹجک تعلقات کے فروغ کو بھی مزید تقویت حاصل ہوگی۔

ہندوستان-یورپی یونین تجارتی مذاکرات

ای یو-انڈیا ایف ٹی اے 2007 میں شروع ہونے والے دو دہائیوں پرانے عمل کے خاتمے کی علامت ہے۔ دوطرفہ تجارت پہلے ہی 136 بلین ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے، یہ دنیا کے "سب سے بڑے" دوطرفہ سودوں میں سے ایک ہوگا۔ بنیادی ہنگامی صورتحال اور مفادات جو دونوں فریقوں نے ایف ٹی اے پر متفق ہونے کے لیے ظاہر کیے تھے، اس کا اظہار یورپی یونین کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے کیا، جب انھوں نے کہا کہ ہندوستان اور یورپی یونین ایک "منقسم دنیا" کو متبادل دے رہے ہیں۔، یورپی یونین اور ریاستہائے متحدہ کے درمیان علاقائی مسائل اور تجارت پر بے مثال ٹرانس اٹلانٹک تناؤ کے درمیان، یہ سب سے اہم ہے۔ ہندوستان اور یورپ نے ایک واضح انتخاب کیا ہے... اسٹریٹجک پارٹنرشپ، ڈائیلاگ اور کھلے پن کا،" محترمہ وان ڈیر لیین نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا۔ "ہم ایک ٹوٹی ہوئی دنیا کو دکھا رہے ہیں کہ شراکت داری کا ایک اور راستہ بھی ممکن ہے،" انھوں نے مزید کہا۔

ہندوستان-یورپی یونین تجارت

ای یو، ہندوستان کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر بلاک ہے، دونوں کے درمیان 2024 میں 120 بلین مالیت کی اشیا کی تجارت ہوئی، یعنی کہ ہندوستان کی کل تجارت کا 5.11 فیصد ہے۔ 2023 میں، خدمات میں تجارت کی مالیت 2023 میں 7.59 بلین تھی۔ ہندوستان میں ایف ڈی آئی میں یورپی یونین کا حصہ 2023 میں 1.140 بلین تک پہنچ گیا، جو کہ 2019 میں 3.82 بلین تھا۔ یورپی پارلیمنٹ کے ذریعے ایف ٹی اے پر دستخط اور توثیق ہونے کے بعد، ایک ایسا عمل جس میں کم از کم ایک سال لگ سکتا ہے، یہ معاہدہ دوطرفہ تجارت کو وسعت دے سکتا ہے اور ٹیکسٹائل اور زیورات جیسی ہندوستانی برآمدات کو بڑھا سکتا ہے، جو گزشتہ اگست سے 50 فیصد امریکی ٹیرف سے متاثر ہیں۔ ای یو کے لیے، جس نے نئی دہلی کے ساتھ ایک نئی سیکورٹی اور دفاعی شراکت داری اور آزاد تجارتی معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں، ہندوستان متعدد محاذوں پر 27 ممالک کے یورپی بلاک کے ساتھ دفاعی شعبے میں بھی باہمی شراکت داری کا مجاز ہوگا۔ مثال کے طور پر سلامتی اور دفاعی معاہدہ بحری سلامتی، انسداد دہشت گردی، سائبر دفاع، اور سمندری ڈومین بیداری جیسے شعبوں میں تعاون کو مضبوط کرنے کا باعث بنے گا، جس میں انڈو پیسفک خطے میں استحکام پر توجہ دی جائے گی۔ ہندوستان-یورپی یونین دفاعی اور سیکورٹی شراکت داری کے نتیجے میں نئی دہلی کو ایک فریم ورک کے اندر رکھا جائے گا جسے 27 ممالک کے یورپی بلاک جو اب تک جاپان اور جنوبی کوریا تک ہی محدود تھا۔ یہ ایک ایسے وقت میں سیکیورٹی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے ایک ادارہ جاتی پلیٹ فارم فراہم کرے گا جب دونوں فریق اپنی طویل مدتی سیکیورٹی اور دفاعی ترجیحات کا ازسرنو جائزہ لے رہے ہیں۔ مزید برآں، ٹرمپ کے غیر متوقع رویے کے ساتھ مل کر جغرافیائی سیاسی صورتحال میں تبدیلی نے یورپی یونین کو ہندوستان کے تئیں اپنے نقطہ نظر میں تبدیلی لانے پر مجبور کر دیا ہے۔ طویل گفت وشنید والے ایف ٹی اے پر دستخط کے ساتھ، یورپی یونین کو ہندوستان کی بڑی مارکیٹ تک رسائی حاصل کرنے سے فائدہ پہنچے گا، اس طرح سپلائی چین کو متنوع بنایا جا سکے گا، اور ساتھ ہی ساتھ خدمات کی برآمدات کو بھی بڑھایا جائے گا۔ اس سے بڑھ کر، اس کے نتیجے میں بالآخر یورپی یونین خود کو امریکہ اور دیگر غیر معتبر شراکت داروں جیسے چین سے بھی الگ رکھ سکے گا۔ ہندوستان کے لیے، ایف ٹی اے سے ترجیحات کے عمومی نظام (جی ایس پی) کو بحال کرنے کا ایک انتہائی ضروری موقع فراہم کرے گا۔ جو ترقی پذیر ممالک سے یورپی یونین کے بازار میں آنے والی مصنوعات سے درآمدی محصولات کو بھی ختم کرے گا۔ پیٹرولیم مصنوعات اور مشینری کے علاوہ ہندوستان کی ملبوسات، فارماسیوٹیکل اور اسٹیل کی صنعتوں کی یورپی یونین کی مارکیٹ میں برآمدات میں اضافہ ہوگا۔ ایک اندازے کے مطابق FTA کے تحت دوطرفہ تجارت ایک دہائی کے اندر 200-250 بلین ڈالر کی اشیا اور خدمات تک بڑھ سکتی ہے، جو کہ 137 بلین ڈالر کی اشیا اور 50 بلین ڈالر کی خدمات کے موجودہ اعداد وشمار کے مطابق ہے۔

امریکی رد عمل

امریکہ کا مخصوص جواب آیا۔ امریکہ نے ان الزامات کو دوگنا کر دیا کہ روس کے ساتھ بھارت کی تیل کی تجارت یورپی یونین کے حمایت یافتہ یوکرین میں جنگ کی مالی معاونت کرتی ہے۔ امریکی وزیر خزانہ سکاٹ بیسنٹ نے اتوار کو ایک انٹرویو میں کہا کہ "ہم نے روس سے تیل خریدنے پر ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف لگا دیے ہیں۔ اندازہ لگائیں کہ پچھلے ہفتے کیا ہوا؟ یورپیوں نے ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدے پر دستخط کیے"۔

ہندوستانی اقتصادی سفارت کاری

تازہ ترین معاہدے کے ساتھ، ساتھ ہندوستان اپنے سفارتی تعلقات کو معیشت کے فروغ کے لیے بھی بہتر طور پر استعمال کر رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے، کینیڈا کے بین الاقوامی تجارت کے وزیر منیندر سدھو نے ہندوستان کے ساتھ تجارت کو بڑھانے پر زور دیا کیونکہ دونوں ممالک تجارتی مذاکرات شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ کینیڈا کے وزیر اعظم مائیک کارنی ایک نئی ڈیل کو حتمی شکل دینے کے لیے مارچ 2026 میں ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ گزشتہ ہفتے ہی برٹش کولمبیا، جو کہ کینیڈا کا مغربی صوبہ ہے وہاں کے وزیر اعظم ڈیوڈ ایبی نے ہندوستان آنے والے ایک وفد کی قیادت کی جس سے کہ برٹش کولمبیا اور ہندوستان کے درمیان کاروبار اور تکنیکی تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ڈیوڈ ایبی اور ان کی ٹیم کے اراکین نے سرمایہ کاری کو راغب کرنے، اختراع میں تعاون کو فروغ دینے، اور طویل مدتی تعلقات استوار کرنے کے لیے بنگلورو، کرناٹک میں حکومت اور کاروباری رہنماؤں کے ساتھ کلیدی شراکت داری کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں واضح کامیابی حاصل کیں۔ یو این آئی۔ مجموعی طور پر ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان تجارتی معاہدے نے نہ صرف دونوں فریقوں کے درمیان تعلقات بلکہ عالمی اقتصادی صف بندی کی بھی نئی تعریف کی ہے، خاص طور پر جب تجارت اور تجارت کے روایتی اور پرانے فن تعمیر کو سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ہندوستان نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس کے پاس امریکہ کے علاوہ مختلف آپشنز ہیں اور اس کے لیے جب اس کے تجارتی مفادات کی بات ہو تو نظریاتی بنیادوں کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

(یو این آئی)

محمود غزنوی ایک "بت شکن" یا "سیاسی حقیقت پسند" حکمراں-ایک تحقیقی مطالعہ

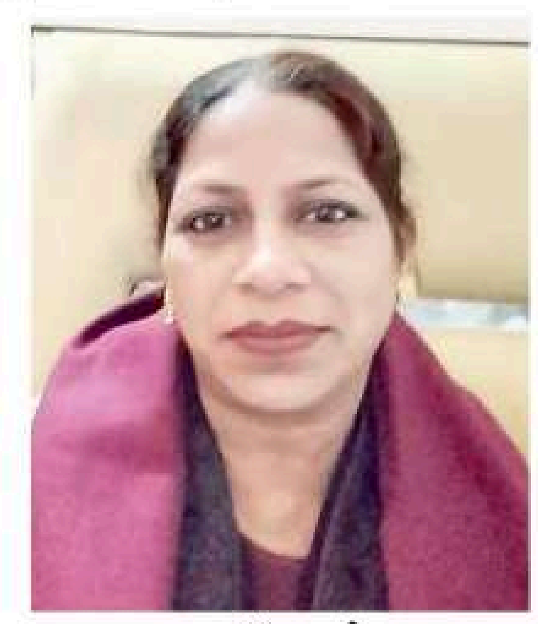

ثروت سمیع
ٹیچر: سی۔ای۔او۔ گرلس ہائی اسکول (ہائر سکنڈری)، کلکتہ

عہد وسطی کی ہندوستانی تاریخ میں سلطان محمود غزنوی کی شخصیت سب سے زیادہ زیر بحث رہی ہے۔ روایتی طور پر اسے ایک "مذہبی جنونی" یا "بت شکن" کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے، لیکن محمود کی عسکری تنظیم، ہندستان کی نوعیت اور البیرونی کی "کتاب الہند" کا عمیق مطالعہ ایک بالکل مختلف تصویر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ ہزار سال گزر جانے کے باوجود محمود کے درباری شعراء، ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری اور فرخی سیستانی کا ذاتی مفاد کے لئے تحریر کیا گیا قصیدہ (مذہبی پروپگنڈا) کا اثر آج بھی زندہ ہے۔ محمود غزنوی کا تعلق غزنہ موجودہ افغانستان کا ایک شہر اور غزنوی سلطنت سے تھا۔ غزنی جغرافیائی لحاظ سے "شاہراہ ریشم" (Silk Route) کے اہم راستے پر واقع تھا۔ چین، ہندوستان اور مشرق وسطی کے درمیان ہونے والی تجارت کا اہم مرکز تھا۔ محمود کی حکومت کا آغاز 998ء میں ہوا اور تقریباً بتیس برس تک قائم رہی۔ اس نے اقتدار سنبھالتے ہی اپنی حکومت کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے پہلو پر غور وخوض کیا۔ خراسان، بلخ، ہرات، نیشاپور اور راوی کے علاقوں پر قبضہ کیا۔ جس سے غزنوی ریاست ایک مقامی ترک ریاست سے بڑھ کر ایک وسیع سلطنت میں تبدیل ہوکر، ایران سے لے کر پنجاب اور گنگا کے میدانوں تک پھیل گئی۔ اس نے اپنی سلطنت کی خاطر نہ صرف زمینیں جیتیں بلکہ علمی و ادبی وسائل کو بھی قوت کے ذریعے اپنے قبضے میں لیا۔ سلطنت کو معاشی طور پر مستحکم بنانے کے لیے ہندوستان کے مندروں سے کثیر دولت حاصل کی گئی، جبکہ غزنی کو علم وادب کا مرکز بنانے کی غرض سے خوارزم اور دیگر علاقوں سے کتابیں اور دانشور بزور طاقت منتقل کیے گئے۔ اگرچہ ریاست کی باقاعدہ آمدنی زرعی لگان اور تجارت سے حاصل ہونے والا محصول بھی تھا، تاہم مورخین کے مطابق محمود نے ہندوستان کے مندروں سے اتنی دولت حاصل کر لی تھی کہ اسے تاحیات معاش کی فکر نہیں رہی۔ محمود غزنوی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس سے پہلے وسطی ایشیا میں موجود سیاسی روایت کو سامنے رکھا جائے۔ وسطی ایشیا کی سیاست بنیادی طور پر ترک خانہ بدوش قبائل کی عسکری روایت سے جنم لیتی ہے، جس کی اساس قبائلی وفاداری، فوجی طاقت اور مسلسل توسیع پر قائم تھی۔ ان ریاستوں میں اقتدار کا دارومدار سب سے زیادہ قوت شمشیر پر ہوتا تھا۔ سامانی، قراخانی اور غزنوی خاندان اسی روایت کے تسلسل تھے۔ سامانی سلطنت (9ویں-10ویں صدی) نے فارسی تہذیب کو فروغ دیا، مگر اس کی فوجی ریڑھ کی ہڈی ترک غلام سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ یہی غلام سپاہی آگے چل کر خود حکمراں بن گئے۔ سبکتگین، محمود کے والد، اسی نظام کی پیداوار تھے۔ اس سیاسی روایت میں ریاست کی بقا مسلسل فتوحات سے جڑی ہوتی تھی۔ فوج کو راضی رکھنا اولین شرط تھی۔ لوٹ، خراج اور لگان ریاستی آمدنی کے جائز ذرائع سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ محمود کی فتوحات کسی غیر معمولی ذہنیت کا نتیجہ نہیں بلکہ وسطی ایشیائی ریاستی روایت کا منطقی تسلسل تھیں۔ ترک-اسلامی سلطنتوں کی معیشت بنیادی طور پر فوجی ریاست (Military State) کے تصور پر قائم تھی۔ اس ماڈل میں ریاست کا سب سے بڑا خرچ فوج پر ہوتا تھا، اور آمدنی کے بڑے ذرائع، زرعی ٹیکس (خراج، عشر)، تجارت پر محصول، فتوحات کے ذریعے حاصل ہونے والی دولت۔ یہ سلطنتیں جدید معنوں میں پیداواری معیشت پر نہیں بلکہ ری ڈسٹری بیوشن (Redistribution) پر چلتی تھیں۔ یعنی دولت اکٹھی کی جاتی، دربار اور فوج میں تقسیم کی جاتی۔ ہندوستان جیسا خوشحال خطہ اس نظام میں غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا، کیونکہ یہاں مندروں، شہروں اور تجارتی مراکز میں بڑی مقدار میں دولت جمع تھی۔ اس تناظر میں محمود کی ہندوستانی مہمات کو مذہبی جوش سے زیادہ ریاستی مالی ضرورت کے تناظر میں دیکھنا زیادہ معقول معلوم ہوتا ہے۔ محمود غزنوی کا عباسی خلافت سے تعلق رسمی اور علامتی نوعیت کا تھا، مگر سیاسی لحاظ سے نہایت اہم۔ عباسی خلیفہ محمود کو سلطان کا خطاب دیتے تھے، اس کی فتوحات کو مذہبی جواز فراہم کرتے تھے جبکہ محمود خلافت کی برتری کو تسلیم کرنے کا اظہار کرتا تھا۔ خطبہ خلیفہ کے نام پر پڑھواتا تھا۔ اس تعلق سے دونوں کو فائدہ ہوتا تھا۔ خلیفہ کو ایک طاقتور محافظ ملتا تھا، اور محمود کو شرعی واخلاقی سند (Legitimacy) حاصل ہوتی تھی۔ یہ تعلق دراصل ایک سیاسی معاہدہ تھا، نہ کہ مکمل تابع داری۔ عملی طور پر محمود ایک خودمختار فرمانروا تھا، جو اپنی سلطنت کے فیصلے خود کرتا تھا۔ مورخین کے مطابق محمود کی عسکری تنظیم کافی بڑی تھی۔ اس کی فوج میں مسلمان سپہ سالار کے علاوہ 10 ہندو سپہ سالار بھی شامل تھے جن میں تلک اور سیوند رائے کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ فوج کی دیکھ بھال، اسلحہ سازی، اور ہاتھیوں کی خوراک پر اس کے سالانہ کروڑوں دینار خرچ ہوتے تھے۔ صرف ہاتھیوں کے چارے اور دیکھ بھال پر اٹھنے والے اخراجات اس دور کے کسی چھوٹے ملک کے بجٹ کے برابر تھے۔ اس کے علاوہ اس کے دربار میں 400 شعراء مستقل قیام پذیر تھے۔ وہ علماء اور شعراء کو وظائف دینے پر سالانہ 4 لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ وسطی ایشیا اور ایران کے زرخیز علاقوں سے حاصل ہونے والا زرعی ٹیکس آمدنی کا سب سے بڑا اور مستقل ذریعہ تھا۔ نظام عشر اور خراج کے ذریعہ کسانوں سے غلہ اور نقدی وصول کی جاتی تھی۔ چین، ہندوستان اور مشرق وسطی کے درمیان ہونے والی تجارت پر لگنے والے کسٹم ڈیوٹی اور ٹرانزٹ ٹیکس سے بھاری آمدنی ہوتی تھی۔ لیکن یہ آمدنی تشفی بخش نہیں تھی۔ ہندستان میں قنوج سے لے کر گجرات تک کئی منادر اس وقت سونے، چاندی کے زیورات سے بھرے تھے۔ فارسی وعربی مورخین کا بیان ہے کہ محمود نے سومناتھ مندر کے خزانے سے تقریباً 20 ملین دینار (Gold Dinars) لوٹے۔ ان خزانے میں سونا، جواہرات، قیمتی زیورات اور شاندار نذرانہ جات شامل تھے جو صدیوں سے جمع ہو رہے تھے۔ سومناتھ کے علاوہ متھرا، کانپور، تھانے، قنوج، ناگارکوٹ (کنگرا)، بھیم فورٹ جیسے مقامات سے بھی قابل ذکر خزانے حاصل کیے گئے جنہیں مندر، قلعے اور شہروں کے ذخائر میں رکھا جاتا تھا۔ روایتاً کچھ مصادر میں یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ بعض لوٹ مار کے بیانات میں سونے، چاندی، ہاتھی، تربیت یافتہ سپاہی، اور اسیر قیدی بھی شامل تھے۔ اگرچہ یہ مقدار تاریخی طور پر متفقہ نہیں ہے، مگر اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کے مندروشہروں کے خزانے بہت بڑے تھے۔ معتبر تاریخی تحقیق بتاتی ہے کہ لوٹ اور خزانے کا بنیادی محور سونا، جواہرات اور چاندی سے وابستہ چیزیں تھیں، جنھیں سلطان محمود نے اپنے دربار اور فوج کے لیے استعمال کیا۔ محمود غزنوی کو "بت شکن" اور "اسلام کا غازی" ثابت کرنے میں جتنا کردار اس کی اپنی مہمات کا نہیں، اس سے کہیں زیادہ اس کے درباری مورخین اور قصیدہ گو شعراء عتبی، فرخی سیستانی اور عنصری کا تھا۔ ان درباریوں کا معاشی مرتبہ پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے کیونکہ تاریخ سازی وہ مرحلہ ہے جو کسی مفاد کو نظر میں رکھ کر لکھا جائے تو اس کی روح زخمی ہو جاتی ہے۔ مورخ کو کسی لالچ یا حسد کی بنیاد پر تاریخ رقم کرنے کے بجائے دیانت داری سے حقیقت کو بیان کرنا چاہئے۔ تاریخی ذرائع یہ بتاتے ہیں کہ یہ لوگ معاشی طور پر خوشحال خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ فطرت کے مطابق حد درجہ خوشامدانہ مزاج رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی ہر ممکن کوشش دربار کے امیروں اور دوسرے عہدہ داروں کو خوش رکھنا اور کسی بھی واقعہ کو شجاعت اور نیک کاموں سے جوڑ کر پیش کرنا ہوتا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ انسان جھوٹی تعریف سن کر مست ہو جاتا ہے اور اپنی دولت کے کچھ حصے نوازنے سے گریز نہیں کرتا ہے۔ ابونصر محمد بن عبدالجبار العتبی سلطان محمود کا باقاعدہ درباری مورخ اور سیکرٹری تھا۔ اس نے اپنی کتاب "تاریخ یمینی" میں محمود کی مہمات کو 'جہاد' کا رنگ دیا۔ عتبی، سومناتھ اور دیگر مہمات کو نہایت جوشیلے اور مذہبی رنگ میں ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "سلطان نے ان بتوں کو پاش پاش کر دیا جن کی یہ مشرک پرستش کرتے تھے، اور ان کے مندروں کی جگہ مسجدیں تعمیر کیں تاکہ اللہ کا نام بلند ہو۔ اس نے کفر کے اندھیروں کو اسلام کی روشنی سے بدل دیا۔" ایک مقام پر وہ محمود کی مہمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سلطان نے "مرتدوں اور بت پرستوں کے خلاف تلوار اٹھائی، ان کے بتوں کو پاش پاش کیا اور کفر کے کھیت کو کاٹ ڈالا۔" فرخی سیستانی غزنوی کا درباری شاعر تھا اور اس نے محمود کے حملوں کو اسلامی تاریخ کے ایک عظیم باب کے طور پر پیش کیا۔ اس نے اپنے قصیدے کا آغاز ہی کچھ اس انداز میں کیا کہ سلطان محمود غزنوی کو دین حق کا سپاہی قرار دیا جس نے بت پرستی کا خاتمہ کیا۔ اس کے قصیدے کے چند اشعار دیکھیں،

"فسانہ گشت فتوح سکتہ وقنوج چو ذکر قصۂ سومنات بر برخاست"

ترجمہ: سکتہ اور قنوج کی فتوحات اب پرانے قصے بن گئے ہیں، کیونکہ اب ہر طرف سومنات کی فتح کا ذکر ہو رہا ہے۔

"امیر عادل محمود غازی آنکہ بدو بنائے ملت اسلام گشت باز بپای"

ترجمہ: عادل امیر محمود غازی وہ ہے جس کی بدولت ملت اسلام کی بنیادیں ایک بار پھر مضبوطی سے کھڑی ہو گئی ہیں۔

"بدو حصار ستم را شکست آمد و عجز بدو شعار ہدی را ظفر پدید و بقای"

ترجمہ: اس کے ذریعے ظلم کے حصار ٹوٹ گئے اور اس کی بدولت ہدایت (اسلام) کے راستے کو فتح اور بقا نصیب ہوئی۔ ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری، سلطان محمود غزنوی کے دربار کا "ملک الشعراء" تھا اور اسے محمود کی مدح سرائی میں تمام شعراء پر فوقیت حاصل تھی۔ عنصری نے محمود کی شان میں ایسے قصائد لکھے جن میں مبالغہ آرائی اور فنی پختگی اپنی انتہا پر تھی۔ عنصری کے چند مشہور اشعار اور ان کے قصائد کے نمایاں پہلو پیش ہیں:

"تا زین سمند تو شد از این رزمگاہ گرد بر روی چرخ پیر پدید آمد ست جعد"

ترجمہ: جب سے تیرے گھوڑے کی زین سے اس رزم گاہ میں گرد اٹھی ہے، بوڑھے آسمان کے چہرے پر (گرد کی وجہ سے) زلفوں کی طرح خم پڑ گئے ہیں۔

"بتان را کہ ہمی بندگی سزید ہمی بر آستان تو اکنون ہمی کنند سجود"

ترجمہ: وہ بت جو کل تک پرستش کے لائق سمجھے جاتے تھے، آج تیرے آستانے پر سجدہ ریز ہیں (یعنی ٹوٹ کر گرے ہوئے ہیں)۔

"اگر ملامت کرامت کند جہان را بجود اگر سیاست تو برکند زمان را بود"

ترجمہ: اگر تیری بخشش دنیا کو ملامت کرے (یعنی دنیا کی وسعت تیری سخاوت کے سامنے کم پڑ جائے) اور اگر تیری سیاست وہیبت زمانے کو مٹانا چاہے، تو ہستی کا نام ونشان مٹ جائے۔

نصری صرف جنگی فتوحات ہی نہیں بلکہ محمود کی دانائی کا بھی قصیدہ گو تھا۔

"بجائے مایۂ عقل است و مایۂ ہمت بجائے غایت فضل است وغایت جود"

ترجمہ: وہ عقل اور ہمت کا سرچشمہ ہے، اور فضل و سخاوت کی انتہا ہے۔

اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے بعد کے فرشتہ، بیہقی اور گردیزی جیسے مورخین نے محمود پر اپنی رائے زنی کی۔ ان لوگوں نے محمود کے حملوں کو سائنسی پہلو سے اجاگر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگرچہ البیرونی ایک سائنسی ذہن رکھنے والا محقق تھا اور محمود کے بعض اقدامات کا تنقیدی جائزہ بھی لیتا تھا، لیکن اس نے بھی محمود کے "بت شکن" ہونے کے اثرات کو تسلیم کیا۔ البیرونی لکھتا ہے، "محمود نے ہندستان کی خوشحالی کو خاک میں ملا دیا اور ایسے حیرت انگیز کارنامے انجام دیے کہ ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے ایسی نفرت بیٹھ گئی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اس نے ان کے بڑے بتوں کو توڑ کر ان کی مذہبی حمیت کو پامال کر دیا۔" ایک جگہ وہ مزید لکھتا ہے "معاشرہ 'ناپاکی اور ملیچھ' (غیر ملکی) کے تصورات میں اس قدر گھر گیا کہ کسی بھی بیرونی فکر یا ٹیکنالوجی کو اپنانا ناممکن ہو گیا۔" البیرونی نے جو ہندو دشمنی یا نفرت کا ذکر کیا، وہ دراصل معاشرتی نفسیات کا بیان تھا نہ کہ محمود کی وکالت۔ البیرونی ایک مشاہدہ نگار تھا؛ اس نے یہ دیکھا کہ جب ایک بڑی طاقت حملہ آور ہوتی ہے اور مقدس مقامات کو نقصان پہنچتا ہے، تو مقامی آبادی میں ردعمل (Backlash) پیدا ہوتا ہے۔ اس نے اسی ردعمل کو قلمبند کیا، تاکہ وہ اپنے قارئین کو بتا سکے کہ اب ہندوستان کے لوگوں کے ساتھ علمی مکالمہ کرنا کیوں مشکل ہو گیا ہے۔ البیرونی کی اس رائے پر یہ بات یاد رکھنا لازمی ہو جاتا ہے کہ محمود نے البیرونی کو ہندستان کی داخلی سیاسی اور سماجی حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہندستان میں بحال کیا تھا۔ یہ تو رہی اس کے بت شکن ہونے کے واقعات جو جدید تاریخ نگاری کے اصولوں کے مطابق، ان درباری بیانات کو "معروضی حقائق" (Objective Facts) کے بجائے "سیاسی پروپیگنڈا" کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہی محمود جو ہندوستان میں "بت شکن" کہلاتا تھا، اپنی فوج میں ہزاروں بت پرست ہندوؤں کو شامل کیے ہوئے تھا اور ایران وخوارزم کے مسلمانوں پر بھی اسی بے رحمی سے حملہ آور تھا جس کا ذکر ذیل کے پیراگراف میں موجود ہے، تو درباری مورخین کا "غازی" والا بیانیہ اپنی علمی اہمیت کھو دیتا ہے۔ یہ محض داد وتحسین حاصل کرنے اور فاتح کی تصویر کو افسانوی رنگ دینے کی ایک کوشش تھی جس کا مقصد تاریخ نویسی نہیں بلکہ بادشاہ کی شخصیت سازی (Image Building) تھا۔ اب ہم ہندستان اور خوارزم کے سیاسی حالات اور اس پر حملے کو جان لیتے ہیں۔ محمود غزنوی کے سومناتھ پر حملے (1025-26ء) کے وقت وہاں کی سیاسی صورتحال اور راجہ کے کردار کا مطالعہ تاریخ کے ایک انتہائی دلچسپ پہلو کو اجاگر کرتا ہے، جو کہ باہمی اتحاد کی کمی اور اسٹریٹجک غلطیوں پر مبنی ہے۔ جس وقت محمود نے سومناتھ پر حملہ کیا، گجرات پر سولنکی خاندان (Chaulukya/Solanki Dynasty) کے راجہ بھیم دیو اول کی حکومت تھی۔ ان کا دارالحکومت انہلواڑہ (Anhilwara) تھا، جو موجودہ پٹن کے قریب واقع ہے۔ راجہ بھیم دیو کے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات روایتی طور پر کشیدہ اور معاندانہ تھے۔ بھیم دیو کے مالوہ کے راجہ بھوج (Raja Bhoj) کے ساتھ شدید سیاسی اختلافات اور سرحدی تنازعات تھے۔ اجمیر کے حکمرانوں کے ساتھ بھی سولنکیوں کے تعلقات اتار چڑھاؤ کا شکار رہے۔ گجرات کی اپنی کئی چھوٹی ریاستیں بھی بھیم دیو کی مرکزیت کو پوری طرح تسلیم نہیں کرتی تھیں۔ سولنکیوں اور جوناگڑھ کچھوڑاسما حکمرانوں کے درمیان دیرینہ دشمنی تھی۔ بھیم دیو کے دور میں یہاں کا حاکم اگریہار دیو یا اس کے جانشین تھے۔ سولنکی راجہ انہیں اپنا ماتحت بنانا چاہتے تھے، جبکہ وہ اپنی خودمختاری پر اصرار کرتے تھے۔ سنسکرت زبان میں لکھی گئی کتاب "دیویاشریا کاویہ" کے مطابق، بھیم دیو کو اپنی حکومت کے ابتدائی سالوں میں ان چھوٹے سرداروں کی بغاوتوں کو کچلنے میں صرف کرنے پڑے۔ گویا گجرات کے شمال مغرب اور ساحل کا علاقہ بھیم دیو کا مخالف تھا۔ اس مخالفت کا فائدہ محمود نے اٹھایا اور سومناتھ پر حملہ آور ہوا۔ حملہ کے وقت بھیم دیو نے محمود پر حملہ کرنے کے بجائے خود کو محفوظ کرنا زیادہ ضروری سمجھا اور وہ پناہ لینے کے لیے کچھ کا قلعہ کنتھ کوٹ چلا گیا۔ یہ علاقہ جغرافیائی اعتبار سے اسے محفوظ مقام مہیا کر رہا تھا۔ تاریخ فرشتہ کے مطابق محمود نے سومناتھ پر فتح کے بعد وہاں ایک مقامی برہمن ولبھ سین کو بطور گورنر اور نائب بحال کیا۔ اس بحالی کا مقصد وہ ایک ایسا سیاسی نظام چاہتا تھا جو مقامی طور پر مستحکم ہو اور اسے خراج ادا کرتا رہے۔ حالانکہ وہ چاہتا تو اپنی سلطنت کے کسی مسلم امیر یا فوج میں شامل ہندو جرنیل یا مقامی حکمراں درلبھ سین کو بھی گورنر بحال کر سکتا تھا لیکن اس کا ایسا نہیں کرنا ہندو دشمنی سے زیادہ معاشی طاقت کو بہتر کرنا اور سیاسی حکمت کے عمل کی نشاندہی کرتا ہے۔ سی ای بوسورتھ کے مطابق محمود کی فوج کا کثیر الثقافتی ہونا اس کے "ہندو مخالف" ہونے کے نظریے کو مسترد کرتا ہے کیونکہ محمود کی فوج کا تقریباً 20 فیصد حصہ ہندو سپاہیوں پر مشتمل تھا جن کے لیے غزنی میں الگ رہائشی علاقے مخصوص تھے۔ تاریخ بیہقی کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمود کے دور میں سیوند رائے اور اس کے جانشین مسعود کے دور میں تلک جیسے ہندو جرنیلوں کو "سپہ سالار ہند" جیسے اعلیٰ عہدے دیئے گئے۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ بت شکن تھا تو اس نے ہندستان کے صرف چند مندروں کو ہی کیوں ڈھایا؟ جب کہ افغانستان اور ہندستان کے راستے میں سینکڑوں منادر موجود تھے۔ البیرونی کی کتاب الہند سے پتہ چلتا ہے کہ محمود نے قنوج کے مندر پر حملہ وہاں کے راجا کی سیاسی طاقت کو ختم کرنے کے لئے کیا تھا۔

(بقیہ آئندہ)

بیٹی پڑھاؤ! بیٹی بچاؤ!

نہاں آفرین
متعلمہ شعبۂ اردو نیتیشور کالج، مظفر پور

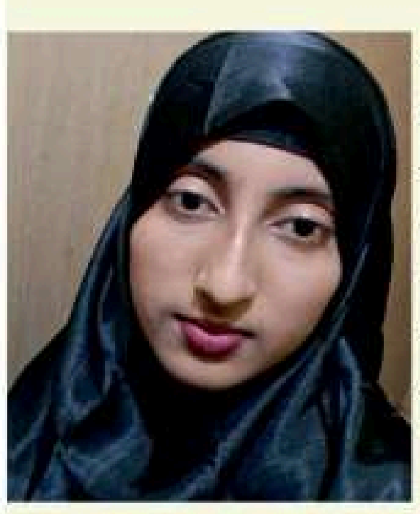

سورج کی کرنیں دریچوں سے دستک دے کر آمد صبح کی نوید سنا رہی تھیں۔ گھر کی عورتیں اٹھتے ہی اپنے کاموں میں مصروف ہو چکی تھیں۔ سفینہ بھی باورچی خانے میں صبح کے ناشتے کی تیاری میں لگی ہوئی تھی۔ ڈھلتے ہوئے دن کے ساتھ سورج کی تمازت میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ سفینہ کی پیشانی سے ٹپکتے ہوئے پسینے کے قطرے گویا اس کی بے بسی پر آنسو بہا رہے تھے۔

"صبح ہو گئی ہے۔ اب اُٹھ بھی جایئے۔"

"ارے بابا! صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔ کتنا چیختی ہو۔ صبح ہو گئی تو کون سا پہاڑ ٹوٹ گیا۔ ہر دن ہی صبح ہوتی ہے۔"

جاوید کے لہجے کی تلخی سورج کی تمازت کو شکست دے رہے تھی۔ جاوید لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف تھے۔ سفینہ نے شادی کے بعد اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کی اپنے طور پر تو پوری کوشش کی لیکن جاوید نے اس کی ایک نہ سنی۔ جاوید کا خیال تھا کہ تعلیم یافتہ عورتیں مردوں کی حاکمیت قبول نہیں کرتیں۔ اُس نے سفینہ کو شادی کے بعد پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور یوں اپنی حاکمیت قائم رکھنے میں کامیاب رہا۔

"کدھر مرگئی ہو؟ میری چائے کدھر ہے؟ ارے بھئی کچھ بولو گی بھی۔۔۔؟ مجھے اٹھانے کے لیے تو آسمان سر پہ اٹھا لیا اب آواز دے رہا ہوں تو منہ میں لگتا ہے کہ تالے لگے ہوئے ہوں۔"

جاوید کے لہجے کی تلخی چائے کی تلخی سے کہیں زیادہ دی۔ "اگر میں لڑکی نہیں ہوتی تو شاید آج مجھے یہ سب کچھ نہیں سننا پڑتا۔ کیا لڑکی ہونا اتنا بڑا جرم ہے؟" خیالات کے جزیرے میں اچانک ایک ہلچل سی ہوئی۔

"بہو! کدھر ہو؟ مجھے بھی چائے دے دو۔"

"جی امی! میں آپ کی چائے لے کر آ ہی رہی تھی۔ یہ لیجیے آپ کی چائے۔"

سفینہ اپنے چہرے کی افسردگی کو چھپانے میں ناکام ہو گئی۔ اُس کی ساس نے اسے ٹوکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے بٹیا! یہ تیرا چہرہ اتنا بجھا بجھا سا کیوں ہے؟"

"کچھ نہیں امی! وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔ بس رات ٹھیک سے سو نہیں سکی تھی۔ سر میں تھوڑا درد سا ہے۔"

"سر درد ہے یا اس دردِ سر جنید نے پھر تجھے کچھ کہا ہے؟"

سفینہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اُس نے انگلیوں کی جنبش سے آنسوؤں کو پونچھنے کی کوشش کی اور تیزی سے باورچی خانے کا رُخ کیا۔ وہ پھر سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی۔ آج گھر میں کچھ مہمان آنے والے تھے۔ سفینہ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ جب اُسے فرصت ہوئی تو دن کے دو بجنے والے تھے۔ غیر ارادی طور پر پہلا لقمہ لیتے ہوئے اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔ وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکی۔ اُسے ایسا محسوس ہوا کہ گھڑی اس کی اوقات بتا رہی ہے۔ پہلا لقمہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا اور وہ مسلسل گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اچانک اُسے محسوس ہوا کہ باہر سے کچھ شور کی آوازیں آ رہی ہیں۔ سفینہ شور کی طرف متوجہ ہوئی۔ ابھی وہ یہ سمجھنے کی کوشش ہی کر رہی تھی کہ شور کس بات کا ہے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"امی! آپ۔۔۔؟"

"ہاں بیٹا! میں تم سے ملنے نہیں آ سکتی کیا۔"

"کیوں نہیں آ سکتیں امی؟ لیکن یوں اچانک۔۔۔؟ نہ کوئی فون۔۔۔ نہ میسج۔۔۔؟" سفینہ نے ماں کو اندر لاتے ہوئے کہا۔

"بیٹا! محلے کی کئی عورتیں عوامی پارٹی کی ریلی میں جا رہی تھیں تو میں نے بھی سوچا کہ ساتھ ہو لیتی ہوں۔ محلے کی عورتوں نے بتایا کہ ریلی میں جانے والی عورتوں کو پارٹی کی طرف سے کچھ روپے بھی ملیں گے۔"

"اچھا! لیکن یہ ریلی ہے کون سی امی"

"بیٹی پڑھاؤ! بیٹی بچاؤ"

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سوموار، ۱۳ / اپریل ۲۰۲۶ء

جسٹس یشونت ورما کا استعفیٰ ہندستانی عدلیہ کے سیاہ باب

جسٹس یشونت ورما جو الہ آباد ہائی کورٹ کے جج تھے انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے ان کی دہلی کے ایک بنگلے میں آگ لگی تھی اور اس آتشزدگی میں اس کے بنگلے کے مختلف کمرے جو آگ کی زد میں آئے تو فائر بریگیڈ کے عملے نے سخت جدو جہد کے بعد آگ پر قابو پالیا تھا، لیکن ان کے بنگلے کے ہر کمرے کے بستر کے نیچے کروڑوں روپئے کے کرنسی نوٹ برآمد ہوئے جو جل کر برباد ہو گئے تھے، ویسے کروڑوں روپئے جلنے سے بچ گئے تھے۔ جسٹس یشونت ورما کا وہ بنگلہ خالی تھا کیونکہ وہ الہ آباد کے سرکاری الاٹمنٹ کئے گئے بنگلے میں رہتے تھے۔ ایک ہائی کورٹ کے جج کے خالی کمروں کے بستروں کے نیچے کروڑوں کروڑ کے کرنسی نوٹ پائے جانے پر پورے ملک میں تہلکہ مچ گیا تھا جس کے بعد سپریم کورٹ نے اسے اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کے لئے کہا اور یہ بھی کہا کہ وہ اتنے برسوں سے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج رہے لہذا ان کے فیصلہ صادر کئے گئے تمام کیسوں کی تفصیل سپریم کورٹ میں لائی جائے اور اس سے پہلے جج کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑے گا کیونکہ ان کے جج کے عہدے میں رہتے ہوئے اگر انہیں ان کے کئے کی سزا سنائی گئی تو یہ ہندستانی عدلیہ کے لئے انتہائی شرمناک ہوگا۔ لیکن جسٹس ورما اس قدر بے حیا نکلے کہ انہوں نے اپنے استعفیٰ دینے سے انکار کردیا تھا کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ جب تک وہ جج کے عہدے پر فائز ہیں اس وقت تک انہیں کوئی سزا سنائی نہیں جاسکتی۔ لہذا سپریم کورٹ میں ان کے کیس کی سماعت ہونے والی تھی جس میں ان پر لعنت ملامت کی جاتی جس کے بعد انہیں ہر حال میں مستعفی ہونا پڑتا، لیکن ہندستانی عدلیہ کا وہ پہلا واقعہ ہوتا جب ہائی کورٹ کے ایک جج کو بھری عدالت میں لعنت ملامت کی جاتی، اور اس صورت حال سے پریشان جسٹس ورما نے اپنا استعفیٰ لکھ مارا اور اسے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو بھجوادیا۔ اور اس کی ایک کاپی چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کو بھجوادیا۔ ہندستان میں اب تک کسی بھی جج کی لعنت ملامت نہیں ہوئی ہے لیکن مودی راج میں یہ بھی دیکھنے کو مل جاتا اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو لازم ہے کہ وقت رہتے الہ آباد ہائی کورٹ کے دوسرے ججوں کی بھی اسکریننگ کرائے تا کہ پتہ چلے کہ یوگی راج اور مودی راج میں کتنے جج کے عہدے کو اسی طرح سے بدنام کر رہے ہیں۔ جسٹس ورما نے اپنے استعفیٰ نامہ میں یہ بھی لکھا کہ "میں سپریم کورٹ پر مزید بوجھ بننا نہیں چاہتا لہذا میں اپنا استعفیٰ پیش کر رہا ہوں اور مجھے اپنا استعفیٰ لکھتے ہوئے بے حد افسوس اور ملال ہوا ہے کہ میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے اپنا استعفیٰ پیش کر رہا ہوں۔ یہ صورتحال اس وقت پیدا ہوئی جب پارلیمنٹ میں ان کے خلاف لعنت ملامت کی تحریک شروع ہونے والی تھی جب انہوں نے سپریم کورٹ کے دیئے گئے فیصلے کو دو دو مرتبہ چیلنج کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے خلاف ایک رٹ پٹیشن اگست 2025 میں ڈسمس کردی گئی تھی۔ 16 جنوری کو سپریم کورٹ نے پارلیمنٹ کو اس کی اجازت دیدی تھی کہ وہ جسٹس ورما کے خلاف پارلیمنٹ میں لعنت ملامت کی تحریک لائے لیکن اس لعنت ملامت کی تحریک کو بھی اسپیکر اوم برلا پر منحصر ہے کہ وہ اس قسم کی کوئی تحریک لانے کی اجازت دیں۔ 21 جولائی کو تقریباً 100 ممبران پارلیمنٹ نے جسٹس ورما کے خلاف تحریک لانے پر زور دیا تھا لیکن جسٹس ورما نے اسپیکر کے فیصلے کو عدالت میں چیلنج کردیا تھا جنہوں نے ایک کمیٹی کو اس کی اجازت دی تھی کہ وہ پورے طور پر جسٹس ورما کے بارے میں چھان بین کرے اور اس کی مفصل رپورٹ ان کو پیش کی جائے۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ جس وقت 100 ممبران لوک سبھا نے جسٹس ورما کے خلاف تحریک لانے پر زور دیا تھا اسی دن 50 راجیہ سبھا ممبروں نے بھی اس پر زور دیا تھا کہ وہ جسٹس ورما کے خلاف چھان بین کرانے کی حمایت کرتے ہیں۔ اس وقت کے چیئر مین راجیہ سبھا نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکڑ سے کہا گیا تھا کہ اس معاملے میں وہ پیش رفت کرائیں۔ جسٹس ورما نے تشکیل شدہ انکوائری کمیٹی کو عدالت میں چیلنج کردیا تھا اور کہا تھا کہ راجیہ سبھا کے چیئر مین کی منظوری کے بغیر چھان بین کرنے والے اس کمیٹی کو وہ تسلیم نہیں کرتے۔ پھر گزشتہ سال 7 اگست کو سپریم کورٹ نے جسٹس ورما کے پٹیشن کو ڈسمس کردیا اور تین رکنی چھان بین کمیٹی کی تشکیل کی جس کے بعد جسٹس ورما کا استعفیٰ سامنے آیا۔ (خ الف ف)

تاریخ شاہد ہے کہ اسرائیل امن کا دشمن اور دہشت گردی کا حامی ہے... سہیل انجم

ایران پر امریکہ و اسرائیل کے بلا جواز حملوں نے پوری دنیا کو جس طرح مصائب میں گرفتار کیا ہے اس کی مثال کم ہی ملے گی۔ امریکہ اور اسرائیل کا الزام ہے کہ ایران یورینیم کی افزودگی کر رہا ہے اور وہ ایٹم بنا رہا ہے۔ لہٰذا وہ امریکہ اور اسرائیل سمیت پوری دنیا کے لیے خطرہ ہے۔ امریکہ نے برسوں قبل ایران پر اقتصادی پابندیاں عاید کیں جس کے نتیجے میں اس کی معیشت تباہ و برباد ہوگئی۔ امریکہ نے دنیا بھر کے بینکوں میں جمع شدہ ایران کے مالی اثاثے کو بھی منجمد کردیا۔ لہٰذا ملک میں بے روزگاری عام ہوگئی۔ حالانکہ ایران ایٹم بم بنانے کے الزام کی تردید کرتا رہا ہے۔ بہر حال اس معاملے پر امریکہ اور ایران میں مذاکرات چل رہے ہیں جن میں عمان ثالث کا کردار ادا کر رہا تھا۔ ایران نے امریکہ کی بہت سی شرائط تسلیم کرلی تھیں۔ یہاں تک کہ اس نے ساڑھے تین ہزار کلو گرام یورینیم امریکہ کے حوالے کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کر دی تھی۔ عمان نے بیان دیا کہ جلد ہی امریکہ اور ایران میں معاہدہ طے پا جائے گا۔ لیکن اسی درمیان 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملہ کردیا۔ اسرائیل کے کہنے پر امریکہ نے احمقانہ قدم اٹھالیا۔ لہٰذا ایک خطرناک جنگ شروع ہوگئی۔ حالانکہ امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس اس جنگ کے حق میں نہیں تھے۔ انھوں نے بیان بھی دیا کہ اسرائیل نے امریکہ کو اس جنگ میں پھنسایا ہے۔ چالیس روز تک چلنے والی اس جنگ کے نتیجے میں دنیا میں ہاہا کار مچ گیا۔ تیل اور گیس کی قیمتیں آسمان پر پہنچ گئیں۔ پوری دنیا میں ان کی قلت ہوگئی۔ جنگ سے امریکہ، ایران اور اسرائیل میں زبردست تباہی ہوئی۔ اس سلسلے کی تمام تفصیلات میڈیا میں موجود ہیں اور قارئین ان سے واقف ہیں۔ بہر حال قصہ مختصر یہ کہ امریکہ اور ایران میں جنگ بندی ہوگئی۔ جنگ بندی کے لیے ایران نے جو شرائط رکھی تھیں ان میں لبنان میں جنگ بندی بھی شامل تھی۔ لیکن اسرائیل نے اسے نہیں مانا اور سیز فائر کے فوراً بعد ہی لبنان پر اتنے حملے کیے کہ ملک کا بہت بڑا حصہ نیست و نابود ہوگیا۔ دس منٹ کے اندر سو بم گرائے گئے۔ تین سو کے آس پاس افراد ہلاک ہوئے اور کئی سو زخمی ہوگئے۔ اسرائیل کے اس قدم نے پوری دنیا میں ایک بار پھر تشویش کی لہر دوڑا دی اور ایسا سمجھا جانے لگا کہ پندرہ دنوں کے لیے ہونے والا سیز فائر ٹوٹ جائے گا۔ لیکن بہر حال پاکستان میں امریکہ اور ایران کے مابین مذاکرات ہوئے۔ دراصل اسرائیل سیز فائر کے حق میں نہیں تھا۔ وہ چاہتا ہے کہ ایران کا وجود مٹ جائے۔ ایران بھی چاہتا ہے کہ دنیا اسرائیل کے وجود سے پاک ہو جائے۔ بنجامن نیتن یاہو نے اسی لیے لبنان پر اتنے حملے کیے تا کہ ایک تو سیز فائر ٹوٹ جائے اور دوسرے ایک بار پھر جنگ شروع ہو جائے۔ لیکن بہر حال اس کی یہ خواہش سردست پوری ہوتی نظر نہیں آرہی ہے۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے جب اسرائیل نے کسی بھی امن مشن کو ناکام بنایا ہے۔ یہ اس کی تاریخ رہی ہے۔ وہ دہشت گردی میں ملوث رہا ہے اور امریکہ کی پشت پناہی میں دہشت گردانہ وارداتیں انجام دے کر ایک طرف اہل فلسطین کا قتل عام کرتا رہا ہے اور دوسری طرف پوری دنیا کے مسلمانوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرتا رہا ہے۔ آیئے اسرائیل کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ جب ہم اس کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ وہ کوئی بہت زیادہ قدیم نہیں ہے۔ برطانیہ نے 1917 میں ترکوں کو شکست دے کر فلسطین پر قبضہ کرلیا اور وہاں یہودیوں کے لیے ایک الگ وطن کے قیام کی باضابطہ مہم شروع ہوگئی۔ اس نے 1939 میں وائٹ پیپر جاری کر کے 1940 سے 1944 کے درمیان ہر سال وہاں دس ہزار یہودیوں کو آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس نے ہنگامی حالات میں پچیس ہزار یہودیوں کے نقل مکانی کی بھی اجازت دے دی۔ لیکن اس کے بعد یہودی ریاست کے قیام کی جدو جہد دہشت گردی میں بدل گئی۔ نتیجتاً 14 مئی 1948 کو ایک یہودی رہنما ڈیوڈ بن گورین نے اسرائیل کی آزادی کا اعلان کردیا۔ وہ کٹر یہودی قوم پرست تھا۔ آزادی کے اعلامیہ پر دستخط کرنے والا وہ پہلا شخص تھا۔ وہ فلسطین میں یہودیوں کا عملی سربراہ بن گیا۔ اسے اسرائیل کا بانی کہا جاتا ہے۔ وہ اسرائیلی ریاست کا پہلا وزیر اعظم اور پہلا وزیر دفاع ہوا۔ وہ 1963 میں سرکاری ذمہ داریوں سے علیحدہ ہوا اور 1970 میں سیاست سے سبکدوش ہوگیا۔ اس درمیان اقوام متحدہ نے یہودی اور عرب ریاستوں کے قیام کی باقاعدہ منظوری دے دی۔ اس طرح اس کو عالمی سطح پر جواز عطا کردیا گیا اور امریکہ نے فوراً اسے تسلیم کرلیا۔ ان واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک عالمی سازش کے تحت سرزمین فلسطین پر عرب دشمن اسرائیل نامی خاردار اور زہریلے پودے کو کھاد پانی دے کر ایک تناور درخت بنادیا گیا۔ برطانیہ نے دنیا بھر کے یہودیوں کو لا کر فلسطین میں بسایا اور ان کی ایک پرائیویٹ فوج بنوائی۔ اقوام متحدہ کے ذریعے ان کو فلسطین کا 65 فیصد علاقہ دلوا دیا گیا۔ یہودیوں نے 1948 کی خانہ جنگی میں فلسطین کے 87 فیصد علاقے پر قبضہ کر لیا۔ پھر 1967 میں اس قبضے کو اور توسیع دی گئی۔ اسرائیل اور پی ایل او کے رہنما یاسر عرفات کے درمیان ہونے والے اوسلو معاہدے کے تحت فلسطینیوں نے صرف 22 فیصد علاقے میں اپنی حکومت بنانے کی بات قبول کر لی۔ لیکن اسرائیل عملاً اس کے لیے بھی تیار نہیں تھا۔ اسرائیلی ہٹ دھرمی کے خلاف فلسطینیوں نے مزاحمت شروع کر دی۔ ادھر اسرائیل نے فلسطین کو ایک کھلی جیل میں بدل کردیا۔ انتخابات کے نتیجے میں مزاحمتی گروپ حماس نے غزہ میں کامیابی حاصل کی اور اپنی حکومت قائم کی۔ جبکہ مغربی پٹی پر محمود عباس کے الفتح گروپ نے حکومت بنائی۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی اگر کوئی گروپ انتخابات کی بنیاد پر برسر اقتدار آتا ہے تو اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن مغربی طاقتوں نے حماس کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ دہشت گرد نہیں بلکہ ایک مزاحمتی تحریک ہے۔ ادھر اسرائیل نے فلسطینیوں پر اپنے مظالم کی انتہا کر دی۔ ان پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ جس نے بھی آواز اٹھائی اسے جیل میں ڈال دیا گیا جہاں اذیت کی انتہا ہونے لگی۔ غرضیکہ فلسطینیوں کا جینا دوبھر ہوگیا۔ مجبور ہو کر حماس نے سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر ایک منظم حملہ کر دیا۔ اس حملے کے پیچھے اسرائیلی ظلم و بربریت کی ایک لمبی داستان ہے۔ فلسطینی مزاحمت کو بین الاقوامی قانونی حمایت حاصل ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت مقبوضہ علاقے کے لوگوں کو ایک طرف تو مزاحمت کا پورا حق حاصل ہے اور دوسری طرف قابض طاقت کو کسی بھی طرح کی کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس کے باوجود اسرائیل نے ظلم و زیادتی کی ساری حدیں پار کر دیں۔ بچوں اور عورتوں سمیت لاکھوں لوگوں کو قتل اور زخمی کیا گیا۔ سیکڑوں مسجدیں شہید کر دی گئیں۔ دسیوں چرچ تباہ کر دیے گئے۔ تمام اسپتال نیست و نابود کر دیے گئے۔ سینکڑوں اسکول تباہ ہو گئے اور غزہ کی تمام گیارہ یونیورسٹیوں کو زمین بوس کر دیا گیا۔ وہاں کے لوگوں کے لیے کھانا، پانی، بجلی اور ادویات کا باہر سے آنا بھی بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے وہاں بھکمری کی حالت ہے اور مختلف قسم کی بیماریاں پھیل گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے اکثر ممالک اور قومیں اسرائیل کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ دسیوں ملکوں نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات توڑ لیے ہیں یا سفیر واپس بلا لیے ہیں۔ بہت سے ممالک نے فلسطین کو ایک باقاعدہ ملک کے طور پر تسلیم کرلیا ہے اور ایک درجن سے زیادہ ملکوں نے اسرائیل کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں نسل کشی کا کیس دائر کر دیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بین الاقوامی عدالت کی طرف سے اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع گالانٹ کے خلاف انٹرنیشنل گرفتاری وارنٹ بھی جاری ہو چکا ہے۔ کئی ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر وہاں نیتن یاہو گئے تو انھیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ صہیونی افواج اہل غزہ پر جو مظالم ڈھا رہی ہیں ان کی مثال بہت کم ملے گی۔ بچی کھچی غزہ کی آبادی لولی لنگڑی اور معذور ہو چکی ہے۔ ستم رانی کی انتہا ہے کہ معصوم بچوں کی لاشیں بھی اسرائیل اور اس کے حامیوں کے دلوں کو افسردہ نہیں کر پاتیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اب انسانیت کے سینے میں دل نہیں رہا۔ اگر دل ہے بھی تو وہ پتھر کا بن چکا ہے۔ یوکرین میں بچوں کے ایک اسپتال پر بمباری ہوئی تو پوری دنیا چیخ اٹھی۔ لیکن ہزاروں فلسطینی بچوں کے قتل عام سے دنیا کا ضمیر بیدار نہیں ہوا اور اس کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہ تفصیلات اس بات کی شہادت دینے کے لیے کافی ہیں کہ اسرائیل کا وجود دہشت گردی کا مرہون منت ہے۔ اس کی پوری تاریخ دہشت گردی سے عبارت ہے۔

☆

رنگِ چمن

ایس آئی آر کا مرحلہ مکمل ہوا لیکن........؟

افضال انصاری

مغربی بنگال میں ایس آئی آر (SIR) کی کاروائی پوری ہوگئی۔ یہ 4 نومبر 2025 میں شروع ہوئی اور 5 اپریل 2026 کو ختم ہوئی مگر اس میں ایک سوالیہ نشان لگ گیا ہے کہ یہ کہاں تک درست ہے۔ بے شمار ووٹر ایسے ہیں جن کے نام کٹ گئے۔ ان میں ہر عمر، طبقہ اور فرقے کے لوگ شامل ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے پہلے کئی بار پارلیمنٹ اور اسمبلی کے انتخابوں میں ووٹ دیا مگر اس ایس آئی آر میں انہوں نے اپنا یہ جمہوری اور دستوری حق کھو دیا۔ ایک ہی گھر اور خاندان میں کسی کا نام ووٹر لسٹ (Voter List) میں ہے تو کسی کا نہیں ہے۔ والدین کے ہیں مگر بیٹے اور بیٹی کے کٹ گئے۔ کہیں اولاد کے نام ہیں تو ماں باپ کے خارج ہو گئے۔ ایسا کیوں اور کیسے ہوا یہ وضاحت آج تک سامنے نہیں آئی۔ جن کے نام نہیں آئے وہ اس کی بحالی کیلئے کافی فکر مند اور اندیشے میں ہیں۔ وہ اپیل دائر کرنے کیلئے لازمی دستاویزوں کے ساتھ ٹریبونل آفس کے باہر صبح سے لائین میں کھڑے رہتے ہیں۔ ٹریبونل میں ان ووٹروں کے معاملے زیر غور ہیں جن کے نام نہیں آئے۔ پچھلے 24 مارچ سے 2 اپریل کے درمیان 8 ضمیمے (Supplementary) شائع ہوئے اور ہر ایک کے آخر میں یہ ذکر ہے کہ جن کے نام خارج ہوئے ہیں وہ 15 دن کے اندر اپیل دائر کر سکتے ہیں۔ اپیل آف اور آن لائین دونوں صورتوں میں ہوسکتا ہے۔ 15 روز کی مہلت سب کیلئے یکساں ہے اور اس تاریخ سے جوڑی جائے گی جس تاریخ کو ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اس حساب سے 24 مارچ کے درخواست گذاروں کی اپیل کی آخری تاریخ 7 اپریل جب کہ 2 تاریخ والوں کی 15 اپریل ہے۔ ٹریبونل میں اپیل منظور ہوا تو نام بحال ہوجائے گا اور وہ ووٹر ہو جائیں گے لیکن اس الیکشن میں وہ اپنا حق استعمال نہیں کر سکتے۔ جب فہرست اپ ڈیٹ (Up-date) ہوگی تو نام شامل ہو جائے گا۔

الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال کے تمام 294 حلقوں کے ووٹر لسٹ کو منجمد (Freeze) کردیا ہے۔ اب ان میں ایک بھی نیا نام داخل نہیں کیا جا سکتا۔ جن 152 حلقے میں الیکشن پہلے مرحلے یعنی 23 اپریل کو ہے ان کی فہرست 6 اپریل کو منجمد ہوئی اور جن 142 سیٹ میں 29 کو ہے وہاں 9 اپریل کو کی گئی۔ انتخابی فہرست مکمل ہے اور اب کسی کا نام نہ چڑھے گا اور نہ کٹے گا۔ دونوں مرحلوں کے انتخابات ان پر ہی ہوں گے۔ ہر حلقے کی فہرست میں جن کے نام ہیں صرف انہیں ووٹ دینے دیا جائے گا اور جن کے نہیں ہیں وہ 2026 کے انتخاب میں اپنا دستوری حق استعمال کرنے سے محروم رہ جائیں گے۔ ووٹر لسٹ کے منجمد کرنے کو لے کر سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس کی سماعت سوموار 13 اپریل کو ہے۔

ووٹر لسٹ کے جائزے سے یہ سچائی سامنے آتی ہے کہ بنگال کے مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ سب سے زیادہ نام ان کے ہی کٹے ہیں۔ یہ محشر مرشدآباد اور مالدہ میں سب سے زیادہ برپا ہوا ہے کہ ہمیں ووٹ نہیں دیتے تو حق رائے دہندگی سے محروم کردو۔ پھر دیکھیں گے کہ کس کا پلہ بھاری ہوتا ہے۔

اس دستوری حقیقت (Constitutional Fact) سے ہر کوئی واقف ہے کہ ووٹ صرف وہ دے سکتا ہے جن کے فہرست میں نام ہیں۔ اس میں کوئی تحریف نہیں ہوسکتی۔ جن کے نام نہیں آئے وہ بہت مایوس اور مرجھائے ہوئے ہیں۔ ان کی دل شکستگی کا یہ عالم ہے کہ انہیں یقین نہیں آتا کہ ان کا ووٹ دینے کا حق چلا گیا۔ ظاہر ہے جس نے ہر الیکشن میں ووٹ دیا اور کبھی کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کیا وہ اس تلخ سچائی کو کیسے مان لے۔ ان کی امید پر تو بجلی گر گئی۔ وہ بے بسی کے احساس میں مبتلا ہیں۔ اگر صرف ووٹ دینے کی بات ہوتی تو خود کو سمجھا لیتے لیکن یہاں تو معاملہ کچھ اور ہے۔ جن کے نام نہیں آئے انہیں گھس پیٹھیے قرار دے کر ملک چھوڑنے کا کہا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے بنگال کے سابق صدر دلیپ گھوش نے انہیں وطن دشمن کہا ہے گویا انتخابی فہرست میں نام ہونا شہریت کا پیمانہ ہے۔

ایس آئی آر سے جو انتشار پھیلا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ایک گھر میں ایک خاندان کے درمیان کوئی ووٹ دے سکتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا ہے۔ اخباروں میں خبریں آ رہی ہیں اور سرگوشی بھی سنائی دے رہی ہے کہ جن کے نام نہیں چڑھے وہ الیکشن کے دن لازمی دستاویزیں لے کر اپنے پولنگ بوتھ جائیں گے اور پریسائیڈنگ افسر Presiding (Officer) سے اجازت طلب کریں گے کہ ان کو ووٹ دینے دیا جائے۔ جوکھم اُٹھانے سے کیا فایدہ۔ یہ خطرہ نہ مولنا ہی بہتر ہے۔ یہ ایک فضول اور ناکام کوشش ہوگی۔ اول اس لیے کہ گیٹ پر تعینات حفاظتی دستہ ان کو اندر جانے نہیں دے گا اور بالفرض وہ جانے میں کامیاب ہو گئے تو الیکشن افسر اسے نکال باہر کرے گا۔ یہ اس کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ وہ کسی کو ووٹ دینے کی اجازت دے۔ وہ کون ہوتا ہے یہ حق دینے والا۔ فہرست سے باہر کوئی ووٹ نہیں دے سکتا۔ یہ ناجائز اور غیر قانونی ہے۔

ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک نامکمل لسٹ پر قانون ساز اسمبلی کا انتخاب ہو رہا ہے۔ یہ ذمہ داری مرکزی الیکشن کمیشن کی ہے کہ انتخابی فہرست کو صحیح وقت پر تیار کرے تاکہ ووٹ میں خلل نہ پڑے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بے شمار لوگ تقریباً 27 لاکھ مستحق رائے دہندگان اپنے جمہوری اور دستوری حق سے محروم ہیں۔ بنگال کے ایس آئی آر پر سابق چیف الیکشن کمشنر (CEC) یعقوب قریشی اور مشہور صحافی کرن تھا پر کے درمیان بات چیت کا ڈیڑھ منٹ کا ایک کلپ (Clip) سوشل میڈیا پر وائرل ہے۔ اس کے مطابق مستحق کو ووٹ کے حق سے محروم کرنا جمہوریت پر حملہ اور دستور مخالف ہے۔ قریشی صاحب نے دستور کے دفعہ 326 کے حوالے سے یہ کہا کہ ووٹ دینا دستوری حق (Constitutional Right) اور انتخابی فہرست میں نام اندراج کرانا دستوری ذمہ داری (Constitutional Obligation) ہے۔ اگر ووٹر کے نام کے اندراج کو لے کر کوئی قانونی سوال کھڑا ہوا ہو تو اس کو نپٹانا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ جب تک یہ نپٹ نہ جائے وہ ووٹر رہے گا اور اس کا حق باطل نہیں ہوسکتا۔ اس نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو جن کے نام نہیں آئے وہ اب بھی ووٹر ہیں۔ آج 13 اپریل کو اس معاملے پر سپریم کورٹ میں بحث ہے۔ سب کی نگاہیں وہیں لگی ہیں۔

مغربی ایشیا: دنیا تصادم کے دہانے پر

مغربی ایشیا اس وقت ایک ایسے تزویراتی موڑ پر ہے جہاں سے اٹھنے والے جنگ کے بادل پوری دنیا کو ایک ہمہ گیر تصادم کے دہانے پر لے آئے ہیں۔ ایران اور امریکہ۔ اسرائیل کے درمیان جاری جنگ پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرش کا حالیہ انتباہ کہ "دنیا ایک بڑی جنگ کے دہانے پر ہے"، عالمی سلامتی کے لیے ایک حتمی خطرے کی گھنٹی ہے۔ بین الاقوامی طاقتوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اس خطے میں استحکام محض علاقائی ضرورت نہیں بلکہ عالمی معیشت کی شہ رگ ہے۔ شہریوں اور بنیادی ڈھانچے پر ہونے والے اندھا دھند حملے نہ صرف انسانی حقوق کی پامالی ہیں بلکہ ان سے وہ عالمی سپلائی چینز بھی متاثر ہو رہی ہیں جن پر توانائی درآمد کرنے والے ممالک کا انحصار ہے۔ گوتیرش کے مطابق، جب آبنائے ہرمز جیسے حساس راستوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے، تو اس کا براہ راست اثر دنیا کے غریب ترین طبقوں کی سانسوں پر پڑتا ہے۔ موجودہ بحران کا حل صرف اس صورت میں ممکن ہے جب بین الاقوامی برادری اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کو اپنی واحد بنیاد تسلیم کرے۔ کسی بھی پائیدار حل کے لیے ریاستوں کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور خاص طور پر ایران سمیت تمام فریقین کی جوہری تنصیبات کا تحفظ بنیادی شرط ہے۔

علاوہ ازیں، عالمی قیادت کو تشدد کے فوری خاتمے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جنگ بندی کی کوششیں تیز کرنی ہوں گی۔ سفارتی ذرائع سے تنازعات کے حل کو ترجیح اور اشتعال انگیزی سے گریز کرنا ہوگا اور عالمی معاشی مفادات کو علاقائی جنگی جنون پر بھینٹ چڑھانے سے روکنا ہوگا۔

قیامِ امن کے لیے سفارتی کوششیں

جنگ کی انتہائی سنگین صورتحال کے پیش نظر سفارت کاری محض ایک آپشن نہیں بلکہ عالمی بقا کا واحد راستہ ہے۔ اس صورتحال نے اقوام متحدہ کے سربراہ کو مجبور کیا ہے کہ وہ روایتی بیانات سے ہٹ کر ہنگامی سفارتی مداخلت کا راستہ اختیار کریں۔ لہٰذا، سیکرٹری جنرل گوتیرش نے ژاں آرنو کو اپنا ذاتی ایلچی مقرر کیا ہے تاکہ وہ خطے میں قیام امن کے لیے جاری کوششوں کی براہ راست قیادت کر سکیں۔ سلامتی کونسل کے اجلاس میں اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل خالد خیری نے واضح کیا کہ مغربی ایشیا خطرناک ترین موڑ پر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ امریکہ اور اسرائیل اس جنگ کو فوری طور پر بند کریں جو عالمی معیشت اور انسانیت کے لیے زہر قاتل بن چکی ہے۔ ایران پڑوسی ممالک (بحرین، کویت، عمان، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور اردن) پر حملے فوری طور پر بند کرے۔

انسانی بحران اور جبری نقل مکانی

انسانی بحران کے اعداد و شمار محض خشک شماریات نہیں بلکہ بکھری ہوئی زندگیوں اور تباہ شدہ مستقبل کے نوحے ہیں۔ اقوام متحدہ کے امدادی رابطہ کار ٹام فلیچر کے مشاہدات اس انسانی المیے کی سنگینی کو واضح کرتے ہیں، جہاں لاکھوں لوگ محض اپنی جان بچانے کی خاطر "خالی ہاتھ" ہجرت پر مجبور ہیں۔ لبنان اور اسرائیل کے درمیان جاری تصادم نے 10 لاکھ سے زائد لبنانیوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ شہری انفراسٹرکچر کی دانستہ تباہی نے نہ صرف پناہ گاہوں کو ختم کیا ہے بلکہ ایک پوری نسل کو سماجی اور معاشی طور پر مفلوج کر دیا ہے۔ ایک لاکھ 80 ہزار شامی شہری، جو پہلے لبنان میں پناہ گزین تھے، اب جنگ کے خوف سے دوبارہ غیر مستحکم شام کی طرف لوٹنے پر مجبور ہیں۔ 25 ہزار لبنانی پناہ گزین سرحد پار کر کے شام میں پناہ کی تلاش میں ہیں۔ یہ جبری نقل مکانی عالمی سطح پر وسائل کی تقسیم اور سماجی استحکام کے لیے ایک نیا چیلنج بن چکی ہے۔

توانائی کی سلامتی اور آبنائے ہرمز

عالمی معیشت کی معدنی ایندھن سے جڑی وابستگی اب ایک ماحولیاتی خطرے سے بڑھ کر "قومی سلامتی کا بحران" بن چکی ہے۔ تزویراتی طور پر، یہ حقیقت اب روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ توانائی کے لیے ایسے خطوں پر انحصار کرنا جو مستقل مسلح تنازعات کی زد میں ہوں، عالمی معیشت کو خودکشی کی طرف لے جانے کے مترادف ہے۔

آبنائے ہرمز، جہاں سے دنیا کی 20 فیصد تیل اور گیس کی ترسیل ہوتی ہے، اب ایک جنگی زون میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ایران، امریکہ اور اسرائیل کی کشیدگی نے اس راستے کو جہاز رانی کے لیے غیر محفوظ بنا دیا ہے، جس کے نتیجے میں برینٹ خام تیل کی قیمتیں عالمی منڈیوں کو لرزا رہی ہیں۔ اقوام متحدہ سربراہ کے مطابق، توانائی کی منتقلی اب محض ایک "گرین" ایجنڈا نہیں بلکہ ایک "سیکورٹی تقاضہ" ہے۔ دنیا کو اپنی خودمختاری برقرار رکھنے کے لیے فوری طور پر قابل تجدید توانائی (شمسی، ہوائی اور آبی) کی طرف منتقل ہونا ہوگا تاکہ قومی معیشتوں کو بیرونی جنگی اثرات سے علیحدہ کیا جا سکے۔

غذائی تحفظ کا بحران

توانائی اور خوراک کا باہمی ربط ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک مہلک جال بن چکا ہے۔ جب توانائی کی قیمتیں بڑھتی ہیں، تو کھاد، پیداوار اور نقل و حمل کی لاگت میں اضافہ براہ راست غریب ترین ممالک کی غذائی سیکورٹی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او) کے مطابق، دنیا کے 17 غریب ترین ممالک اس وقت ایک "ناقابل حل معاشی شکنجے" میں پھنس چکے ہیں۔ ان ممالک کی اناج کی ضروریات کا 30 فیصد سے زائد حصہ درآمدات پر مبنی ہے، جبکہ ان کی برآمدی آمدن کا نصف سے زیادہ حصہ صرف خوراک خریدنے میں صرف ہو جاتا ہے۔ بیرونی قرضوں کے بوجھ نے ان ممالک کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ایندھن کی قیمتوں کے اس جھٹکے کو سہنے کی سکت نہیں رکھتے۔

برینٹ خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کا تباہ کن سلسلہ جاری ہے اور غریب گھرانے مہنگے ایندھن سے تنگ آ کر دوبارہ کوئلے اور لکڑی کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اس عمل سے شدید ماحولیاتی بگاڑ اور صحت کے مسائل جیسے طویل المدتی نقصان ہوں گے۔

توانائی کی بچت کے لیے سخت اقدامات

تزویراتی لچک کا تقاضہ ہے کہ ریاستیں بحرانی صورتحال میں اپنی بقا کے لیے فوری اور سخت اقدامات کریں۔ ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک نے اس معاشی جنگ میں زندہ رہنے کے لیے ہنگامی اقدامات اپنائے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ توانائی کی بچت اب ایک قومی سلامتی کی پالیسی بن چکی ہے۔ بنگلہ دیش، کمبوڈیا، ایتھوپیا، میانمار اور سینیگال جیسے ممالک ایندھن کی بچت اور بقا کے لیے کفایت شعاری مہم اور ایندھن کے محدود و موثر استعمال کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پبلک ٹرانسپورٹ کا فروغ، ملازمین کی شفٹیں، ٹیکسوں میں کمی اور سبسڈیز کی فراہمی جیسے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں۔

انتخاب کا وقت: باہمی بقا یا معاشی تباہی

مغربی ایشیا کا یہ تنازع اس حقیقت کا عکاس ہے کہ جدید دور کی جنگیں کسی جغرافیائی قید میں نہیں رہتیں۔ خلیج فارس میں ہونے والی ایک عسکری کارروائی جنوبی ایشیا کے کسان کی لاگت اور افریقہ کے غریب گھرانے کے دسترخوان کا فیصلہ کرتی ہے۔ عالمی قیادت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ معاشی استحکام اور انسانی بقا کا راستہ بین الاقوامی قانون کی غیر مشروط پاسداری میں پنہاں ہے۔ تنازعات کبھی خود بخود ختم نہیں ہوتے؛ ان کا خاتمہ تب ہوتا ہے جب قائدین تباہی کے اوپر مذاکرات کو ترجیح دیتے ہیں۔ آج کا انتخاب سادہ مگر سنگین ہے: یا تو ہم بین الاقوامی چارٹر کے سائے میں مشترکہ بقا کا راستہ اختیار کریں، یا پھر ایک ایسی عالمی معاشی تباہی کے لیے تیار ہو جائیں جس کی قیمت نسلیں چکائیں گی۔

☆

محافظت جب جرم بن جائے!

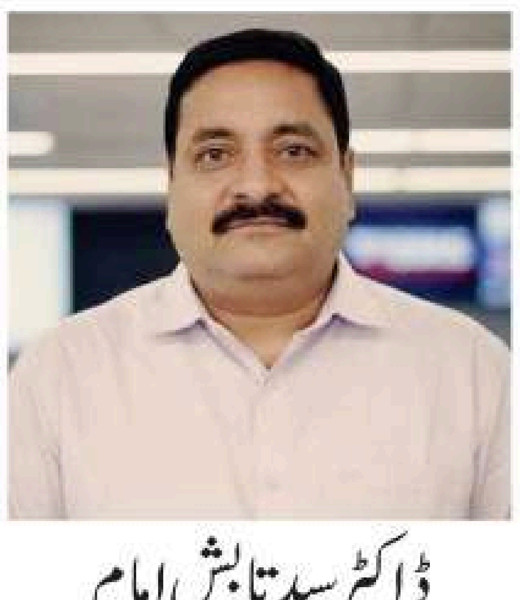

ڈاکٹر سید تابش امام

جب کوئی معاشرہ اپنے ہی آئین، اپنے اجتماعی ضمیر اور اپنی انسانی قدروں سے خوفزدہ ہونے لگے تو وہاں سب سے پہلا قتل سچ نہیں بلکہ انسانیت کا ہوتا ہے۔ ایسے سماج میں ظلم کے خلاف کھڑا ہونا بغاوت اور مظلوم کے ساتھ کھڑا ہونا جرم بنا دیا جاتا ہے۔ اخلاقی جرات، انسانی ہمدردی اور شہری فرض محض کتابی اصطلاحات رہ جاتی ہیں، جبکہ طاقت، ہجوم اور اکثریتی جذبات قانون کی نئی تعریف متعین کرنے لگتے ہیں۔ ہندوستان جیسے کثیر الثقافتی، کثیر مذہبی اور آئینی جمہوری ملک میں یہ کیفیت محض تشویش کا باعث نہیں بلکہ اجتماعی خود احتسابی کا تقاضہ کرتی ہے۔ اتراکھنڈ کے کوٹدوار میں پیش آنے والا حالیہ واقعہ اسی آئینی اور اخلاقی زوال کی ایک ہولناک مثال ہے، جہاں ایک بزرگ مسلم تاجر کی حفاظت میں کھڑا ہونے والا ایک نوجوان ہندو شہری، دیپک، کے لیے جرم بنا دیا گیا۔ یہ واقعہ کسی ایک فرد یا ایک شہر تک محدود نہیں، بلکہ یہ اس ہندوستان کے تصور پر سوالیہ نشان ہے جو آئین، انصاف اور انسانی وقار کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ دیپک کا قصور محض اتنا تھا کہ اس نے ہجوم کی جنونیت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کیا۔ اس نے مذہب، شناخت اور اکثریتی دباؤ سے اوپر اٹھ کر ایک بے بس انسان کا ساتھ دیا۔ یہ [illegible] کسی ایک فرد کے رد عمل کے طور پر نہیں بلکہ اس اجتماعی اقدار کا عکاس تھا جس پر کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ دیپک نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی، مگر المیہ یہ ہے کہ اسی کامیابی کو اس کے لیے جرم بنا دیا گیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ریاست اور شہری کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے۔ ایک طرف شہری ہے جو آئین کی روح کے مطابق انسانیت کو ترجیح دیتا ہے، اور دوسری طرف وہ ریاستی نظام جو طاقتور ہجوم کے دباؤ میں آکر انسانیت کے محافظ کو ہی قانون کے کٹہرے میں لا کھڑا کرتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جہاں [illegible] بے نقاب ہوتی ہے جو ضمیر کی آواز سے خوفزدہ رہتی ہے اور اخلاقی جرات کو اپنے لیے خطرہ سمجھتی ہے۔

قانونی شکنجہ اور شہری آزادیوں کی پامالی

اطلاعات کے مطابق دیپک کے خلاف سنگین دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی، جن کی نوعیت اور قانونی بنیادیں اب تک واضح نہیں ہو سکیں۔ نہ کوئی ٹھوس واقعہ سامنے آیا، نہ ایسے شواہد جن کی بنیاد پر سخت قانونی کارروائی کو درست قرار دیا جا سکے۔ اس کے باوجود قانون کو حرکت میں لایا گیا، گویا مقصد انصاف کی فراہمی نہیں بلکہ ایک مثال قائم کرنا ہو کہ آئندہ کوئی شہری ہجوم کے سامنے کھڑا ہونے کی جرات نہ کرے۔ [illegible] یہ ہے کہ دیپک کے تجارتی [illegible] کو اعلانیہ طور پر محصور کر دیا گیا۔ یہ طاقت کا وہ خاموش اور بے چہرہ استعمال ہے جو آئین کے آرٹیکل 19 میں دی گئی شہری آزادیوں، آزادیٔ اظہار، آزادیٔ تجارت اور آزادیٔ نقل و حرکت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ آئین کا آرٹیکل 19 [illegible] وقار کی [illegible] سکے۔ مگر [illegible] آزادیات [illegible] ان کا اطلاق صرف اسی وقت تک معتبر ہے جب تک وہ [illegible] اگر ایسا ہے تو جمہوریت اور آئینی ریاست کا دعویٰ محض ایک فریب بن جاتا ہے۔

خوف کا سایہ: جب خاندان بھی سزا بھگتے

دیپک کے خلاف کارروائی محض ایک فرد تک محدود نہیں رہی۔ اس کی قیمت اس کے پورے خاندان کو چکانی پڑ رہی ہے۔ زعفرانی تنظیموں کی مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں اور مسلسل ہراسانی نے ایسی فضا قائم کر دی ہے کہ دیپک کا گھر خوف کے حصار میں آ چکا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس کی بیٹی نے اسکول جانا چھوڑ دیا ہے۔ یہ خبر محض ایک گھریلو مسئلہ نہیں بلکہ ایک ریاستی ناکامی کا اعلان ہے۔ اگر ایک شہری کو آئینی فریضہ نبھانے کی سزا یہ ملے کہ اس کے بچے خوف کے سبب تعلیم سے محروم ہو جائیں، تو پھر سوال یہ ہے کہ ریاست آخر کس کے مفادات کی محافظ ہے؟ ہندوستان کا آئین نہ صرف جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے بلکہ اخلاقی جرات، باہمی ہمدردی اور انسانی وقار کی حفاظت کو بھی اپنا بنیادی مقصد قرار دیتا ہے۔ کوٹدوار کا واقعہ اس آئینی روح کے بالکل برعکس کھڑا نظر آتا ہے، جہاں ہجوم کو خوش رکھنے کے لیے قانون کو ہتھیار بنا دیا گیا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ریاست کا کردار محض انتظامی نہیں بلکہ اخلاقی بھی ہوتا ہے۔ ریاست کا فرض ہے کہ وہ کمزور شہری کو طاقتور ہجوم سے بچائے، نہ کہ ہجوم کی ناراضگی سے بچنے کے لیے شہری کو قربانی کا بکرا بنا دے۔

راہل گاندھی کی آواز اور قومی ضمیر کی گونج

اس پس منظر میں حزبِ اختلاف کے رہنما راہل گاندھی کا بیان غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ انہوں نے دیپک کو ''ملک کا ہیرو'' اور ''محبت کا امین'' قرار دے کر دراصل ہندوستان کے اجتماعی ضمیر کو مخاطب کیا ہے۔ ان کا یہ سوال کہ ''ہندوستان کن لوگوں کو اپنا آئیڈیل بنانا چاہتا ہے؟'' محض سیاسی بیان نہیں بلکہ ایک اخلاقی چیلنج ہے۔ پارلیمنٹ میں صدرِ جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تجویز کے دوران دیپک کے کردار کا حوالہ دیا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ معاملہ محض مقامی یا علاقائی نہیں رہا بلکہ قومی سطح پر زیرِ بحث آ چکا ہے۔ ایوان میں دیپک کو امن، محبت اور انسانیت کا پیامبر بتایا گیا اور اس پر درج مقدمات کی کھل کر مذمت کی گئی۔ یہ جمہوری سیاست کا وہ رخ ہے جو آئین کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے۔ اس کے برعکس، برسرِ اقتدار جماعت اور اس کے حامیوں کی خاموشی نہایت معنی خیز ہے۔ یہ خاموشی محض سیاسی مصلحت نہیں بلکہ ایک ایسے نظریاتی رویہ کی عکاس ہے جہاں انصاف کی تعریف اکثریتی بیانیہ کے تابع ہو چکی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہی خاموشی ماضی میں بھی کئی سانحات کا پیش خیمہ بنی ہے خواہ وہ 2002 کے گجرات فسادات ہوں یا 2020 کے دہلی فسادات۔ ہر جگہ ریاستی خاموشی نے ظلم کو تقویت دی اور مظلوم کو تنہا چھوڑ دیا۔

میڈیا پر پابندی: سچ پر پہرا

دیپک کے خلاف ایف آئی آر کے بعد کوٹدوار انتظامیہ کی جانب سے میڈیا کے داخلہ پر پابندی عائد کرنا اس معاملہ کو مزید سنگین بنا دیتا ہے۔ انتظامیہ نے اسے نظم و نسق برقرار رکھنے کی مجبوری قرار دیا، مگر سوال یہ ہے کہ خطرہ کس سے تھا؟ ایک شہری سے یا اس کے حق میں اٹھنے والی آوازوں سے؟ آزاد صحافت جمہوریت کا چوتھا ستون ہے۔ یہی وہ آئینہ ہے جس میں ریاست اپنا اصل چہرہ دیکھتی ہے۔ جب اس آئینے پر پردہ ڈال دیا جائے تو جمہوریت اندھی ہو جاتی ہے۔ ایمرجنسی کے دور سے لے کر حالیہ برسوں میں یو اے پی اے کے تحت صحافیوں کی گرفتاریوں تک، تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جہاں جہاں میڈیا کو خاموش کرایا گیا، وہاں وہاں سچ سب سے پہلے دفن ہوا۔ کوٹدوار کا واقعہ اسی سلسلے کی ایک تازہ اور تشویشناک کڑی معلوم ہوتا ہے۔

انتظامیہ کی ناکامی اور عدالتی اصول

یہ امر بھی کم افسوسناک نہیں کہ کوٹدوار انتظامیہ آج تک دیپک پر درج مقدمات کا کوئی ٹھوس، قانونی اور قابلِ فہم جواز پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کبھی قانون و انتظام کا حوالہ دیا جاتا ہے، کبھی امنِ عامہ کا، اور کبھی نامعلوم خطرات کا شوشہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ تمام دلائل بعد میں تراشے گئے محسوس ہوتے ہیں، جو کسی منصفانہ ریاستی عمل کے شایانِ شان نہیں۔ سپریم کورٹ بارہا یہ واضح کر چکی ہے کہ ایف آئی آر کی بنیاد جذبات، دباؤ یا عوامی اشتعال نہیں بلکہ شواہد ہونے چاہئیں۔ عدالتِ عظمیٰ کے متعدد فیصلوں میں یہ اصول دہرایا گیا ہے کہ قانون کا استعمال کسی فرد کو سبق سکھانے یا مثال بنانے کے لیے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر قانون اس مقصد کے لیے استعمال ہونے لگے تو پھر آئینی ریاست اور طاقت کی حکومت میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

اہم سوال: مذہب، قانون اور انسانیت

دیپک کا معاملہ چند قانونی دفعات یا انتظامی فیصلوں سے کہیں بڑا سوال کھڑا کرتا ہے۔ کیا آج کا ہندوستان شہریوں کو مذہب کی بنیاد پر بانٹ رہا ہے؟ کیا قانون اب انصاف کی ترازو نہیں بلکہ اکثریتی جذبات کی لاٹھی بنتا جا رہا ہے؟ اگر ایک ہندو نوجوان کا مسلمان بزرگ کے ساتھ کھڑا ہونا جرم بن جائے تو پھر ''سب کا ساتھ، سب کا وکاس'' جیسے نعروں کی اخلاقی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ یہ واقعہ ریاست اور سماج کے درمیان اعتماد کے رشتے کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ جب صحیح کام کرنے پر سزا اور غلط کو خاموش حمایت ملنے لگے تو اخلاقی جرات دم توڑ دیتی ہے۔ ایسے معاشرے میں افراد تو باقی رہتے ہیں، مگر اقدار ختم ہو جاتی ہیں، اور یہی کسی بھی قوم کے زوال کی سب سے خطرناک علامت ہوتی ہے۔

عدلیہ سے امید اور اجتماعی ذمہ داری

ایسے حالات میں عدلیہ کا کردار غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ جب ریاست آئینی حدود سے تجاوز کرتی ہے تو عدلیہ ہی وہ آخری امید بن کر سامنے آتی ہے جو کمزوروں کو سہارا دیتی ہے۔ دیپک کے معاملہ میں بھی یہی امید باقی ہے کہ انصاف سیاست، دباؤ اور اکثریتی شور سے بالاتر ہو کر اپنا راستہ خود بنائے گا۔ مگر یہ ذمہ داری صرف عدالتوں تک محدود نہیں۔ شہری سماج، صحافیوں، دانشوروں اور سیاسی جماعتوں کو بھی اپنی آئینی اور اخلاقی ذمہ داری نبھانی ہوگی۔ اگر آج دیپک کو تنہا چھوڑ دیا گیا تو کل کوئی بھی شہری محفوظ نہیں رہے گا۔ کیونکہ دیپک اب محض ایک فرد کا نام نہیں رہا بلکہ وہ ایک علامت بن چکا ہے، اس ہندوستان کی علامت جو نفرت کے شور میں بھی انسانیت کی آواز سننا چاہتا ہے۔ آج اصل سوال یہ نہیں کہ دیپک قصوروار ہے یا نہیں، بلکہ سوال یہ ہے کہ ہم کس ہندوستان کا انتخاب کرتے ہیں: خوف پر مبنی خاموشی کا یا انصاف پر مبنی جرات کا؟ یہ فیصلہ عدالتوں کو بھی کرنا ہے اور ہمیں بھی۔ کیونکہ جس دن محافظت جرم بن جائے، اس دن سماج صرف اخلاقی طور پر نہیں بلکہ تاریخی طور پر بھی اپنی بقا کا مجرم بن جاتا ہے۔

رابطہ۔۔۔۔۔9934933992

امریکہ اور ایران کے درمیان عمان میں مذاکرات

ڈاکٹر محمد عبدالرشید جنید

ایران اور امریکہ کے درمیان بات چیت کے مراحل کس نتیجہ پر پہنچے گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن اتنا ضرور ہے کہ امریکہ اور ایران دونوں بھی نہیں چاہتے ہیں کہ انکے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ ماضی قریب میں اسرائیل اور ایران کے درمیان ہونے والی 12 روزہ جنگ کا نتیجہ سامنے ہے۔ اسرائیل کو جس طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا یہ دنیا جانتی ہے۔ امریکہ نے ایران کے اہم جوہری ٹھکانوں پر حملے کئے، ایران نے بھی مشرقِ وسطیٰ میں موجود امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کو ترجیح دینے کی کوشش کی اگر امریکہ ایران پر مزید حملے کرتا تو مشرقِ وسطیٰ کے حالات انتہائی کشیدہ صورتحال اختیار کر لیتے ہی بلکہ عالمی سطح پر بھی حالات سنگین نوعیت اختیار کر لیتے۔ گذشتہ ماہ ایران میں معاشی زبوں حالی کے باعث ملک بھر میں عوامی احتجاج جاری تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام جاں بحق ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ احتجاجی مظاہرین کو جنہیں گرفتار کیا گیا ہے انکے خلاف سخت کارروائی کرنے اور انہیں پھانسی پر چڑھائے جانے کے فیصلے کو لے کر امریکہ نے سخت رویہ اختیار کیا اور ایرانی حکومت کو خبردار کیا کہ وہ اگر ایسا کریگا تو امریکہ اس پر حملہ کر دے گا۔ خیر ایران میں حالات کسی حد تک سنبھلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ عوامی احتجاج کو کچلنے کی ایرانی حکومت نے جس طرح کوشش کی ہے اسے سراہا نہیں جا سکتا کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں عام لوگوں کی ہلاکت حکومت کی ناکامی کو ظاہر کرتی ہے۔ ملک گیر احتجاج کو دبانے کیلئے خونریز کریک ڈاؤن کے بعد سے ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی عروج پر دکھائی دے رہی ہے۔ ان حالات میں امریکہ اور ایران کے درمیان جوہری معاملات پر مذاکرات ہونے والے ہیں اور یہ مذاکرات ابتداء جمعہ کو مسقط عمان میں منعقد ہو رہے ہیں ذرائع ابلاغ کے مطابق وائٹ ہاؤس نے ان مذاکرات کی تصدیق کی ہے۔ عرب نیوز نے خبر رساں ایجنسیوں کے حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے کہا ہے کہ 'ایران ایک مختلف نوعیت کی ملاقات چاہ رہا ہے جو ترکیہ کی تجویز کردہ ملاقات سے مختلف ہے، ایسی ملاقات جو صرف ایران کے جوہری پروگرام کے مسئلے پر مرکوز ہو اور جس میں صرف ایران اور امریکہ شرکت کریں۔' ذرائع ابلاغ کے مطابق نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اہلکار نے بتایا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے تصدیق کی ہے کہ امریکہ ترکیہ کے بجائے عمان میں ایران کے ساتھ اعلیٰ سطح کے مذاکرات میں شریک ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ 'کئی عرب اور مسلم رہنماؤں نے چہارشنبہ 4/ فبروری کو ٹرمپ انتظامیہ سے کہا تھا کہ وہ مذاکرات سے دستبردار نہ ہو، حتیٰ کہ ایرانی حکام نے مذاکرات کے دائرہ کار کو محدود کرنے اور جگہ تبدیل کرنے پر زور دیا تھا۔ اہلکار نے مزید بتایا کہ 'وائٹ ہاؤس اب بھی مذاکرات کی کامیابی کے بارے میں بہت شکوک و شبہات کا شکار ہے تاہم خطے میں اتحادیوں کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منصوبے میں تبدیلی کو قبول کرتے ہوئے آگے بڑھنے پر رضامند ہے۔ اس سے ایک روز قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ اس وقت ایران کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں جبکہ امریکہ نے بحیرہ عرب میں ایران کا ایک ڈرون بھی مار گرایا ہے۔ منگل 3/ فبروری کو وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ 'وہ مذاکرات کر رہے ہیں۔' تاہم مزید تفصیلات نہیں بتائیں۔ اس سے قبل صدر ٹرمپ نے خبردار کیا تھا کہ جنگی جہاز ایران کا رخ کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق 'اگر بات معاہدے تک نہ پہنچ سکی تو پھر تلخ چیزیں سامنے آئیں گی۔' ایران کے صدر نے بھی منگل کو اس امر کی تصدیق کی کہ انہوں نے 'دوست ممالک کی حکومتوں' کی جانب سے درخواست کے بعد امریکہ کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ صدر ایران مسعود پزشکیان نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ 'میں نے اپنے وزیر خارجہ کو ہدایت کی ہے بشرطیکہ مناسب اور خطرات سے پاک ماحول موجود ہو اور منصفانہ طور پر مساوی مذاکرات کو آگے بڑھایا جائے۔' اب دیکھنا ہیکہ جمعہ 6/ فبروری کو ہونے والے مذاکرات کے بعد ایران اور امریکہ کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان تعلقات مزید بہتری کی طرف رواں دواں

گذشتہ چند سال قبل بعض حلقوں میں یہ سمجھا جا رہا تھا کہ سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو سکتے ہیں کیونکہ کم و بیش ایک صدی قبل خاندان سعود نے جس طرح ترک حکمراں کو عرب کے مختلف شہروں خصوصاً حجاز مقدس سے بے دخل کر کے مملکتِ سعودی عرب کا قیام عمل میں لایا تھا اور اس وقت جو معاہدہ کیا گیا تھا اس کے تحت ایک صدی کا عرصہ مکمل ہونے کے بعد ترکیہ حکمراں حجازِ مقدس کو دوبارہ حاصل کر لینگے لیکن مملکتِ سعودی عرب میں مضبوط سعود خاندان کی شاہی حکومت نے ایسا کچھ ہونے نہیں دیا اور ترک صدر رجب طیب اردغان کے ساتھ حالات سازگار بنائے رکھنے کی کوشش کی۔ چند برس قبل ترکی میں موجود سعودی سفارت خانے میں صحافی جمال خاشقجی کی دردناک موت کے بعد سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان حالات خراب ہوتے دکھائی دیئے لیکن ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان نے جس طرح اس پر قابو پایا اور اس مسئلہ کو حل کیا اسے دنیا جانتی ہے۔ ان حالات کے باوجود ترکیہ اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات بگڑنے کے بجائے استوار ہوتے گئے۔ سعودی شاہی حکومت اور ترکیہ کی رجب طیب اردغان حکومت نے مشرقِ وسطیٰ کے حالات کو پُر امن بنائے رکھنے کیلئے مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کی ہے۔ چہارشنبہ 4/ فبروری کو ترکیہ صدر رجب طیب اردغان نے اپنے دورہ سعودی عرب کے موقع پر کہا کہ اُن کا ملک سعودی عرب کے ساتھ قابلِ تجدید توانائی اور دفاعی صنعت سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مزید بلند سطح تک لے جانے کے لیے پُرعزم ہے۔ عرب نیوز کے مطابق ترکیہ کے صدر رجب طیب اردغان نے 3/ فبروری منگل کو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں سعودی ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان سے ملاقات کی اور اُن سے دوطرفہ تعلقات سمیت مختلف امور پر بات چیت کی۔ ترک صدر کے دفتر سے جاری ہونے والے بیان کے مطابق صدر اردغان نے سعودی ولیعہد کو یہ بھی بتایا کہ ترکیہ، شام میں استحکام کے لیے سعودی عرب کی حمایت جاری رکھے گا اور شام کی تعمیرِ نو کے لیے سعودی عرب کے ساتھ تعاون بھی کرے گا۔ صدر اردغان کے دورے کے بعد سعودی عرب اور ترکیہ کی جانب سے جاری کیے گئے مشترکہ بیان میں شامی حکومت کی جانب سے ملک کی علاقائی سالمیت کے تحفظ اور امن کے فروغ کے لیے ان اقدامات کو سراہا گیا۔ بیان میں شام کی سرزمین پر اسرائیلی خلاف ورزیوں کی مذمت کی گئی اور اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ شام کے تمام مقبوضہ علاقوں سے فوری طور پر انخلا کرے۔ سعودی عرب اور ترکیہ کے مشترکہ بیان میں سوڈان، فلسطینی علاقوں اور یمن میں امن اور استحکام کی بحالی پر زور دیا گیا، جبکہ غزہ میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہوئے فوری جنگ بندی اور اسرائیلی قبضے کے خاتمے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ ترکیہ نے یمن کا بحران حل کرنے کے لیے سعودی عرب کی کوششوں خاص طور پر ریاض میں منعقد کیے گئے جامع مذاکرات کو سراہا جس میں یمن کے تمام جنوبی دھڑوں کو اکٹھا کیا گیا۔ دونوں ممالک نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یمن میں ایسے اندرونی عناصر کی کسی بھی قسم کی حمایت کا مقابلہ کیا جائے جو ملک کی سلامتی اور استحکام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ بیان کے مطابق سعودی عرب اور ترکیہ نے سوڈان میں سویلین حکومت کے ذریعہ سیاسی عمل شروع کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ترکیہ کے صدر رجب طیب اردغان منگل کو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچے تھے جہاں شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ریاض ریجن کے ڈپٹی گورنر شہزادہ محمد بن عبدالرحمان نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ریاض کے میئر شہزادہ فیصل بن عبدالعزیز بن عیاف، وزیر تجارت ماجد القصبی اور دیگر سینیئر حکام بھی موجود تھے۔ دونوں ممالک کی جانب سے حالات پُرامن بنائے رکھنے کی کوشش ثمر آور ہو سکتی ہے اور موجودہ حالات میں ان ممالک کے حکمرانوں کا متحدہ لائحہ عمل عالمِ اسلام کیلئے ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر ضروری ہے۔

جنگ بندی کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری

ظالم اسرائیلی وزیراعظم اور فوج کی جانب سے غزہ پر جنگ بندی کے باوجود کسی نہ کسی بہانے حملے جاری ہے جس میں معصوم بچے خواتین سمیت سینکڑوں افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق گذشتہ دنوں اسرائیلی فضائی حملوں میں غزہ کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 24 فلسطینی جاں بحق ہو گئے، جن میں دو نومولود بچے بھی شامل ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق حملوں میں خواتین، بچوں اور ایک ڈیوٹی پر موجود طبی اہلکار کی بھی جان گئی۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں تین عسکری رہنماؤں کو ہدف بنایا گیا اور بعض کارروائیاں اس وقت کی گئیں جب غزہ میں موجود اس کے فوجیوں پر فائرنگ کی گئی، جس میں ایک اسرائیلی ریزرو فوجی شدید زخمی ہوا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق حملے فوری ردِعمل کے طور پر کیے گئے۔ غزہ کے شفا ہاسپٹل کے حکام کے مطابق شمالی غزہ کے طفاح علاقے میں ایک عمارت پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے کم از کم 11 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں خواتین اور بچے شامل تھے۔ اسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو سلمیہ نے سیز فائر پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ زمینی صورتحال سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جنگ رکی نہیں ہے۔ چہارشنبہ کو خان یونس کے المواسی علاقے میں ایک خیمے کو نشانہ بنائے جانے سے کم از کم تین افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مقامی طبی ذرائع کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں ایک پیرا میڈیک بھی شامل تھا۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ اس حملے میں حماس کے ایک کمانڈر کو نشانہ بنایا گیا اور شہریوں کو نقصان سے بچانے کی کوشش کی گئی۔ غزہ سٹی کے الشاطی پناہ گزین کیمپ میں بھی ایک حملے میں ایک شخص جاں بحق اور ایک زخمی ہوا۔ مجموعی طور پر چہارشنبہ کے روز ہونے والے حملوں میں کم از کم 38 افراد زخمی ہوئے۔ واضح رہے کہ اکتوبر 2025 میں نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے باوجود وقفے وقفے سے ہونے والے ان حملوں نے جنگ بندی کو شدید دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ غزہ کے صحت حکام کے مطابق جنگ بندی کے بعد سے اب تک اسرائیلی حملوں میں 556 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں نصف سے زائد خواتین اور بچے شامل ہیں، جبکہ اسرائیل کے مطابق اس دوران اس کے چار فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ ادھر رفح بارڈر کراسنگ پر آمد و رفت محدود بتائی جا رہی ہے، جہاں مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اگرچہ انسانی امداد میں کچھ اضافہ بتایا جا رہا ہے، تاہم جنگ بندی معاہدے کے کئی اہم نکات، جن میں غزہ کی تعمیرِ نو اور بین الاقوامی سیکیورٹی فورس کی تعیناتی شامل ہیں، تا حال تعطل کا شکار ہے۔ جنگ بندی معاہدہ کے بعد ظالم اسرائیلی وزیر اعظم اور فوج کو چاہیے تھا کہ وہ غزہ کے مظلوم عوام پر مزید حملے کرنے کے بجائے انہیں امداد فراہم کرنے والوں کو کھلی اجازت دی جاتی تاکہ مظلوم و بے کس عوام کم از کم اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد اپنی روزمرہ زندگی میں مصروف ہو کر اپنے غم کو بھلانے کوشش کر سکیں۔

رابطہ:9949481933

اپسٹین فائلز: طاقت، ہوس اور قانون کی شکست

یوسف شمسی

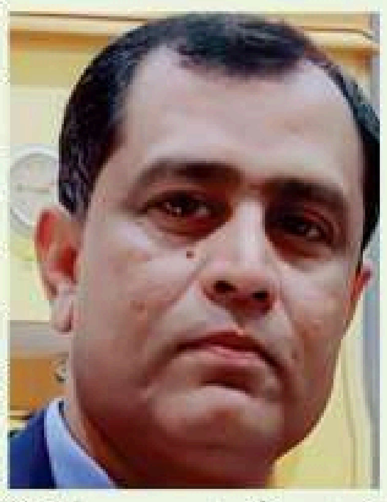

اکیسویں صدی کو اگر معلومات، شفافیت اور انسانی حقوق کا دور کہا جاتا ہے تو یہ سوال بھی پوری شدت سے سامنے آتا ہے کہ پھر طاقتور طبقات کے جرائم اتنے طویل عرصے تک نظروں سے اوجھل کیسے رہے؟ تاریخ بار بار یہ ثابت کرتی ہے کہ جب دولت، اقتدار اور اثر و رسوخ ایک دوسرے سے جڑ جائیں تو قانون اکثر کمزور پڑ جاتا ہے اور انصاف محض ایک نعرہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اکیسویں صدی کے سب سے ہولناک اور پیچیدہ اخلاقی و قانونی اسکینڈلز میں اگر کسی ایک نام نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا ہے تو وہ امریکی سرمایہ کار اور سزا یافتہ طفلی جنسی مجرم جیفری اپسٹین ہے۔ اس کی زندگی، اس کا غیر معمولی اثر و رسوخ، طاقتور ترین حلقوں تک رسائی اور پھر جیل کی کوٹھری میں اس کی پراسرار موت بی یہ سب محض ایک فرد کی کہانی نہیں بلکہ اس نظام کا نوحہ ہے جس میں دولت اور طاقت قانون سے بالاتر ہو جاتی ہیں۔ سمندر کے بیچ واقع ایک خاموش جزیرہ، جسے دنیا پیڈوفائل آئی لینڈ یا عیاشی کا جزیرہ کہتی رہی، اور ایک نجی طیارہ جسے 'لولیتا ایکسپریس' کے نام سے جانا گیا بی یہ دونوں اپسٹین کے اس خفیہ نیٹ ورک کی علامت بن گئے جہاں معصومیت کی قیمت لگتی تھی اور قانون بے بس نظر آتا تھا۔

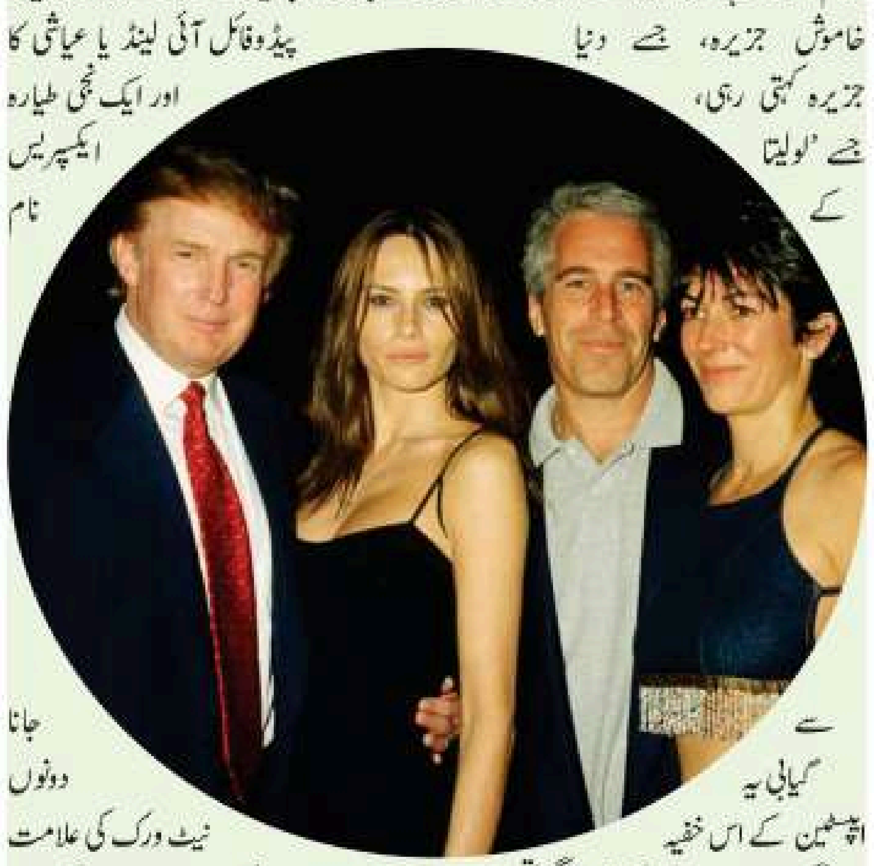

ان بند کمروں میں غریب اور کمزور پس منظر سے تعلق رکھنے والی 14 سے 17 برس کی لڑکیوں کو ایک منظم نظام کے تحت لایا جاتا، جہاں ہوس، طاقت اور بلیک میلنگ کا گھناؤنا کھیل کھیلا جاتا تھا۔ جیفری اپسٹین کا پس منظر بظاہر غیر معمولی نہیں تھا۔ نیویارک کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہونے والا یہ شخص اپنے کیریئر کا آغاز ایک اسکول میں ریاضی کے استاد کے طور پر کرتا ہے، مگر چند ہی برسوں میں وہ وال اسٹریٹ کے بااثر حلقوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ بغیر کسی نمایاں تعلیمی ڈگری کے عالمی مالیاتی دنیا میں قدم جمانا آج بھی ایک معمہ ہے۔ یہی پراسرار سفر اسے عالمی سیاستدانوں، شاہی خاندانوں، ارب پتی صنعت کاروں اور ہالی ووڈ کے ستاروں تک لے جاتا ہے۔ اس پورے نیٹ ورک میں ایک کلیدی کردار غسلین میکسویل کا تھا، جو برطانوی میڈیا ٹائیکون رابرٹ میکسویل کی بیٹی تھی۔ اپنے والد کی موت کے بعد غسلین نے اپسٹین کے لیے وہ تمام دروازے کھول دیے جو عام انسانوں کے لیے بند ہوتے ہیں۔ متاثرہ لڑکیوں کے بیانات کے مطابق، کم عمر لڑکیوں کو بھرتی کرنے، ان پر دباؤ ڈالنے اور طاقتور افراد تک پہنچانے کا انتظام وہی کرتی تھی۔ بعد ازاں امریکی عدالت نے اسے انسانی اسمگلنگ اور جنسی جرائم میں معاونت کے جرم میں سزا سنائی، جو اس منظم استحصال کی ایک بڑی تصدیق تھی۔ اپسٹین کے تعلقات کی فہرست حیران کن حد تک طویل ہے۔ سابق امریکی صدور، بااثر سیاستدان، عالمی کارپوریٹ سربراہان، مشہور سائنس دان اور تفریحی دنیا کے بڑے نام بی سب کسی نہ کسی مرحلے پر اس کے رابطے میں آئے۔ تاہم قانونی ماہرین اس نکتے پر زور دیتے ہیں کہ کسی کا نام سامنے آ جانا لازمی طور پر جرم کا ثبوت نہیں، اصل سوال یہ ہے کہ کن افراد نے ان جرائم میں براہِ راست یا بالواسطہ کردار ادا کیا۔ اپسٹین کی کہانی کا سب سے چونکا دینے والا پہلو اس کا قانون سے بار بار بچ نکلنا تھا۔ 2008 میں فلوریڈا میں اس کے خلاف ٹھوس شواہد موجود تھے، مگر طاقتور وکلا، سیاسی اثر و رسوخ اور خفیہ معاہدوں کے ذریعے ممکنہ عمر قید کو محض 13 ماہ کی نرم سزا میں بدل دیا گیا۔ یہ واقعہ امریکی عدالتی نظام پر ایک گہرا سوالیہ نشان بن کر ابھرا اور یہ ثابت ہوا کہ قانون سب کے لیے یکساں نہیں۔ بالآخر 2019 میں نیویارک میں اس کی دوبارہ گرفتاری ہوئی۔ اس بار الزامات زیادہ سنگین تھے اور امید بندھی کہ شاید متاثرہ لڑکیوں کو انصاف مل سکے گا، مگر ٹرائل شروع ہونے سے پہلے ہی اپسٹین جیل میں مردہ پایا گیا۔ سرکاری طور پر اسے خودکشی قرار دیا گیا، مگر جیل کے کیمروں کا خراب ہونا، نگرانی میں غفلت اور دیگر شواہد نے دنیا بھر میں شکوک و شبہات کو جنم دیا۔ آج بھی بہت سے لوگ یہ ماننے کو تیار نہیں کہ یہ محض ایک خودکشی تھی۔

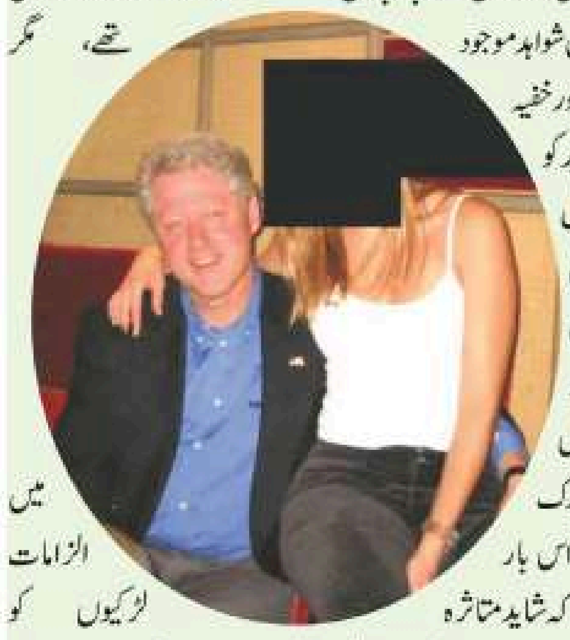

اپسٹین کی موت کے بعد اصل بھونچال اس وقت آیا جب متاثرین کی طویل قانونی جدوجہد کے نتیجے میں وہ دستاویزات منظرِ عام پر آئیں جنہیں آج ''اپسٹین فائلز'' کہا جاتا ہے۔ ان فائلوں میں گواہیوں، ای میلز، مالی ریکارڈز اور عدالتی بیانات کی صورت میں ایک پورا نظام بے نقاب ہوتا ہے۔ برطانوی شہزادے اینڈریو پر براہِ راست الزامات اور دیگر عالمی شخصیات کے ناموں کا تذکرہ انہی دستاویزات کا حصہ ہے۔ حالیہ دنوں میں امریکی محکمۂ انصاف کی جانب سے اپسٹین سے متعلق تقریباً چھ ملین سے زائد صفحات پر مشتمل دستاویزات، ایک لاکھ 80 ہزار تصاویر اور دو ہزار ویڈیوز پر مشتمل مواد کے منظرِ عام پر آنے نے ایک بار پھر عالمی سطح پر ہلچل مچا دی ہے۔ ان دستاویزات میں 150 سے زائد افراد کے نام کسی نہ کسی شکل میں شامل ہیں۔ قانونی ماہرین کے مطابق ان ناموں کا سامنے آنا براہِ راست مجرمانہ شمولیت کا ثبوت نہیں، مگر یہ ضرور ظاہر کرتا ہے کہ اپسٹین کی رسائی کس قدر طاقتور حلقوں تک تھی۔ ان فائلوں میں برطانوی شہزادہ پرنس اینڈریو، سابق امریکی صدر بل کلنٹن، سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس، معروف سائنس دان اسٹیفن ہاکنگ، گلوکار مائیکل جیکسن اور جادوگر ڈیوڈ کاپر فیلڈ سمیت ہالی ووڈ اور فیشن انڈسٹری سے وابستہ متعدد شخصیات کے نام مختلف حوالوں سے درج ہیں۔ کئی افراد نے الزامات کی تردید کی، جبکہ بعض معاملات عدالت سے باہر تصفیے پر ختم ہوئے۔ ماہرینِ قانون اس بات پر متفق ہیں کہ ان ناموں کی اشاعت کا مقصد فوری فیصلے سنانا نہیں بلکہ شفاف اور غیر جانبدار تحقیقات کی راہ ہموار کرنا ہے، تاکہ یہ طے ہو سکے کہ کون محض جان پہچان رکھتا تھا اور کون واقعی اس مکروہ نظام کا حصہ تھا۔ یہ دستاویزات اس حقیقت کو بھی بے نقاب کرتی ہیں کہ کس طرح ''نان ڈسکلوژر ایگریمنٹس'' اور خطیر رقوم کے ذریعے برسوں تک سچ کو دبایا جاتا رہا۔ تحقیقات کے دوران بعض ایسے پہلو بھی سامنے آئے جنہوں نے قیاس آرائیوں کو جنم دیا، مثلاً جزیرے پر موجود عجیب تعمیرات یا مشکوک مالی کھاتے۔ اگرچہ ان دعوؤں کا کوئی ٹھوس عدالتی ثبوت سامنے نہیں آیا، مگر یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ اتنا پیچیدہ مالیاتی اور سماجی نیٹ ورک کس حد تک منظم اور طاقتور تھا۔ اپسٹین فائلز ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ ڈیجیٹل دور میں سچ کو ہمیشہ کے لیے دفن کرنا ممکن نہیں۔ آج نہیں تو کل، شواہد سامنے آ ہی جاتے ہیں۔ یہ اسکینڈل محض ایک فرد یا چند ناموں کا معاملہ نہیں بلکہ اس عالمی نظام کا آئینہ ہے جہاں دولت اور طاقت کمزوروں کے حقوق کو روند ڈالتی ہے۔ آج اصل سوال یہ نہیں کہ کون محفوظ ہے، بلکہ یہ ہے کہ کب تک؟ کیونکہ اپسٹین فائلز کا کھلنا اس بھیانک حقیقت کی محض شروعات ہے، انجام نہیں۔

رابطہ:9162216560

قوم سوگوار، وزیرِ اعظم نریندر مودی کا آشا بھوسلے کی لازوال میراث کو خراجِ عقیدت

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) وزیرِ اعظم نریندر مودی نے اتوار کو معروف پلے بیک سنگر آشا بھوسلے کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہندوستان کی سب سے بااثر اور ہمہ جہت آوازوں میں سے ایک قرار دیا۔
ایکس پر شیئر کیے گئے ایک جذباتی پیغام میں وزیرِ اعظم نے کہا کہ وہ ان کے انتقال سے "انتہائی رنجیدہ "ہیں اور ان کے کئی دہائیوں پر محیط شاندار موسیقی کے سفر کو خراجِ تحسین پیش کیا۔
انہوں نے کہا کہ "ان کا غیر معمولی موسیقی کا سفر، جو کئی دہائیوں پر محیط ہے، ہماری ثقافتی وراثت کو مالا مال کرتا رہا اور دنیا بھر میں بے شمار دلوں کو چھوتا رہا۔ "مودی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ان کی آواز نے ہندوستانی سینما اور موسیقی کی کئی نسلوں کی نمائندگی کی۔
ان کی بے مثال ہمہ گیری کو یاد کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ چاہے وہ سریلی دھنیں ہوں یا پرجوش گیت، آشا بھوسلے کی آواز میں ایک "لازوال چمک " تھی جو ہر دور اور ہر سامع تک پہنچتی رہی۔ انہوں نے ایک ذاتی یاد بھی شیئر کی اور کہا کہ "میں ہمیشہ ان سے ہونے والی ملاقاتوں کو یاد رکھوں گا"، جس سے ان کی شخصیت کی گرمجوشی اور مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔
تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے وزیرِ اعظم نے کہا کہ "میری دلی تعزیت ان کے خاندان، مداحوں اور موسیقی کے شائقین کے ساتھ ہیں۔ وہ آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہیں گی اور ان کے گیت ہمیشہ لوگوں کی زندگیوں میں گونجتے رہیں گے۔ "آشا بھوسلے، جن کا کیریئر 1940 کی دہائی میں شروع ہوا، ہندوستانی سینما کی سب سے مشہور پلے بیک گلوکاراؤں میں شمار ہوتی تھیں۔ انہوں نے متعدد زبانوں میں ہزاروں گانوں کو اپنی آواز دی۔ کلاسیکی، غزل، کیبری اور پاپ سمیت مختلف اصناف میں مہارت رکھتے ہوئے انہوں نے موسیقی کی دنیا میں ایک منفرد مقام بنایا اور سات دہائیوں سے زائد عرصے تک ایک عظیم ثقافتی شخصیت رہیں۔
ان کا انتقال ہندوستانی موسیقی کے ایک عہد کے خاتمے کے مترادف ہے، اور ملک و دنیا بھر سے مداحوں اور فنکاروں کی جانب سے خراجِ عقیدت پیش کیا جارہا ہے۔

☆

47.2 لاکھ روپے کے سائبر سرمایہ کاری فراڈ کا پردہ فاش، کرائم برانچ نے تین ملزمان کو گرفتار کیا

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے ایک جعلی آن لائن سرمایہ کاری پلیٹ فارم کے ذریعے کیے جانے والے بڑے سائبر فراڈ کا پردہ فاش کرتے ہوئے تین افراد کو گرفتار کیا ہے ،جن پر ایک شخص سے 47.20 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کا الزام ہے، ایک افسر نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔
یہ معاملہ ساوتھ ویسٹ ضلع کے سائبر پولیس اسٹیشن میں ای-ایف آئی آر کے طور پر درج کیا گیا، جب متاثرہ شخص نے شکایت کی کہ اسے اسٹاکس، ایکویٹیز اور آئی پی او میں زیادہ منافع کا لالچ دے کر ایک جعلی پلیٹ فارم کے ذریعے سرمایہ کاری کروائی گئی۔
تحقیقات کے دوران افسران نے مالی لین دین کا ایک اہم سراغ میسرز اورنج ہربز پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام پر کھولے گئے ایک کرنٹ اکاؤنٹ تک پہنچایا، جس میں فراڈ کی رقم میں سے 3 لاکھ روپے منتقل کیے گئے تھے۔
مزید جانچ میں اس اکاؤنٹ کا تعلق کم از کم 12 دیگر سائبر فراڈ شکایات سے بھی سامنے آیا، جس سے پتہ چلا کہ یہ رقم کی منتقلی کے لیے "لیئر "1- چینل کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (کرائم برانچ) آدتیہ گوتم نے بتایا کہ "بین ریاستی کارروائیوں کے دوران، جو ہریانہ، پنجاب، چنڈی گڑھ اور راجستھان میں کی گئیں، پولیس نے جند سے وشال چوہان (47) کو گرفتار کیا، جس پر الزام ہے کہ اس نے 50 ہزار روپے کے عوض اپنا بینک اکاؤنٹ، سم کارڈ اور چیک بک دیگر ساتھیوں کو فراہم کی۔ "
انہوں نے مزید کہا کہ ریتک یادو، جو ایسے بینک اکاؤنٹس کا انتظام اور فراہمی کرتا تھا، کو جے پور سے گرفتار کیا گیا، جبکہ تیسرے ملزم پریال پرتاپ یادو (22) کو دہلی کے کنگزوے کیمپ علاقے سے پکڑا گیا۔
پولیس نے ملزمان کے قبضے سے بینک کٹس، سم کارڈز اور موبائل فون برآمد کیے جو اس فراڈ میں استعمال ہو رہے تھے۔
تحقیقات کے مطابق ملزمان ایک بڑے منظم گروہ کا حصہ تھے جو کمیشن کی بنیاد پر بینک اکاؤنٹس حاصل کرتے تھے، جس کا کمیشن 25 فیصد سے 40 فیصد تک ہوتا تھا، تاکہ غیر قانونی رقم کو منتقل کر کے قانون سے بچا جا سکے۔ افسر کے مطابق، دو ملزمان اس وقت عدالتی حراست میں ہیں، جبکہ اس معاملے میں مزید تحقیقات جاری ہیں تاکہ اس نیٹ ورک کے دیگر افراد کی شناخت کی جا سکے۔

کھڑگے نے مودی کو خط لکھ کر خواتین ریزرویشن اور حد بندی پر اٹھائے سوالات

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملیکا ارجن کھڑگے نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس اور ناری شکتی وندن ایکٹ 2023 کے نفاذ کے حوالے سے سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔
کھڑگے نے کہا کہ یہ قانون ستمبر 2023 میں پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا اور اس وقت کانگریس نے اس کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اُس وقت اسے نافذ نہیں کیا، جبکہ اب 30 ماہ بعد بغیر اپوزیشن کو اعتماد میں لیے خصوصی اجلاس طلب کیا جارہا ہے۔
انہوں نے اپنے خط میں کہا کہ حد بندی سے متعلق کوئی واضح معلومات فراہم نہیں کی گئی ہیں، جس کی وجہ سے اس اہم قانون پر بامعنی بحث ممکن نہیں ہو سکے گی۔ مسٹر کھڑگے نے یہ بھی کہا کہ حکومت کا یہ دعویٰ درست نہیں کہ اس معاملے پر سیاسی جماعتوں سے مشاورت کی گئی ہے۔ اپوزیشن مسلسل 29 اپریل 2026 کے بعد کل جماعتی میٹنگ بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ کانگریس صدر نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ جاری اسمبلی انتخابات کے دوران خصوصی اجلاس طلب کرنا حکومت کی سیاسی نیت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ قدم خواتین کو بااختیار بنانے کے بجائے سیاسی فائدے کے لیے اٹھایا گیا معلوم ہوتا ہے۔
انہوں نے حکومت کے سابقہ فیصلوں جیسے نوٹ بندی، جی ایس ٹی، مردم شماری اور وفاقی ڈھانچے سے جڑے مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات سے اعتماد قائم نہیں ہوتا۔ مسٹر کھڑگے نے مشورہ دیا کہ اگر حکومت واقعی جمہوریت کو مضبوط کرنا چاہتی ہے تو 29 اپریل کے بعد کل جماعتی اجلاس بلا کر تمام فریقوں اور ریاستوں سے وسیع پیمانے پر مشاورت کی جائے۔

قبائلی زندگی میں تبدیلی کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی ضروری: سی پی رادھا کرشنن

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے کہا ہے کہ قبائلی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی نہایت اہم ہیں۔
انہوں نے اتوار کو بھارت منڈپم میں منعقدہ "سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے قبائلی زندگی میں تبدیلی" کے موضوع پر ایک کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر کہا کہ جدید ترقی اور ثقافتی تحفظ ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاون ہیں۔
یہ کانفرنس محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی نے نیکٹر اور آئی ٹی آئی ٹی آئی دون سنسکرتی اسکول کے اشتراک سے منعقد کی تھی۔
اپنے خطاب میں رادھا کرشنن نے کہا کہ قبائلی برادریاں ہندستان کی ثقافت، روایات اور حیاتیاتی تنوع کی حقیقی محافظ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں تقریباً 1.4 لاکھ قبائلی دیہات ہیں جہاں لگ بھگ 9 فیصد آبادی رہتی ہے۔ ان برادریوں کے پاس روایتی علم کا ایک قیمتی خزانہ موجود ہے، جو قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال میں مددگار ہے۔
انہوں نے کہا کہ جب جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کو زبان، عقیدے اور ثقافت کے ساتھ ہم آہنگ کر کے استعمال کیا جائے تو یہ بااختیار بنانے کا مؤثر ذریعہ بنتی ہے۔ انہوں نے قبائلی علاقوں میں سبز معیشت کی وسیع صلاحیتوں پر بھی زور دیا۔
رادھا کرشنن نے 2047 تک "آتم نربھر بھارت "کے وژن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا بنیادی نعرہ "ترقی بھی، وراثت بھی "ہے۔ انہوں نے کہا کہ روایتی اقدار کو محفوظ رکھتے ہوئے جدید ترقی کو آگے بڑھانا ملک کی ترجیح ہے۔
انہوں نے سابق وزیرِ اعظم اٹل بہاری واجپائی کو یاد کرتے ہوئے وزارتِ قبائلی امور کے قیام کو ایک تاریخی قدم قرار دیا، اور وزیرِ اعظم نریندر مودی کی جانب سے قبائلی مجاہدینِ آزادی کو خراجِ تحسین پیش کرنے کی کوششوں کو سراہا۔
اس کانفرنس میں دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو، اروناچل پردیش کے نائب وزیرِ اعلیٰ چونا مین سمیت کئی معزز شخصیات شریک ہوئیں۔

☆

سائبر فراڈ میں مدد دینے پر بینک ملازم گرفتار، کروڑوں کے ریکٹ کا پردہ فاش

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) دہلی پولیس نے ایک نجی بینک کے ملازم کو گرفتار کیا ہے، جس پر الزام ہے کہ اس نے جعلی بینک اکاؤنٹس اور آن لائن دھوکہ دہی کے ذریعے کئی افراد سے کروڑوں روپے ہتھیانے والے سائبر فراڈ ریکٹ کی مدد کی۔
ملزم کی شناخت ارشاد ملک (35) کے طور پر ہوئی ہے، جو غازی آباد کا رہائشی ہے اور آر بی ایل بینک میں ملازم تھا۔ اسے کرائم برانچ کی ڈبلیو آر II- یونٹ نے گرفتار کیا۔
پولیس کے مطابق ملک نے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے بغیر مناسب کے وائی سی (کے وائی سی) تصدیق کے ایک بینک اکاؤنٹ کھولا، جسے بعد میں دھوکہ دہی کی رقم منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔
یہ معاملہ اکتوبر 2023 کا ہے، جب دوارکا کے سائبر پولیس اسٹیشن میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی تھی، جس میں ایک پولیس افسر نے اپنے اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) اکاؤنٹ سے 88,000 روپے کی غیر مجاز کٹوتی کی شکایت کی تھی۔
تحقیقات کے دوران رقم کا سراغ آر بی ایل بینک کے ایک اکاؤنٹ تک پہنچا، جو "لاوری ٹریڈ ایکزم "کے نام سے کھولا گیا تھا اور اسے جعلی دستاویزات کے ذریعے بنایا گیا تھا۔
ڈپٹی کمشنر آف پولیس (کرائم برانچ) ہرش اندورا نے بتایا کہ "فورینزک جانچ میں یہ بات سامنے آئی کہ اکاؤنٹ کھولنے کے فارم پر دستخط اصل اکاؤنٹ ہولڈر منموہن سنگھ کے دستخط سے میل نہیں کھاتے، جنہوں نے ایسا کوئی اکاؤنٹ کھولنے سے انکار کیا۔ "
پولیس کے مطابق منموہن سنگھ کی شناختی دستاویزات کو شریک ملزمان نے نوکری دلانے کے بہانے استعمال کیا تھا۔
مزید تحقیقات میں معلوم ہوا کہ ملک مرکزی ملزم ہرجندر عرف ہرجی کے رابطے میں آیا اور کمیشن کے عوض جان بوجھ کر جعلی اکاؤنٹس کھلوانے میں مدد کرتا رہا۔
یہ اکاؤنٹس بعد میں Facebook اور Instagram جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے کیے جانے والے سائبر فراڈ میں استعمال ہوئے، جہاں متاثرین کو ٹیلی گرام گروپس میں شامل کر کے پارٹ ٹائم نوکری اور فوری منافع کا لالچ دیا جاتا تھا۔
افسر نے بتایا کہ جب متاثرین بڑی رقم لگا دیتے تھے تو ملزمان انہیں بلاک کر کے پلیٹ فارم بند کر دیتے تھے۔
پولیس کے مطابق اس کیس میں چار دیگر ملزمان کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے اور وہ فی الحال ضمانت پر ہیں۔
مزید تفتیش جاری ہے تاکہ اس نیٹ ورک کے مکمل دائرہ کار کا پتہ لگایا جا سکے۔

راہل گاندھی نے "میں بھی امبیڈکر "میراتھن کو ہری جھنڈی دکھا کر آئین سے وابستگی کا پیغام دیا

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کانگریس پارٹی کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے کی جانب سے منعقدہ "میں بھی امبیڈکر "میراتھن کا اتوار کے روز ہری جھنڈی دکھا کر افتتاح کیا۔ یہ میراتھن نئی دہلی کے منڈی ہاؤس علاقے میں واقع صفدر ہاشمی مارگ سے شروع ہو کر ڈاکٹر امبیڈکر نیشنل میموریل (26، علی پور روڈ) تک منعقد کی گئی۔ اس پروگرام کا انعقاد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے نے او بی سی شعبے کے تعاون سے کیا۔
اس موقع پر راہل گاندھی نے کہا کہ "میں بھی امبیڈکر "میراتھن باباصاحب بی آر امبیڈکر کے افکار اور ہندستانی آئین کے تئیں ہماری اٹل وابستگی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جب آئینی اقدار پر حملے ہو رہے ہیں، ایسے وقت میں ہمیں ہر ناانصافی اور امتیاز کے خلاف باباصاحب امبیڈکر کے نظریات پر چلتے ہوئے متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے پروگرام کے اختتام پر "جے بھیم، جے سنویدھان، جے ہند "کے نعروں کے ساتھ عوام سے اپیل کی کہ وہ آئین کے تحفظ اور سماجی انصاف کے لیے آگے آئیں۔

دہلی اسمبلی کے اسپیکر کا آشا بھوسلے کے انتقال پر اظہارِ تعزیت، کہا ان کی 'لازوال آواز 'نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) دہلی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے اتوار کو معروف بھارتی گلوکارہ آشا بھوسلے کے انتقال پر گہرے رنج و غم اور دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ اپنے تعزیتی پیغام میں گپتا نے کہا کہ آشا بھوسلے نے اپنے شاندار کیریئر کے دوران 12,000 سے زائد گیت گائے اور وہ ہمیشہ اپنی لازوال دھنوں کے لیے یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آشا بھوسلے کے انتقال کے ساتھ، خاص طور پر بھارت رتن لتا منگیشکر کے بعد، ملک نے اپنی سب سے سریلی اور بااثر آوازوں میں سے ایک کو کھو دیا ہے۔ آشا بھوسلے کا انتقال ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال میں ہوا۔

جے پور میں جم ٹرینر گرفتار، چوری شدہ لگژری گاڑیاں برآمد، دہلی کرائم برانچ نے آٹو چوری نیٹ ورک کو بے نقاب کیا

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے جے پور سے ایک 27 سالہ جم ٹرینر کو گرفتار کر کے دو چوری شدہ لگژری گاڑیاں برآمد کی ہیں۔ ایک افسر نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ ملزم کی شناخت محمد اشرف خان کے طور پر ہوئی ہے، جو جے پور کا رہائشی اور گریجویٹ ہے۔ اسے ایک بین ریاستی کارروائی کے دوران گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے ایک Hyundai Creta اور ایک Mahindra Scorpio-N برآمد کی، جو مبینہ طور پر گزشتہ سال دہلی کے مکھرجی نگر علاقے سے الگ الگ مقدمات میں چوری کی گئی تھیں۔ تحقیقات کے مطابق اس کیس میں اہم پیش رفت 6 اپریل کو ایک خفیہ اطلاع ملنے کے بعد ہوئی، جس میں جے پور میں ایک چوری شدہ لگژری گاڑی کی موجودگی کی خبر دی گئی تھی۔ فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس ٹیم نے 7 اپریل کو جے پور کے جھوٹواڑہ علاقے میں مقامی پولیس کی مدد سے چھاپہ مارا، جس کے نتیجے میں خان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (کرائم برانچ) سنجیو کمار یادو نے بتایا کہ "ملزم کی نشاندہی پر دونوں گاڑیاں برآمد کی گئیں، جن پر عارضی رجسٹریشن نمبر لگے ہوئے تھے۔ یہ گاڑیاں دہلی سے چوری کی گئی تھیں اور راجستھان میں گردش میں تھیں۔ "تفتیش کے دوران خان نے انکشاف کیا کہ اس نے یہ گاڑیاں ایک مقامی شخص شکیل سے حاصل کی تھیں۔

وزیرِ اعظم نے خواتین کے بل پر تمام جماعتوں کو لکھا خط

نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) خواتین کے ریزرویشن بل کے وقت کے تعلق سے ناراض اپوزیشن کے ساتھ اتفاق رائے پیدا کرنے کی حکومتی کوششوں کے درمیان، وزیرِ اعظم نریندر مودی نے لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو خط لکھ کر بل کو اتفاق رائے سے منظور کرنے کی اپیل کی ہے۔
مسٹر مودی نے لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے سے متعلق اس بل کو منظور کرانے کے لیے جمعرات سے ایک بار پھر شروع ہو رہے پارلیمنٹ کے اجلاس سے قبل ہفتہ کو لکھے گئے خط میں اس بل پر ہوئی بحث کو تاریخی قرار دیتے ہوئے اسے جمہوریت کو مزید مضبوط بنانے کا موقع قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں سب کے اجتماعی عزم کے جذبے کے ساتھ یہ خط لکھ رہے ہیں۔
انہوں نے کہا کہ "16 اپریل سے پارلیمنٹ میں 'ناری شکتی وندن ادھینیم ' سے متعلق ایک تاریخی بحث ہونے جارہی ہے۔ یہ خصوصی اجلاس ہماری جمہوریت کو مزید مضبوط بنانے کا ایک موقع ہے۔ یہ ایک ایسا لمحہ بھی ہے جب ہم سب مل کر آگے بڑھنے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کے اپنے اجتماعی عزم کو دہرا سکتے ہیں۔ میں اسی جذبے اور مقصد کے ساتھ آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔"
وزیرِ اعظم نے ارکان پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ وہ اس بل کو ایک آواز میں منظور کرنے کے لیے جماعتی سیاست سے اوپر اٹھ کر اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ "میں یہ خط اس لیے لکھ رہا ہوں تاکہ ہم سب ایک آواز میں اس ترمیم کو منظور کرنے کے لیے متحد ہوں۔ یہ اچھا ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ ارکان پارلیمنٹ اس موضوع پر پارلیمنٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ یہ لمحہ کسی ایک پارٹی یا فرد سے بالاتر ہے۔ یہ خواتین اور ہماری آنے والی نسلوں کے تئیں ذمہ داری دکھانے کا وقت ہے۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں طویل عرصے سے سیاست میں خواتین کی شرکت بڑھانے کی خواہش کا اظہار کرتی رہی ہیں، اس لیے اب اس خواہش کو حقیقت میں بدلنے کا یہ صحیح وقت ہے۔ یہ ملک کی ناری شکتی اور 140 کروڑ ہندوستانیوں کے لیے ایک عظیم کامیابی ہوگی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہم سب ایک ساتھ آکر پارلیمنٹ میں اس تاریخی کام کو مکمل کریں گے۔ "انہوں نے معاشرے کی ترقی کے لیے خواتین کی ترقی اور انہیں فیصلہ سازی میں شراکت دار بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ " کوئی بھی معاشرہ تبھی ترقی کرتا ہے جب خواتین کو ترقی کرنے، فیصلے کرنے اور سب سے اہم، قیادت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے اپنے وژن کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خواتین اس سفر میں مزید اور فعال رول ادا کریں۔ آج ہم عوامی زندگی کے مختلف شعبوں میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شراکت داری دیکھ رہے ہیں۔ خلا سے لے کر کھیلوں تک، مسلح افواج سے لے کر اسٹارٹ اپس تک، ہندوستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں اپنے نقوش چھوڑ رہی ہیں۔ اپنے محنت اور عزم کے بل بوتے وہ اپنی صلاحیتوں کو ثابت کر رہی ہیں۔ "
انہوں نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کا موضوع دہائیوں سے زیر بحث رہا ہے اور اب اسے پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔
انہوں نے کہا کہ "پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے ریزرویشن کا موضوع دہائیوں سے بحث کا حصہ رہا ہے۔ سال 2023 میں مختلف جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ ناری شکتی وندن ادھینیم کی حمایت میں پارلیمنٹ میں متحد ہوئے۔ وہ ایک یادگار لمحہ تھا جس نے ہماری یکجہتی کو ظاہر کیا۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ ملک کی خواتین کے تئیں ایک عہد کو پورا کرنے کے لیے کس طرح اجتماعی طور پر ایک اہم فیصلہ لیا گیا۔ خواتین ہماری آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں اور یہ سیاسی میدان میں ان کی شراکت داری بڑھانے کی سمت میں ایک مستحکم قدم تھا۔ میں اس دن کو ہندوستان کے پارلیمانی سفر کا ایک اہم اور متاثر کن سنگ میل مانتا ہوں۔"
مسٹر مودی نے کہا کہ کئی ارکان پارلیمنٹ نے ناری شکتی وندن ادھینیم پر بحث میں حصہ لیا۔ ان مشاورتوں کے دوران اس کے نفاذ کے وقت پر بھی بات چیت ہوئی۔ اس بات پر وسیع اتفاق رائے تھا کہ اس تاریخی قانون کے التزامات کو جلد از جلد نافذ کیا جانا چاہیے۔ کئی جماعتوں کے لیڈروں کی بھی یہی رائے تھی۔ حال ہی میں ہم نے اس موضوع پر ماہرین سے مشورہ کیا ہے۔ ہم نے آئینی امور کے ماہرین سے تجاویز اور رہنمائی حاصل کی ہے۔ ہم نے سیاسی جماعتوں کے ساتھ بھی مذاکرات کیے ہیں۔ وزیرِ اعظم نے کہا کہ تفصیلی غور و خوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پورے ملک میں ناری شکتی وندن ادھینیم کو اس کے اصل جذبے کے مطابق نافذ کیا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ 2029 کے لوک سبھا انتخابات اور اسمبلی انتخابات خواتین کے ریزرویشن کے ساتھ منعقد کیے جائیں۔ اس سے ہندوستان کے جمہوری اداروں میں نئی توانائی پیدا ہوگی اور عوام کا اعتماد مضبوط ہوگا۔ یہ حکمرانی میں مزید شراکت داری اور نمائندگی کو بھی یقینی بنائے گا۔
اپوزیشن نے الزام لگایا ہے کہ حکومت نے اس بل کے معاملے میں اسے اعتماد میں نہیں لیا اور اس کے لیے پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات ختم ہونے کا انتظار بھی نہیں کیا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت کو اسمبلی انتخابات کے بعد ایک میٹنگ بلا کر پہلے اتفاق رائے پیدا کرنا چاہیے تھا۔ حکومت نے روایت سے ہٹ کر اس بار بجٹ سیشن کے دوسرے مرحلے کے دو اپریل کو مکمل ہونے کے بعد پارلیمنٹ کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی نہیں کی تھی۔ حکومت کی جانب سے کہا گیا ہے کہ 16، 17 اور 18 اپریل کو ہونے والی خصوصی میٹنگوں میں ناری شکتی وندن ادھینیم پر بحث کے بعد اس میں ترمیم کی جائے گی تاکہ لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دیا جا سکے۔

☆

تاریخ میں آج کا دن

13 اپریل کی اشاعت کے لئے
نئی دہلی، 12اپریل (یو این آئی) ہندستانی اور عالمی تاریخ میں 13 اپریل کے اہم واقعات اس طرح ہیں
1699۔ سکھوں کے دسویں گرو گووند سنگھ نے خالصہ پنت کی بنیاد ڈالی۔
1772۔ وارین ہیسٹنگ بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے سربراہ منتخب ہوئے۔
1772۔ وارین ہیسٹنگ بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے سربراہ منتخب ہوئے۔
1796۔ اٹلی کی جنگ میں نپولین نے آسٹریا کو شکست دی۔
1890۔ ہندستان کی پہلی فلم 'شری پنڈلیک ' کی تعمیر کرنے والے فلمساز دادا صاحب تورنے کی پیدائش ہوئی۔
1919۔ برطانوی بریگیڈیر جنرل ڈائر اور اس کے سپاہیوں نے امرتسر کے جلیانوالہ باغ کے عام جلسہ میں اندھا دھند گولیاں چلائیں جس میں 379 افراد ہلاک اور 1208 زخمی ہوئے۔
1921۔ اسپین میں کمیونسٹ ورکرس پارٹی کا قیام عمل میں آیا۔
1939۔ ہندستانی لال سینا (انڈین ریڈ آرمی) کی تشکیل ہوئی۔
1941۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران اس وقت کی سوویت یونین اور جاپان نے پانچ برس تک غیر جانبدار رہنے کے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے۔
1944۔ سوویت یونین اور نیوزی لینڈ کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔
1945۔ سوویت فوج نے راجدھانی ویانا کو ہٹلر کے قبضے سے آزاد کرایا۔
1960۔ فرانس سہارا ریگستان میں ایٹم بم کا تجربہ کرنے والا چوتھا ملک بنا۔
1966۔ عراقی صدر عبدالسلام عارف ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں مارے گئے۔
1970۔ چاند کے سفر پر روانہ ہوئے امریکی خلائی جہاز اپالو 13 کے ایندھن ٹینک میں دھماکہ ہوا۔
1973۔ معروف ہندوستانی اداکار بلراج ساہنی کا انتقال ہوا۔
1980۔ فرانس چوتھا نیوکلیائی ملک بنا۔
1980۔ امریکہ نے ماسکو کے اولمپکس کھیلوں کا بائیکاٹ کیا۔
1983۔ امریکہ نے نیوادا میں نیوکلیائی تجربہ کیا۔
1984۔ کرکٹ ٹیم انڈیا نے شارجہ میں پاکستان کو 58 رنوں سے ہرا کر پہلی مرتبہ ایشیا کپ جیتا۔
1997۔ امریکہ کے گولف کھلاڑی ایلڈرک ٹائیگر ووڈس 21 برس کی عمر میں یو ایس ماسٹرز چیمپئن شپ جیتنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بنے۔
2013۔ پاکستان کے پشاور میں ایک بس میں ہوئے دھماکے سے آٹھ افراد ہلاک ہوئے۔
2018۔ 65 ویں نیشنل فلم ایوارڈز کا اعلان کیا گیا ہے۔ سری دیوی کو بہترین اداکارہ کے ایوارڈ سے نوازا گیا جبکہ ونود کھنہ کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ سے نوازا گیا۔
2021۔ سابق ہندوستانی ہاکی کھلاڑی بلبیر سنگھ جونیئر کا انتقال ہوا۔

امریکہ۔ ایران مذاکرات کسی معاہدے کے بغیر ختم: وینس

اسلام آباد، 12 اپریل (یو این آئی) ایران نے امریکہ کے تجویز کردہ معاہدے کی شرائط کو مسترد کر دیا ہے اور امریکی وفد کسی معاہدے کے بغیر واپس جا رہا ہے، یہ بات امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے اسلام آباد میں مذاکرات کے بعد کہی۔
وینس نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے ہماری شرائط کو قبول نہ کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے لیے کلیدی معاملہ یہ تھا کہ آیا ایران ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے کے حوالے سے طویل مدتی عہد کرنے کے لیے تیار ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوال بہت آسان ہے کہ کیا ہم ایرانیوں کی جانب سے ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے کا بنیادی ارادہ دیکھتے ہیں - نہ صرف ابھی، نہ صرف اب سے دو سال بعد، بلکہ طویل مدت کے لیے؟ ہم نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم دیکھ لیں گے۔
وینس نے اسے امریکی صدر کا ایک "بنیادی مقصد" قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ ایران کا جوہری پروگرام "تباہ" ہو چکا ہے، لیکن مستقبل میں ایٹمی ہتھیاروں کی کسی بھی قسم کی تیاری کو روکنے کے لیے ایک واضح اور دیرپا عزم کی اب بھی ضرورت ہے۔
مسٹر وینس نے کہا کہ اگرچہ "متعدد ٹھوس بات چیت" ہوئی تھی، لیکن کسی معاہدے تک پہنچنے میں ناکامی "امریکہ کے مقابلے میں ایران کے لیے زیادہ بری خبر ہے"۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کی جانب سے پیش کی گئی تجویز اس کی "آخری اور بہترین پیشکش" تھی۔
مسٹر وینس نے کہا کہ ہم نے یہ بالکل واضح کر دیا ہے کہ ہماری سرخ لکیریں کیا ہیں، کن چیزوں پر ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں اور کن چیزوں پر ہم سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ہیں اور انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی فریق نے ان شرائط کو قبول نہ کرنے کا انتخاب کیا۔ امریکی وفد اب کسی معاہدے کے بغیر ملک واپس جا رہا ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کی ایران جنگ بندی سے متعلق بیان پر ترک صدر کو دھمکی

تل ابیب، 12 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نے ترک صدر کو امریکا اور ایران کے درمیان ہونے والی جنگ بندی سے متعلق ان کے حالیہ بیان پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔
اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے ہفتے کے روز ترک صدر رجب طیب اردوان کو امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والی جنگ بندی سے متعلق ان کے حالیہ بیان پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اسرائیل ایران اور اس کے علاقائی ہم نواؤں کے خلاف اپنی لڑائی جاری رکھے گا۔
رواں ہفتے کے آغاز میں امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کے فوراً بعد، صدر اردوان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ممکنہ اشتعال انگیزی اور تخریب کاری کے بارے میں خبردار کیا تھا جو اس معاہدے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اس معاہدے کو کس سے خطرہ ہو سکتا ہے۔
نیتن یاہو نے ترک صدر کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری قیادت میں اسرائیل ایران کی دہشت گرد حکومت اور اس کے حواریوں کے خلاف لڑنا جاری رکھے گا، برخلاف اردوان کے جو انہیں پناہ دیتے ہیں اور اپنے ہی کرد شہریوں کا قتل عام کرتے ہیں۔
صدر ٹرمپ کے ساتھ اپنی ٹیلیفونک گفتگو کے دوران اردوان نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ کسی بھی صورت میں اس جنگ بندی پر سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے اور کہا کہ ترکیہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنا بھرپور تعاون فراہم کرے گا۔ ترکیہ، جو اسرائیل کا سخت ترین ناقد ہے، مصر اور پاکستان کے ساتھ مل کر اس تنازع میں جنگ بندی کے لیے کی جانے والی سفارتی کوششوں کا حصہ رہا ہے۔
بعد ازاں اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اردوان پر کڑی تنقید کرتے ہوئے انہیں "کاغذی شیر" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردوان جنہوں نے اپنی سرزمین پر ایرانی میزائل حملوں کا جواب نہیں دیا اور ایک کاغذی شیر ثابت ہوئے، اب وہ سامی دشمنی کی طرف بھاگ رہے ہیں
اسرائیلی وزیر دفاع کا مزید کہنا تھا کہ یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے۔ اخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والا شخص جس نے کردوں کا قتل عام کیا، وہ اسرائیل پر نسل کشی کا الزام لگا رہا ہے جو اپنے حماس کے اتحادیوں کے خلاف اپنا دفاع کر رہا ہے۔ اسرائیل اپنی طاقت اور عزم کے ساتھ اپنا دفاع جاری رکھے گا اور بہتر ہوگا کہ اردوان خاموش رہیں۔
☆

آبنائے ہرمز میں ہائی ڈرامہ: دو بحری جہازوں کا پراسرار یوٹرن

نیویارک، 12 اپریل (یو این آئی) آبنائے ہرمز کو عبور کرنے کی کوشش کے دوران دو جہازوں کو اچانک واپس مڑنا پڑ گیا۔ امریکی نیوز ایجنسی بلومبرگ نے رپورٹ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے دو آئل ٹینکرز واپس مڑ گئے ہیں، شپنگ ڈیٹا کے حوالے سے بتایا گیا کہ آبنائے ہرمز کو عبور کرنے کی کوشش کے دوران دو جہازوں کو اچانک روکا گیا، جس کے بعد وہ واپس مڑ گئے۔ واضح رہے کہ امریکی سینٹکام نے ہفتہ کے روز دعویٰ کیا ہے کہ اس کے دستے آبنائے ہرمز کو بارودی سرنگوں سے پاک کرنے کا عمل شروع کر چکے ہیں تاکہ اسے محفوظ سفر کے لیے تیار کیا جاسکے۔ امریکی فوج کے مطابق دو امریکی جہاز اس سلسلے میں آبنائے ہرمز سے گزرے ہیں جو خلیجی ملکوں سے تیل اور گیس کی برآمد کے لیے ایک اہم تجارتی شاہراہ کا درجہ رکھتی ہے۔ تاہم ایران کے خاتم الانبیا ہیڈ کوارٹرز کے ترجمان ابراہیم ذوالفقاری نے سینٹکام کے بیان کی تردید کر دی ہے اور کہا ہے کہ آبنائے ہرمز پر اب بھی ایران کا کنٹرول ہے اور امریکی فوج کا امریکی جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔
امریکی فوج کے سنٹرل کمانڈ کی طرف سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر لکھا گیا تھا کہ امریکا کا جہاز فرینک پیٹرسن اور مائیکل مرفی آبنائے ہرمز سے گزرے ہیں۔ ان کا یہ گزرنا ایک بڑے آپریشن کے مقاصد کے حوالے سے ہے۔ تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ آبنائے ہرمز اب بارودی سرنگوں سے مکمل طور پر پاک ہو گئی ہے۔

بیجنگ کا بڑا سرپرائز، چین نے تائیوان کے لیے مراعات کا پٹارہ کھول دیا

بیجنگ، 12 اپریل (یو این آئی) چین نے اپوزیشن لیڈر کے دورے کے بعد تائیوان کو 10 بڑی مراعات کی پیشکش کر دی ہے۔ بیجنگ نے تائیوان کی سب سے بڑی اپوزیشن جماعت (کے ایم ٹی) کی چیئر وومن چینگ لی ون کے دورہ چین کے بعد تائیوان کو بڑی مراعات کی پیشکش کر دی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق بیجنگ کا یہ اقدام تائیوان کی اپوزیشن لیڈر کے دورہ چین کے اختتام پر سامنے آیا ہے۔ اس دورے میں چینگ لی ون نے چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی اور امن و مفاہمت کی ضرورت پر بات کی۔ رپورٹ کے مطابق چین نے تائیوان کے لیے جس 10 نئی مراعات کی پیشکش کی ہے۔ ان میں سیاحوں پر پابندیوں میں نرمی، مثبت ٹیلی وژن ڈراموں کی اجازت، کھانے کی فروخت میں سہولت کی فراہمی جیسے اقدامات شامل ہیں۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے ذریعہ منظر عام پر آنے والے 10 نکاتی نئی پیشکش میں کے ایم ٹی اور چین کی کمیونسٹ پارٹی کے درمیان ایک باقاعدہ مواصلاتی طریقہ کار کے قیام، دونوں فریقوں کے درمیان پروازوں کی مکمل بحالی، شنگھائی اور فوجیان صوبے کے افراد کو تائیوان جانے کی اجازت دینا ہے۔
ژنہوا نے کہا کہ خوراک اور ماہی گیری کی مصنوعات کے لیے معائنہ کے معیار کو آسان بنانے کے لیے ایک طریقہ کار قائم کیا جائے گا، لیکن یہ "تائیوان کی آزادی کی مخالفت" کی سیاسی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اس میں مزید کہا گیا کہ تائیوان کے ٹی وی ڈراموں، دستاویزی فلموں اور اینیمیشن کو اس وقت تک دکھانے کی اجازت ہوگی جب تک کہ ان میں "صحیح واقفیت، صحت مند مواد اور اعلیٰ پروڈکشن کوالٹی" ہو۔ چین کی اس پیشکش پر تائیوان کی حکومت کی طرف سے فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

لبنانی وزیراعظم کا دورہ امریکہ اچانک ملتوی، بیروت سے واشنگٹن تک ہلچل

بیروت، 12 اپریل (یو این آئی) لبنان کے وزیراعظم نواف سلام نے اچانک امریکہ کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ لبنان کے وزیر اعظم نواف سلام نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے ہفتے امریکا اور اقوام متحدہ کے اپنے طے شدہ دورے کو مؤخر کر رہے ہیں، انھوں نے یہ اطلاع سوشل میڈیا پوسٹ میں دی۔ نواف سلام نے لکھا موجودہ ملکی صورت حال کے پیش نظر سفر فی الحال مؤخر کیا ہے، اور وہ بیروت میں ہی رہیں گے تاکہ اپنے ملک کی موجودہ سیکیورٹی صورت حال سے نمٹنے کے لیے حکومتی اقدامات کی نگرانی کر سکیں۔ انھوں نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ حکومتی امور کی براہ راست نگرانی اور ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کیا گیا تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں بھرپور طریقے سے ادا کر سکیں۔ لبنانی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے براہ راست مذاکرات کے اشارے کے بعد وزیراعظم نواف سلام واشنگٹن اور یو این ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کرنے والے تھے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب لبنان میں کشیدگی بڑھ رہی ہے، خاص طور پر اسرائیل کی جانب سے حزب اللہ کے خلاف جاری حملوں کے باعث صورت حال مزید خراب ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکا، اسرائیل اور لبنان کے حکام کے درمیان ایک اہم فون کال بھی ہوئی، جس میں اگلے ہفتے واشنگٹن میں ہونے والے ممکنہ مذاکرات کی تیاری پر بات کی گئی۔

ایران نے تنصیبات کی جاسوسی کرنے کے الزام میں 50 جاسوس کو گرفتار کر لیا

تہران، 12 اپریل (یو این آئی) ایرانی حکام نے مبینہ طور پر "کرائے کے سپاہی" کے طور پر سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں کم از کم 50 افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ایس این این کے مطابق ملزمان پر امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعاون کرنے اور حساس مقامات بشمول سروس سہولیات اور بنیادی ڈھانچے کی معلومات فراہم کرنے کا الزام ہے۔ ایرانی میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکام نے ان کے قبضے سے الیکٹرانک آلات، سیٹلائٹ آلات اور اسلحہ بھی برآمد کیا ہے۔ ایران میں حالیہ تنازع کے دوران جاسوسی کے الزامات میں درجنوں افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جبکہ گزشتہ سال امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ 12 روزہ جنگ کے بعد بھی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں عمل میں لائی گئی تھیں۔ واضح رہے کہ ایران کے حال ہی میں نافذ کیے گئے سخت جاسوسی قوانین کے تحت جاسوسی کے ملزمان کو سزائے موت اور جائیداد کی ضبطگی جیسی سخت سزاؤں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

سعودی عرب کی ایسٹ ویسٹ آئل پائپ لائن بحال ہوگئی، سعودی وزارت توانائی

ریاض، 12 اپریل (یو این آئی) سعودی وزارت توانائی کا کہنا ہے کہ ایسٹ ویسٹ آئل پائپ لائن بحال ہوگئی ہے۔ سعودی وزارت توانائی کے مطابق پائپ لائن سے 70 لاکھ بیرل یومیہ تیل کی ترسیل بحال ہوگئی ہے، منیفہ آئل فیلڈ میں 3 لاکھ بیرل یومیہ پیداوار بھی بحال ہوئی، خریص فیلڈ میں پیداواری صلاحیت کی بحالی کیلئے کام جاری ہے۔ سعودی عرب میں 98 آکٹین پیٹرول کی قیمت میں اضافہ ہوگیا، سعودی میڈیا کے مطابق 98 آکٹین پیٹرول کی قیمت 2.94 ریال سے بڑھاکر 3.83 ریال کردی گئی، سعودی عرب میں 91 آکٹین پیٹرول کی قیمت 2.18 ریال اور 95 آکٹین پیٹرول کی قیمت 2.33 ریال پر برقرار ہے۔

ایران نے امریکہ کے تجویز کردہ معاہدے کو مسترد کیا: وینس

واشنگٹن، 12 اپریل (یو این آئی) ایران نے امریکہ کے تجویز کردہ معاہدے کی شرائط کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، یہ بات امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے بتائی جنہوں نے اسلام آباد میں ہوئے مذاکرات میں امریکی وفد کی قیادت کی۔ وینس نے مذاکرات کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے (ایرانی فریق نے) ہماری شرائط کو قبول نہ کرنے کا انتخاب کیا ہے۔

نیتن یاہو اور ان کی حکومت کو گھر بھیجنے کا وقت آگیا ہے، اسرائیلی رہنما

تیل ابیب، 12 اپریل (یو این آئی) سابق اسرائیلی نائب چیف آف اسٹاف یائیر گولان نے کہا ہے کہ نیتن یاہو دباؤ میں ہیں۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو جانتے ہیں کہ جنگ کے مقاصد حاصل نہیں ہوئے، فاتح کو اپنی جیت کا اعلان دہرانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سابق اسرائیلی نائب چیف آف اسٹاف نے کہا کہ نیتن یاہو اور ان کی حکومت کو گھر بھیجنے کا وقت آگیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کا معصومہ ابتکار کے بیٹے کا ویزا منسوخ کرنے کا اعلان

واشنگٹن، 12 اپریل (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ نے معصومہ ابتکار کے بیٹے کا ویزا منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اپنے بیان میں کہا اس ہفتے میں نے ان کی مستقل رہائش کی حیثیت ختم کر دی، وہ آئی سی ای کی تحویل میں ہیں اور انہیں ملک بدر کیا جائے گا۔ مارکو روبیو اوباما انتظامیہ نے سید عیسیٰ ہاشمی کے خاندان کو امریکی ویزا جاری کیا، معصومہ ابتکار ایران کی سابق نائب صدر رہ چکی ہیں۔

لبنان پر اسرائیلی حملے جاری، وحشیانہ بمباری سے درجنوں اموات، انسانی بحران سنگین ہو گیا

بیروت، 12 اپریل (یو این آئی) لبنان میں اسرائیلی فضائی حملوں کا سلسلہ تا حال جاری ہے اور مختلف علاقوں میں تازہ حملوں کے نتیجے میں متعدد افراد جاں بحق ہو گئے ہیں، جس سے خطے میں انسانی بحران مزید سنگین ہوتا جا رہا ہے۔
لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق جنوبی لبنان کے ضلع صور کے قصبے معروب میں اسرائیلی حملے کے نتیجے میں 6 افراد جاں بحق ہو گئے۔ اسی طرح جنوبی قصبے قانا میں بھی ایک حملے میں 5 افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاع ہے۔
رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فضائی کارروائیاں دیگر علاقوں تک بھی پھیل گئیں، جن میں البازوریہ، قلیلا، بفلیہ اور قلاویہ شامل ہیں، جہاں متعدد حملے کیے گئے۔ لبنانی ذرائع کے مطابق گزشتہ رات قصبہ تفاحتہ پر کیے گئے ایک حملے میں کم از کم 13 افراد جاں بحق ہوئے۔ اس کے علاوہ جنوبی لبنان کے دیگر علاقوں جیسے کفرہ، حاریص، رشاف اور سریبین میں بھی اسرائیلی فضائی حملوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔
تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ مسلسل حملوں کے باعث لبنان میں سیکیورٹی صورتحال بدستور کشیدہ ہے، جبکہ شہری آبادی کو شدید خطرات لاحق ہیں اور ہلاکتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

ہیٹی کے سیاحتی مقام پر بھگدڑ مچنے سے 30 افراد ہلاک

پورٹ او پرنس، 12 اپریل (یو این آئی) ہیٹی کے ایک سیاحتی مقام تاریخی قلعے سٹیڈیل لافیریئر پر میں سالانہ جشن کے دوران بھگدڑ کے نتیجے میں 30 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔
میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ ہیٹی کے ایک تاریخی قلعے میں پیش آیا جہاں سیاحوں کا بہت بڑا ہجوم جمع تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بھگدڑ اچانک مچی جس کے نتیجے میں کم از کم 30 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔
بھگدڑ مچنے کی ممکنہ وجوہات کے حوالے سے ابھی مکمل تحقیقات جاری ہیں۔ مقامی حکام اور ریسکیو ٹیموں نے زخمیوں کو فوری اسپتال منتقل کر دیا ہے جبکہ علاقے کو خالی کروا کر صورتحال پر قابو پایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ کسی بھی مقام پر بھگدڑ مچنے کی عام وجوہات میں ہجوم کا بے قابو ہونا، سیکیورٹی یا انتظامی ناکامی، کسی افواہ یا خطرے کی اطلاع وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایمرجنسی ٹیمیں جائے وقوعہ پر امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ قلعے کی گنجائش سے زیادہ لوگوں کی موجودگی اور خراب موسم کو اس حادثے کی بنیادی وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔

اگر سونار بنگلہ بنانا ہے تو ریاست کے لوگوں کا نام ووٹرلسٹ سے کاٹا کیوں؟

آسنسول ریلپار ویبل ہب میدان میں ممتا بنرجی کی للکار

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): آسنسول واطراف میں انتخابی پارہ شباب پر چڑھا ہوا ہے الیکشنی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہو جارہا ہے جب سیاسی جماعتوں کے ہائی پروفائل شخصیت یا اعلی عہدیداران بالخصوص وزیراعظم اور وزیراعلی اور وزراء کی آمد ہورہی ہے گذشتہ دن آسنسول پولو گراؤنڈ میں وزیر اعظم ہند نریندر مودی پہنچے تھے آج آسنسول ریل پار ویبل ہب میدان میں وزیراعلی ممتا بنرجی پہنچی ریلپار میں پہلی بار وزیر اعلی ممتا بنرجی کی آمد ہوئی ترنمول امیدواروں کی حمایت میں سجائی گئی انتخابی ریلی سے ممتا بنرجی نے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اج بی جے پی کے لیڈران کہہ رہے ہیں کے مغربی بنگال کو ہملوگ سونار بنگلہ بنائیں گے ممتا بنرجی نے للکارتے ہوئے کہا کہ اگر بنگال کو سونار بنگلہ بنانا یا سونار بنگلہ کرنا ہے تو بنگال کے ووٹروں کا نام ووٹرلسٹ سے کاٹا کیوں؟ کیوں ایس ائی ار کے نام پر ہراساں کیا؟ ممتا نے کہا کہ بھاجپا والے جھوٹ بولتے ہیں ہر جگہ دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں 2014 کے الیکشن میں کہا تھا کہ کالا دھن لائیں گے اور ملک کے لوگوں کے اکاونٹ میں پندرہ لاکھ روپے ائیگا اور دو کروڑ بیروزگاروں کو ملازمت دی جائے گی مگر اجتک یہ وعدہ پورا نہیں ہوا بھاجپا جھوٹی پارٹی ہے اپنے جلسے جلوسوں میں رقم دیکر لوگوں کو لاتی ہے بھیڑ لگاتی ہے بہار کے الیکشن میں بھاجپا نے ووٹ سے قبل آٹھ ہزار کر کے خواتین کو دی تھی الیکشن کے بعد رقم واپس مانگی گئی اور بلڈوزر چلائے گی ممتا نے کہا چھٹھ پوجا کی ہم نے دو دنوں کی چھٹی دی میں گھاٹ پر بھی جاتی ہوں مودی جی سے پوچھا کیا اپ پوجا کرتے ہیں ممتا بنرجی نے جوش وجذبے کے ساتھ کہا مودی جی شرم ہونی چاہئے اپ جھوٹ بولتے ہیں ممتا نے کہا کہ ریاست میں 60 لاکھ ہندوں کا ووٹرلسٹ سے نام کاٹا گیا ہے اور 30 لاکھ مسلمانوں کا نام ووٹرلسٹ سے خارج کیا گیا ہے ممتا نے کہا کہ ہم کسی کو بھی اپنی ریاست سے جانے نہیں دیں گے ممتا نے کہا دلی کا جولڈو کھایا وہ بھی پچھتایا جو نہیں کھایا وہ بھی پچھتایا بھاجپا الیکشن کے بہانے لاکھوں پولیس لائی ہے اور جو مغربی بنگال میں افسر کام کرتے تھے ان لوگوں کا ٹرانسفر کر دیا گیا ہے ممتا نے کہا میں تین بار وزیر اعلی بنی ہوں اور اپنی ریاست کی جنتا کی دعا اور اشیرواد سے چوتھی بار بھی وزیراعلی کی کرسی پر براجمان ہونگی اقتدار میں ترنمول کانگریس ہی رہے گی الیکشن کے بعد ہم دہلی کی سرکار بدل دیں گی ممتا بنرجی اپنے دور اقتدار میں ہوئی ترقیاتی کاموں کو شمار کراتے ہوئے کہا کہ آسنسول کو ضلع ہم نے بنایا، یہاں قاضی نزرال یونیورسٹی بنی ائی ٹی ہب بنا، پولیس کمشنریٹ بنا ممتا نے کہا کہ بی جے پی کو چیلنج کرتا ہوں امنے سامنے لڑائی کرے ممتا نے آسنسول ریلپار میں پہلی بار تشریف لائی جنہیں ایک نظر دیکھنے کے لئے مردو خواتین اور بچوں کی کثیر تعداد امڈ پڑی ممتا کی ہیلی کاپٹر 3 بج کر 29 منٹ پر عارضی ہیلی پیڈ پر لینڈ کیا ممتا بنرجی تین بجکر پینتیس منٹ پر وسیع وعریض خوشنما اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئیں انکی آمد پر پورا مجمع کھڑے ہوکر زندہ باد کے نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا ممتا بنرجی نے ترنمول کے امیدوار اور ترنمول لیڈران کا تعارف کرایا ڈائس پر ترنمول کے سینئر لیڈر آسنسول نارتھ کے ترنمول امیدوار ملئے گھٹک، آسنسول ساوتھ کے ترنمول امیدوار تاپس بنرجی، کلٹی کے ترنمول امیدوار اُجّیت گھٹک، جموڑیہ کے ترنمول امیدوار ہرے رام سنگھ، پنڈیشور کے ترنمول امیدوار نریندر ناتھ چکرورتی، ضلع پریشد صدر وشوا ناتھ باوڑی، ڈپٹی میئر سید وسیم الحق، ترنمول اقلیتی سیل کے صدر سید محفوظ الحسن مونو بھائی ودیگر ڈائس پر رونق افروز تھے پورا میدان شرکاء سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔

رانی گنج: سابق ڈویژن صدر راجیش منڈل کی ترنمول میں شمولیت، بھاجپا کو جھٹکا

[illegible]

درگاپور: خالی مکان سے چور زیورات اور نقدی لے کر فرار

[illegible]

برنپور پلانٹ میں نئے کنزیومر پمپ بنائے جائیں گے

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): سیل کے آئیسکو اسٹیل پلانٹ اور انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ کے درمیان برن پور میں پلانٹ کے احاطے میں نئے کنزیومر پمپس کی تعمیر کے لیے ایک اہم معاہدے پر دستخط کیے گئے معاہدے پر سنجے شکلا، چیف جنرل منیجر (میٹریلز سابا، ڈی آئی بی ایچ، آئی او سی ایل - مینجمنٹ)، آئی ایس پی اور پرل نے دستخط کیے تھےمعاہدے پر دستخط کے بعد حکام دستاویزات کا تبادلہ کیے۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایم ایم) ایس کے سنگھ، سینئر آئی او سی ایل آفیسر اتل پریہ درشی اور دونوں اداروں کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ کنزیومر پمپوں کی مجوزہ تنصیب سے پلانٹ کے ایندھن کی فراہمی کے بنیادی ڈھانچے کو مزید تقویت ملے گی جس سے مختلف آپریشنل سرگرمیوں کے لیے بلاتعطل اور موثر ایندھن کی دستیابی یقینی ہوگی۔ یہ اقدام پلانٹ کی آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کرے گا اور مستقبل میں توسیع اور ترقیاتی منصوبوں کی حمایت کرے گا اس معاہدے کو صنعتی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے کی طرف ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے، جس سے ISP-SAIL اور IOCL کے درمیان تعاون کو مزید تقویت ملے گی۔

جموڑیہ: سائنی گھوش کی بھاجپا پر نشانہ

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں جموڑیہ خطے میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئیں۔ ترنمول کانگریس نے چیچوریا علاقے میں ایک بڑے جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اور اداکارہ سیانی گھوش نے شرکت کی۔ میٹنگ میں پارٹی کے سینئر لیڈران، پارٹی ورکرس، اور جموڑیہ حلقہ سے ترنمول کانگریس کے امیدوار ہرے رام سنگھ سمیت مقامی باشندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سیانی گھوش نے ریاستی حکومت کی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ اسکیمیں عام لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لکشمی بھنڈار، کنیاشری، اور سبوز ساتھی جیسی اسکیمیں ریاست میں خواتین، طلبہ اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی سمت میں اہم قدم ہیں۔ ان کے مطابق، ان اسکیموں سے معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد ہوئی ہےاس نے معاشرے کے طبقات کو خود انحصار بننے کے لیے بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنے خطاب میں سیانی گھوش نے اپوزیشن بالخصوص بھارتیہ جنتا پارٹی پر بھی سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی مذہبی طور پر تقسیم کی سیاست کرتی ہے، لیکن مغربی بنگال کا سماجی ڈھانچہ ایسا ہے کہ مختلف مذاہب اور برادریوں کے لوگ ہم آہنگی سے رہتے ہیں۔ سیانی گھوش نے یقین ظاہر کیا کہ ترنمول کانگریس کو آنے والے انتخابات میں بڑے پیمانے پر عوامی حمایت حاصل ہوگی اور ممتا بنرجی دوبارہ منتخب ہوں گی دوبارہ وزیر اعلی کے طور پر حلف لیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر انہیں ریاست کے لوگوں کی طرف سے اس سطح کی حمایت ملتی رہی تو وہ مستقبل میں قومی سیاست میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں اجتماع میں موجود کارکنوں نے بھرپور حمایت کا اظہار کیا اور پرجوش نعرے لگائے۔ ترنمول کانگریس کے امیدوار ہرے رام سنگھ نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے خطے کے لیے ترقی، روزگار کے مواقع اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کا وعدہ کیا انہوں نے سہولیات کو بہتر بنانے کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی ہمیشہ عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور علاقے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پرعزم رہے گی۔ تقریب میں خواتین، نوجوانوں اور بزرگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مقامی طور پر اس اجتماع کو ترنمول کانگریس کی طاقت کے اظہار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پارٹی قائدین کا خیال ہے کہ اس طرح کی رسائی اور اجتماعات ووٹروں کو ایک مثبت پیغام دے رہے ہیں۔

ہنی مین کی سالگرہ پر کولکاتا میں عالمی یوم ہومیوپیتھی، تحقیق اور تعلیم پر زور

کولکاتا، 12 اپریل: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے بھوانی پور میں جدید ہومیوپیتھی کے باپ سیموئیل ہانیمن کا 271 واں یوم پیدائش اور عالمی یوم ہومیوپیتھی پورے وقار کے ساتھ منایا گیا۔ واضح ہو کہ ہانیمن 1755 میں جرمنی کے شہر میسن میں پیدا ہوئے، ان کے ہاتھ سے میڈیکل سائنس کا ایک نیا افق کھل گیا۔ انہوں نے روایتی طبی طریقوں کی حدود پر سوال اٹھایا اور سیمیلیا سمیلیبس کرینٹر کے اصول کی بنیاد پر ہومیوپیتھی شروع کی۔ ان کا فلسفہ آج بھی دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کا اعتماد حاصل کر رہا ہے۔

ذہن نشیں رہے کہ پرتاپ چندر میموریل ہومیوپیتھی ہاسپٹل اینڈ کالج ایلومنائی ایسوسی ایشن کی جانب سے ہانیمن کے یوم پیدائش اور عالمی یوم ہومیوپیتھی کے موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جہاں ڈاکٹرز، اساتذہ، محققین اور سابق طلباء موجود تھے۔ لیکچر میں بتایا گیا کہ تحقیق، جدید تعلیم و تربیت کی جائے۔

تب ہی ہومیوپیتھی مستقبل میں وسیع پیمانے پر پہنچ سکے گی۔ تقریب میں مجموعی طور پر ہومیوپیتھی کی روایت، اس کے بانی ہینیمن کے نظریات اور اس کی موجودہ مناسبت پر ایک تعمیری بحث کی گئی۔

چیمبر کی شاپنگ مال کے سیلز مین کی سہولت کے لئے درخواست

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): درگاپور چیمبر آف کامرس نے مال میں کام کرنے والے سیلز مینوں کے لیے سہولیات کی مانگ کو لے کر آواز اٹھائی ہے۔

شاپنگ مال منیجر کے توسط سے شاپنگ مال مالکان کو مراسلہ ارسال کیا گیا ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سیلز مین کے بیٹھنے کا انتظام کیا جائے۔

یہ جانکاری درگاپور چیمبر آف کامرس کے صدر چندن دت اور ایگزیکٹو ممبر انورت نے کہا کہ ملک بھر کے بڑے شاپنگ مالز میں سیلز میں بیمار ہو رہے ہیں مسٹر دت نے کہا کہ شاپنگ مالز میں کام کرنے والے سیلز۔ یں 10 گھنٹے تک کھڑے رہنے کی وجہ سے جسمانی طور پر بیمار ہو رہے ہیں۔ اس کی کئی مثالیں ملک بھر کی دوسری ریاستوں میں دیکھی گئی ہیں اس مسئلے کے بارے میں مختلف ڈاکٹروں سے مشاورت کے بعد انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مسلسل ایک جگہ کھڑے رہنا ممکن نہیں ہے۔ یہ ذہنی اور جسمانی خرابی کا باعث بن سکتا ہے۔

ایسا کرنے سے ان کی ریڑھ کی ہڈی کو نقصان پہنچ سکتا ہےچیمبر آف کامرس گزشتہ کئی مہینوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مہم چلا رہا ہے اور اس نے شاپنگ مال کے منیجر کے ذریعے مال مالکان کو ایک درخواست بھیجی ہےجس میں ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس مسئلے کو حل کریں۔ مسٹر دت نے کہا کہ چیمبر آف کامرس کی دیگر شاخوں نے دیگر شہروں جیسے بنگلورو، کیرالہ اور ممبئی میں بڑے برانڈز کے شو رومز میں اس مسئلے کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا ہےاس کا نوٹس لیتے ہوئے دیگر ریاستوں میں شاپنگ مال مالکان نے حکم دیا ہے کہ سیلز مین کے گروپس کو کرسیاں فراہم کی جائیں، جن پر وہ باری باری بیٹھتے ہیں۔ اس سے انہیں سکون ملتا ہےاور کام کے لیے ان کا جوش بڑھتا ہے چیمبر آف کامرس نے آسنسول اور درگاپور جیسے شہروں میں بڑے شاپنگ مالز میں سیلز مین کے گروپس کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک مہم شروع کی ہے۔

جھارکھنڈ کی غیر قانونی لاٹری ٹکٹ کی بھاری مقدار برآمد

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): آسنسول درگاپور پولیس کمشنریٹ نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ سلان پور تھانہ علاقے کے کلیانیشوری ناکہ پوائنٹ پر تلاشی کے دوران ایک منی بس سے ریاست جھارکھنڈ کی غیر قانونی لاٹری کی بھاری مقدار برآمد ہوئی تاہم اس کارروائی کے درمیان پولیس کے کردار پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں اطلاع کے مطابق 'کرپامے' نامی ایک منی بس جھارکھنڈ کے میتھون سے آسنسول کی طرف آ رہی تھی ناکہ پوائنٹ پر پولیس نے بس کو روک کر تلاشی لی جس میں غیر قانونی لاٹری کے پانچ بڑے بنڈل برآمد ہوئے۔ ذرائع کے مطابق ان لاٹری ٹکٹوں کو آسنسول سمیت آس پاس کے صنعتی علاقوں میں فروخت کرنے کا منصوبہ تھا تحقیقات میں ایک منظم سنڈیکیٹ کے ملوث ہونے کا بھی انکشاف ہو رہا ہے بتایا جا رہا ہے کہ دو افراد، گڈو خان ؟؟ اور دیپک تیواری، نے غیر قانونی لاٹری ٹکٹ جھارکھنڈ سے بھیجے تھےجب کہ آسنسول میں پلٹو سنگھ نامی شخص نے انہیں آسنسول، جموڑیہ، رانی گنج، اور درگاپور کے مختلف ڈیلرز کے پاس لے جانا تھا پولیس نے بس ڈرائیور اور کنڈکٹر سے پوچھ گچھ کی اور انہیں چھوڑ دیا اس دوران اس معاملے میں ایک اور تنازعہ سامنے آیا ہے۔ جائے وقوعہ پر موجود صحافیوں کو ضبط شدہ لاٹری کی تصاویر لینے سے روک دیا گیا۔ ڈیوٹی پر موجود پولیس افسر نے کہا پہلے اجازت لے لو فوٹو کھینچنے کا اس بیان سے شفافیت پر سوالات اٹھ گئے ہیں فی الحال، پولیس پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے اور اس غیر قانونی نیٹ ورک کی گہرائی کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

آسنسول مہیلا سمیتی کی نئی ایگزیکٹو کمیٹی کی تشکیل

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): شہر کا سماجی اور ثقافتی منظر بڑے جوش وخروش سے بھرا ہوا تھا جب آسنسول مارواڑی مہیلا سمیتی کا سالانہ تہوار اور نئی ایگزیکٹو (سیشن 2026 - 2028) کی تقریب حلف برداری ایک شاندار ماحول میں منعقد ہوئی یہ پروگرام آسنسول کلب کے آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا تھا جس میں خواتین ممبران، سماجی کارکنان اور خصوصی مہمانوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریب کا آغاز روایتی رسومات سے ہوا، جس میں سابق صدر نے خیر مقدمی تقریر کی اور تنظیم کے گزشتہ دور کے مقاصد، سرگرمیوں اور کامیابیوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اس دوران کمیٹی چلائے جانے والے مختلف سماجی اور خدمتی منصوبوں کی ویڈیو پریزنٹیشن بھی کی گئی جس سے وہاں موجود لوگوں کو تنظیم کے کاموں سے آگاہ کیا گیا اور ان کی داد وصول کی پروگرام کی سب سے بڑی خصوصیت پروقار تقریب تھی۔ نمایاں خدمات انجام دینے والے ممبران کو اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب کے دوران پرانے ایگزیکٹو نے باضابطہ طور پر نئی ٹیم کو باگ ڈور سونپ دی۔ نئی ایگزیکٹو میں ریکھا گدیوان بطور صدر، پریتی کھیمانی بطور سیکرٹری، کانتا کھیمکا نائب صدر اور شریک سیکرٹری شامل ہیں۔ شیتل جالن، خزانچی لکشمی اگروال، اور شریک خزانچی رشمی اگروال نے اپنے اپنے عہدوں کو سنبھال لیا۔ تمام نو منتخب عہدیداران سے عہدہ اور رازداری کا حلف لیا گیا اس موقع پر سابق عہدیداران کو باعزت الوداع کیا گیا۔ سابق صدر سونل گدیوان، سابق سکریٹری کانتا کھیمکا، اور سابق خزانچی چترلیکھا کھریا کو ان کی کامیاب مدت اور شراکت کے لیے خصوصی طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ حاضرین نے ان کے کام کو سراہتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ منتخب صدر ریکھا گدیوان نے اپنے خطاب میں کہا کہ تنظیم کی نئی ٹیم سماجی تنظیم نئی توانائی کے ساتھ ثقافتی اور ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے خواتین کو بااختیار بنانے، ثقافتی اقدار کے تحفظ اور معاشی خود انحصاری کو ترجیح دینے کی ضرورت پر زور دیا انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ کمیٹی معاشرے کے ضرورت مند طبقوں کی مدد کے لیے کوششیں جاری رکھے گی۔ تقریب میں موجود مہمانوں نے اپنے متاثر کن خیالات کا اظہار کیا اور نئی ایگزیکٹو کی کامیاب مدت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے سماجی خدمت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں ایسی تنظیموں کا کردار بہت اہم ہے۔

12 سالہ لڑکا پتھر کی کان میں ڈوب کر جاں بحق

آسنسول: 12 اپریل، (عوامی نیوز سروس): مقامی ذرائع کے مطابق دوپہر نبی وہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ گاؤں کے قریب نادائی بڑی مندر کے پاس واقع پتھر کی ایک متروک کھدائی میں نہانے گیا تھا۔ اس دوران وہ گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ واقعے کے بعد اس کے دوست خوف کی وجہ سے گھر جا کر کسی کو اس کی اطلاع نہیں دے سکے۔ رات 9 بجے کے قریب جب گھر والوں نے نبی کی تلاش شروع کی تو انہیں اپنے دوستوں سے واقعہ کی اطلاع ملی۔ اس کے بعد فوری طور پر بارہ بونی پولیس اسٹیشن کو اطلاع دی گئی صبح سے ہی پولس، فائر ڈپارٹمنٹ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم کھدائی کی مسلسل تلاش کر رہی ہے اس واقعے کے بعد پورے علاقے میں سوگ اور خوف وہراس کا ماحول ہے۔

بقیہ صفحہ اول کا

بقیہ **آپ کو ایک بڑے مسئلے کا سامنا:** تاہم واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے امریکہ کی طرف سے لگائے گئے ان الزامات کی واضح طور پر تردید کی ہے۔ ایک جاری کردہ بیان میں، سفارت خانے نے زور دے کر کہا کہ ایران کے ساتھ ان کی بات چیت صرف اپنے دفاع سے متعلق حکمت عملیوں تک محدود تھی۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ بیجنگ نے کبھی بھی اس تنازعہ میں شامل کسی فریق کو ہتھیار فراہم نہیں کیے ہیں۔ سفارت خانے نے امریکہ پر مزید زور دیا کہ وہ بے بنیاد الزامات لگانے اور تناؤ کو ہوا دینے والے اقدامات میں ملوث ہونے سے باز رہے۔

بقیہ **متھرا کشتی حادثہ:** 3 ابھی تک لاپتہ ہیں جن کی تلاش جنگی پیمانے پر جاری ہے۔

اس سلسلے میں ایس پی (دیہات) سریش چندر راوت نے بتایا کہ اتوار کی صبح یمنا ندی سے ایک نوجوان اور ایک خاتون کی لاش برآمد ہوئی ہیں۔ متوفی نوجوان کی شناخت رشبھ شرما کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کی لاش جائے حادثہ سے 3 کلومیٹر دور اکرور گھاٹ کے قریب ملی۔ وہیں دیوراہا بابا گھاٹ کے قریب ایک خاتون کی لاش ملی ہے جس کی شناخت 21 سالہ ڈکی بنسل کے طور پر کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 3 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ ان کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن جاری ہے۔
واضح رہے کہ جمعہ کی دوپہر ورنداون میں پیش آنے والے المناک موٹر بوٹ حادثے میں 10 عقیدتمندوں کی موت ہوگئی تھی جبکہ 5 دیگر لاپتہ ہو گئے تھے جن کی مسلسل تلاش کی جاری ہے۔ حادثے کا شکار ہونے والے زیادہ تر افراد پنجاب کے لدھیانہ اور جگراوں کے رہنے والے تھے۔ لاپتہ عقیدتمندوں میں پنج ملہوترا، لیش بھلا اور مونیکا شامل ہیں۔ کنبہ کے افراد اپنے پیاروں کی تلاش میں پنجاب سے ورنداون پہنچے ہیں۔ انتظامیہ اور مقامی پولیس کے ساتھ ساتھ این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں بھی لاپتہ عقیدتمندوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ یمنا میں پانی کے تیز بہاؤ؟ اور گہرے گھاٹوں کی وجہ سے ریسکیو آپریشن میں کافی مشکلات پیش آرہی ہیں۔
کے سی گھاٹ سے لے کر گوکل بیراج تک یمنا ندی کو 7 سیکٹروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اب 20 کلومیٹر کے دائرے میں یمنا میں ڈوبنے والوں کی تلاش کی جائے گی۔ ڈی آئی جی آگرہ رینج کے حکم پر 7 پولس تھانہ انچارج یمنا کے 7 سیکٹرز کی نگرانی کریں گے۔ یمنا ندی میں 5 لوگوں کی تلاش اتوار کو صبح 5 بجے سے دوبارہ شروع ہوئی تھی۔ سی او مونٹ سندیپ کمار سنگھ نے بتایا کہ اب یمنا کے 7 سیکٹروں میں کے سی گھاٹ سے گوکل بیراج تک تلاشی مہم شروع کی جائے گی۔ مقامی غوطہ خور، ملاح، پی اے سی غوطہ خور، ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں بھی اس میں شامل ہوں گی۔
سی او نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر فوج کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔ صبح 5 بجے سے مختلف ٹیمیں الگ الگ گھاٹوں پر تلاش کر رہی ہیں۔ ایک گھاٹ پر 3 سے 4 ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ دیوراہا بابا گھاٹ اور آس پاس کے گھاٹوں پر خصوصی نظر رہے گی۔ اس سلسلے میں آس پاس کے اضلاع کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

بقیہ **حکومت سیاسی فائدے:** 2023 میں ترامیم سے جوڑا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ ملکارجن کھڑگے کا یہ خط وزیر اعظم مودی کے اس خط کے جواب میں آیا ہے جس میں انہوں نے 16 اپریل سے 'ناری شکتی وندن ادھینیم' پر بحث کے لیے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کا تذکرہ کیا تھا۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے ہفتہ (11 اپریل) کو وزیر اعظم مودی کو لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ ''مجھے ابھی ابھی 16 اپریل سے ناری شکتی وندن ادھینیم پر بحث کے لیے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے سلسلے میں آپ کا خط موصول ہوا ہے۔''
ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ''جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ناری شکتی ادھینیم 2023 کو پارلیمنٹ نے ستمبر 2023 میں اتفاق رائے سے منظور کیا تھا۔ اس وقت انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے میں نے مطالبہ کیا تھا کہ اس اہم قانون کو فوری طور پر نافذ کیا جانا چاہیے۔'' کانگریس صدر نے کہا کہ حالانکہ وزیر اعظم نے اپنے خط میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس کے فوری نفاذ کے لیے وسیع اتفاق رائے موجود تھا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے نافذ نہیں کیا۔
راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے مزید کہا کہ ''تب سے 30 ماہ گزر چکے ہیں اور اب ہمیں اعتماد میں لیے بغیر یہ خصوصی اجلاس بلایا گیا ہے اور آپ کی حکومت حد بندی کے بارے میں کوئی معلومات فراہم کیے بغیر ہم سے دوبارہ تعاون مانگ رہی ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ حد بندی اور دیگر پہلوؤں کی تفصیلات کے بغیر اس تاریخی قانون پر کوئی بامعنی بحث کرنا ناممکن ہوگا۔''

بقیہ **دھلی میں رن فار:**
شہری آئین کی اہمیت کو سمجھے اور اسے بچانے کے لیے آگے آئے۔'' قابل ذکر ہے کہ اس میراتھن کو کانگریس کے شعبہ برائے درج فہرست ذات اور شعبہ برائے دیگر پسماندہ طبقات نے مل کر منعقد کیا، جس میں نوجوانوں کی شرکت کے ذریعے سماجی بیداری کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔

نیویارک کے نوجوانوں نے میسی اور انٹر میامی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا

میامی، 12 اپریل (یواین آئی) میسی کی ٹیم انٹر میامی کے نئے 'نیو اسٹیڈیم' میں پہلی فتح حاصل کرنے کے خواب ایک بار پھر چکنا چور ہوگئے۔ سنسنی خیز مقابلے میں ریڈ بل نیویارک کی نوجوان ٹیم نے خسارے میں جانے کے باوجود شاندار واپسی کی اور میچ 2-2 سے ڈرا کردیا۔

میچ کے آغاز سے ہی نیویارک کے کھلاڑیوں نے جارحانہ انداز اپنایا۔ 15ویں منٹ میں نیویارک کے 18 سالہ اسٹرائیکر جولین ہال نے میامی کے دفاع کو تتر بتر کردیا اور ان کے پاس پر جارج رووا لکالبا نے گیند کو جال کی راہ دکھا کر اپنی ٹیم کو 1-0 کی برتری دلادی۔

میامی نے ہاف ٹائم سے ذرا پہلے واپسی کی جب ارجنٹائی فارورڈ میٹیو سلویٹی نے روڈریگو ڈی پال کے خوبصورت کراس کو گول میں تبدیل کر کے اسکور برابر کردیا۔ میچ کے 55ویں منٹ میں میامی نے اس وقت برتری حاصل کی جب جرمن برٹیرام نے نیویارک کے نوجوان مڈ فیلڈر اودری مہیتی سے ٹکراتی ہوئی گیند کو سمیٹ کر گول کردیا۔ تاہم، نیویارک کے نوجوانوں نے ہمت نہ ہاری۔ 77ویں منٹ میں جولین ہال نے ایک بار پھر اپنی مہارت کا جادو جگایا اور میامی کے دفاع کو چکمہ دیتے ہوئے گیند 17 سالہ اودری مہیتی کی طرف اچھال دی، جنہوں نے سلائیڈ کرتے ہوئے گول کر کے اسکور 2-2 سے برابر کردیا۔

میچ کے آخری لمحات میں میامی نے دباؤ بڑھایا۔ اسٹاپج ٹائم میں لیونل میسی کو فری کک ملی جو گول میں جانے کے بالکل قریب تھی، لیکن نیویارک کے گول کیپر اتھن ہوروتھ نے ایک ناقابل یقین ڈائیو لگا کر میسی کو میچ وننگ گول کرنے سے روک دیا۔

اس ڈرا کے نتیجے میں انٹر میامی ایسٹرن کانفرنس میں تیسرے نمبر پر برقرار ہے، جبکہ نیش ول پہلے نمبر پر قابض ہے۔ میامی کے مداحوں کے لیے یہ دوسرا موقع تھا جب ان کی ٹیم اپنے نئے ہوم گراؤنڈ پر برتری حاصل کرنے کے باوجود اسے برقرار نہ رکھ سکی۔

جب شکست کے سائے میں مائیکل اوون کی جیت ہوئی: سینٹ ایٹیان کا وہ یادگار لمحہ

نئی دہلی، 12 اپریل (یواین آئی) (فیفا ورلڈ کپ ایکسکلیسیو) فٹ بال کی تاریخ میں کچھ میچ ایسے ہوتے ہیں جہاں اسکور بورڈ پر لکھی ہار، کسی کھلاڑی کی انفرادی عظمت کے سامنے ہیچ ہو جاتی ہے۔

1998 کے موسمِ گرما میں فرانس کی سرزمین پر انگلینڈ اور ارجنٹائن کے درمیان ہونے والا مقابلہ بھی ایک ایسی ہی داستان ہے، جہاں 18 سالہ نوجوان مائیکل اوون نے ایک ایسی تاریخ رقم کی جس نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

میچ کا 16واں منٹ تھا، جب مڈ فیلڈ میں ڈیوڈ بیکہم کے جادوئی دائیں پاؤں سے نکلنے والا ایک پاس مائیکل اوون کے قدموں میں گرا۔ اس لمحے وقت جیسے تھم گیا اور ایک بجلی سی کوندگئی۔ اوون کی وہ دوڑ محض ایک دوڑ نہیں تھی، بلکہ رفتار اور مہارت کا وہ طوفان تھا جس کے سامنے ارجنٹائن کا مضبوط دفاع ریت کی دیوار ثابت ہوا۔

ارجنٹائن کے تجربہ کار دفاعی کھلاڑی ہوزے چاموٹ نے پیچھا کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن اوون کی رفتار کسی تیز رفتار ٹرین جیسی تھی جسے پکڑنا ناممکن تھا۔ سامنے روبرٹو آیالا جیسا پہاڑ کھڑا تھا، مگر 18 سالہ اوون نے کمال مہارت سے انہیں چکمہ دیا اور پھر گول کیپر کارلوس روآ کو بے بس کرتے ہوئے گیند جال کی اوپری سمت میں پہنچادی۔

جیسے ہی گیند جال سے ٹکرائی، پورا اسٹیڈیم تالیوں اور نعروں سے گونج اٹھا۔ انگلینڈ کے مداحوں کا جوش دیدنی تھا۔ اوون، جس کے چہرے پر ابھی معصومیت تھی، خود بھی اس جادو پر حیران نظر آرہے تھے۔ وہ محض چند سیکنڈز میں ایک ابھرتے ہوئے کھلاڑی سے عالمی اسٹار بن چکے تھے۔

اگرچہ اس میچ کا اختتام انگلینڈ کے لیے اچھا ثابت نہ ہوا؛ ڈیوڈ بیکہم کو ریڈ کارڈ دکھا کر باہر کردیا گیا اور آخرکار پنالٹی شوٹ آؤٹ میں انگلینڈ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن تاریخ نے اس دن کو انگلینڈ کی شکست کے بجائے "اوون کے گول" کے نام سے محفوظ کرلیا۔ اس دن میدان میں ارجنٹائن جیتا، مگر فٹ بال کی دنیا کے دل مائیکل اوون نے جیت لیے۔ وہ دوڑ، وہ مہارت اور وہ بے خوفی آج بھی فٹ بال کے شائقین کے ذہنوں میں نقش ہے، جو یہ ثابت کرتی ہے کہ کچھ فتوحات اسکور کارڈ کی محتاج نہیں ہوتیں۔

کے کے آر کا خطرناک ہتھیار تیار: متھیشا پتھیرانا کولکتہ کے لیے ایکشن میں نظر آئیں گے

کولمبو، 12 اپریل (یواین آئی) سری لنکا کے تیز گیند باز متھیشا پتھیرانا نے سری لنکا کرکٹ سے این او سی حاصل کرلیا ہے، جس کے بعد وہ اب کولکتہ نائٹ رائڈرز (کے کے آر) کی ٹیم میں شامل ہونے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔

رپورٹس کے مطابق، پتھیرانا 14 اپریل کو چنئی میں اپنی سابقہ فرنچائز چنئی سپر کنگز کے خلاف ہونے والے میچ کے لیے سلیکشن کے لیے دستیاب ہوں گے۔ 23 سالہ فاسٹ بالر پنڈلی کی انجری کے باعث ٹورنامنٹ کے ابتدائی مرحلے سے باہر رہے تھے۔ انہیں آئی پی ایل سے قبل منعقدہ ٹی 20 ورلڈ کپ کے دوران چوٹ لگی تھی، جس کے بعد سے وہ آرام کررہے تھے۔

کولکتہ نائٹ رائڈرز کی ٹیم اس وقت مشکلات کا شکار ہے۔ ہرشت رانا اور آکاش دیپ کی عدم موجودگی نے ٹیم کے بالنگ اٹیک کو متاثر کیا ہے، لیکن کے کے آر نے پتھیرانا کے متبادل کا مطالبہ کرنے کے بجائے ان کی صحتیابی کا انتظار کیا اور سری لنکا کرکٹ سے مسلسل رابطے میں رہے۔ پتھیرانا اپنی تیز رفتاری اور مہلک یارکرز کے لیے مشہور ہیں۔ ان کی واپسی کے کے آر کے لیے ایک بڑا سہارا ثابت ہوسکتی ہے، کیونکہ ٹیم اس وقت پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نیچے ہے۔

پتھیرانا کی غیر موجودگی میں ٹیم کو غیر ملکی فاسٹ بالرز کی کمی کا سامنا رہا۔ بلیسنگ موزاربانی واحد غیر ملکی تیز گیند باز تھے جنہوں نے اب تک ٹیم کی نمائندگی کی، جبکہ گزشتہ میچ میں کیمرون گرین نے بھی بالنگ میں حصہ لیا تھا۔ اب پتھیرانا کی شمولیت سے کے کے آر کو امید ہے کہ وہ ٹورنامنٹ میں واپسی کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

فیفا سیریز 2026: ہندوستانی خواتین فٹ بال ٹیم کو میزبان کینیا کے ہاتھوں شکست

نیروبی، 12 اپریل (یواین آئی) ہندوستانی خواتین فٹ بال ٹیم کا فیفا سیریز 2026 کا سفر مایوس کن آغاز کے ساتھ شروع ہوا، جہاں ہفتے کے روز نیروبی کے 'نیاو نیشنل اسٹیڈیم' میں میزبان کینیا نے ہندوستان کو 2-0 سے شکست دے دی۔

فیفا رینکنگ میں 67ویں نمبر پر موجود ہندوستانی ٹیم، دنیا کی 134ویں نمبر کی ٹیم کینیا کے خلاف جدوجہد کرتی نظر آئی۔ کینیا نے میچ کے آغاز میں ہی برتری حاصل کرلی تھی۔ پہلا گول میچ کے دوسرے ہی منٹ میں مارتھا امیڈوٹ نے گول کر کے کینیا کو 1-0 کی برتری دلائی۔ 55ویں منٹ میں ٹیریزا اوبونیا نے دوسرا گول کر کے اپنی ٹیم کی جیت یقینی بنادی۔ ہندوستانی ٹیم کئی مواقع ملنے کے باوجود گیند کو جال کی راہ دکھانے میں ناکام رہی۔

دن کے پہلے سیمی فائنل میں آسٹریلیا نے ملاوی کو 5-0 کے بڑے مارجن سے شکست دی۔ اب ہندوستانی ٹیم بدھ کے روز تیسری پوزیشن کے پلے آف میچ میں ملاوی کے مدمقابل ہوگی۔

طوفانِ یمال: نوجوان فٹبالر کے کمال نے بارسلونا کی پوزیشن ناقابلِ تسخیر بنادی

بارسلونا، 12 اپریل (یواین آئی) لامین یمال کے ایک گول اور دو اسسٹس کی بدولت بارسلونا نے ڈربی مقابلے میں ایسپانیول کو 4-1 سے شکست دے کر لالیگا ٹائٹل کے دفاع کی جانب مضبوط قدم بڑھا دیا ہے۔ اس فتح کے بعد کاتالان کلب نے دوسرے نمبر پر موجود حریف ریال میڈرڈ پر 9 پوائنٹس کی واضح برتری حاصل کرلی ہے۔

ہنسی فلک کی ٹیم نے میچ کا آغاز جارحانہ انداز میں کیا۔ ہسپانوی اسٹار فیران ٹوریس نے جنوری کے بعد اپنا پہلا گول اس وقت اسکور کیا جب 18 سالہ ونگر لامین یمال نے کارنر کک کے ذریعے بہترین پاس دیا۔ یمال نے جلد ہی دوسرا جادوئی پاس اپنے بوٹ کے بیرونی حصے سے دیا، جسے ٹوریس نے گول میں بدل کر اسکور 2-0 کردیا۔

دوسرے ہاف کے آغاز میں بارسلونا کا ایک گول آف سائیڈ کی وجہ سے مسترد کردیا گیا، جس کے فوراً بعد ایسپانیول کے پول لوزانو نے ایک زوردار ہٹ کے ذریعے گول کر کے اسکور 2-1 کر کے میچ میں سنسنی پیدا کردی۔

میچ کے اختتامی منٹس میں بارسلونا نے ایک بار پھر میچ پر گرفت مضبوط کرلی۔ 87ویں منٹ میں لامین یمال نے گیند چھین کر اسے جال کی راہ دکھائی۔ متبادل کھلاڑی کے طور پر آنے والے مارکس راشفورڈ نے فرینکی ڈی جونگ کے کراس پر شاندار والی (Volley) کے ذریعے چوتھا گول اسکور کیا۔

بارسلونا کو منگل کے روز چیمپئنز لیگ کے کوارٹر فائنل میں اٹلیٹیکو میڈرڈ کا سامنا کرنا ہے، جہاں انہیں پہلے مرحلے کی 2-0 کی شکست کا بدلہ لینا ہے۔ اس اہم میچ کے باوجود کوچ ہنسی فلک نے پیڈری اور یامال جیسے اہم کھلاڑیوں کو پورے میچ میں میدان میں رکھا تاکہ لیگ میں ٹیم کی برتری برقرار رہے۔ اس فتح کے ساتھ بارسلونا اب سات میچز باقی رہتے ہوئے انتہائی مستحکم پوزیشن میں ہے، جبکہ ریال میڈرڈ کی جیرونا کے خلاف ڈرا نے بارسا کی راہ مزید ہموار کردی ہے۔

بابر کا پی ایس ایل پر راج: 4 ہزار رنز کا سنگِ میل عبور کرنے والے پہلے کرکٹر

لاہور، 12 اپریل (یواین آئی) پاکستان کے اسٹار بیٹر بابر اعظم نے پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) میں 4 ہزار رنز مکمل کرلیے، وہ لیگ میں یہ سنگ میل عبور کرنے والے پہلے بیٹر بن گئے، انہوں نے ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں سب سے زیادہ شراکتوں کا ریکارڈ بھی برابر کردیا۔

ہفتے کو پی ایس ایل الیون میں لاہور قلندرز کے خلاف میچ میں پشاور زلمی کے کپتان بابر اعظم نے 4 ہزار رنز مکمل کرنے کا سنگ میل عبور کیا، وہ یہ سنگ میل عبور کرنے والے لیگ کے پہلے بیٹر بھی بن گئے۔ اس دوران انہوں نے تین ٹیموں اسلام آباد یونائیٹڈ، کراچی کنگز اور پشاور زلمی کی نمائندگی کی۔

بابر اعظم نے پی ایس ایل میں اب تک 105 میچز کھیلے ہیں جس میں 2 سنچریاں اور 37 نصف سنچریاں شامل ہیں۔

پی ایس ایل کی تاریخ میں دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز لاہور قلندرز کے فخر زمان 99 میچوں میں 141.82 کے اسٹرائیک ریٹ سے 3,018 رنز کے ساتھ 24 نصف سنچریوں اور دو سنچریوں کے ساتھ ان سے پیچھے ہیں۔

پی ایس ایل کے سب سے زیادہ رنز بنانے والوں کی فہرست درج ذیل ہے:

بابر اعظم (پشاور زلمی) - 4004

فخر زمان (لاہور قلندرز) - 3018

محمد رضوان (ملتان سلطانز) - 2853

ریلی روسو (کوئٹہ گلیڈی ایٹرز) - 2366

شعیب ملک (کوئٹہ گلیڈی ایٹرز) - 2350

اس کے علاوہ بابر اعظم نے ٹی ٹوئنٹی فارمیٹ میں سب سے زیادہ سنچری شراکتوں کا ریکارڈ بھی برابر کردیا۔

بابر اعظم نے ٹی ٹوئنٹی کیریئر میں 46 سنچری شراکتیں قائم کیں، انہوں نے ویراٹ کوہلی اور کرس گیل کی سب سے زیادہ شراکت کا ریکارڈ برابر کیا۔ کرس گیل نے 455 اور ویراٹ کوہلی نے 400 ٹی ٹوئنٹی اننگز میں 46 سنچری شراکتیں بنائیں جب کہ بابر اعظم نے 339 اننگز میں 46ویں سنچری شراکت کا سنگ میل عبور کیا۔

آئی پی ایل 2026: گجرات ٹائٹنز کا ٹاس جیت کر لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف پہلے بالنگ کا فیصلہ

لکھنؤ، 12 اپریل (یواین آئی) انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) کے 19ویں مقابلے میں گجرات ٹائٹنز کے کپتان شبھمن گل نے ٹاس جیت کر لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف پہلے فیلڈنگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹاس کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے شبھمن گل نے کہا کہ ہمارے لیے ہر میچ کے دو پوائنٹس انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے ٹیم میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی توجہ کارکردگی میں تسلسل برقرار رکھنے پر ہے۔

دوسری جانب لکھنؤ سپر جائنٹس کے کپتان رشبھ پنت نے کہا کہ وہ بھی پہلے بالنگ کو ہی ترجیح دیتے لیکن اب تمام تر توجہ بہترین کھیل پیش کرنے پر ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ٹیم گزشتہ فتوحات کے اعتماد کے ساتھ میدان میں اتر رہی ہے اور پلیئنگ الیون میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

دونوں ٹیموں کی پلیئنگ الیون

لکھنؤ سپر جائنٹس:

ایڈن مارکرم، مچل مارش، رشبھ پنت (کپتان/وکٹ کیپر)، آیوش بدونی، نکولس پورن، عبدالصمد، مکول چودھری، محمد شامی، آویش خان، پرنس یادو اور دگنیش راٹھی۔

گجرات ٹائٹنز:

بی سائی سدھرشن، شبھمن گل (کپتان)، جوس بٹلر (وکٹ کیپر)، واشنگٹن سندر، گلین فلپس، راہول تیوتیا، راشد خان، کگیسو ربادا، اشوک شرما، پرسدھ کرشنا اور محمد سراج۔

پاور پلے کا اصلی دنگل: راجستھان کے سورما یا حیدرآباد کے نواب، کون مارے گا میدان؟

حیدرآباد، 12 اپریل (یواین آئی) آئی پی ایل 2026 میں آج کا مقابلہ محض ایک کرکٹ میچ نہیں بلکہ چار ایسے بائیں ہاتھ کے بلے بازوں کا ٹکراؤ ہے جو کریز پر تحمل کو کمزوری سمجھتے ہیں۔ سن رائزرز حیدرآباد اپنے ہوم گراؤنڈ پر ناقابل شکست راجستھان رائلز کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے، جہاں میچ کا فیصلہ ممکنہ طور پر پاور پلے کے ابتدائی اوورز میں ہی ہوجائے گا۔

حیدرآباد کی جانب سے ٹریوس ہیڈ اور ابھیشیک شرما کی جوڑی میدان میں اترے گی، جو اپنی جارحانہ بیٹنگ سے گیند بازوں کے لیے ڈراونا خواب بن چکے ہیں۔ دوسری طرف راجستھان رائلز کی نوجوان جوڑی یشسوی جیسوال اور ویبھو سوریہ ونشی ہے، جنہوں نے پاور پلے کو چھکوں کی نمائش گاہ میں بدل دیا ہے۔ یہ مقابلہ ان "ایکسپلوسیو" اوپنرز کے درمیان ہے جو ڈرنکس بریک سے پہلے ہی میچ کا نقشہ بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سن رائزرز حیدرآباد کی ٹیم 200 رنز بنانا تو خوب جانتی ہے لیکن اس اسکور کا دفاع کرنا ان کے لیے اب بھی ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ مڈل آرڈر میں ہینرک کلاسن، ایشان کشن اور نتیش کمار ریڈی سے توقع ہے کہ وہ ٹاپ آرڈر کے فراہم کردہ آغاز کو بڑے اسکور میں تبدیل کریں گے۔

راجستھان رائلز کی ٹیم رواں سیزن میں اب تک ناقابل شکست ہے اور ایک منظم ریلوے ٹائم ٹیبل کی طرح درست سمت میں گامزن ہے۔ جیسوال اور سوریہ ونشی کی مچائی ہوئی تباہی کے بعد دھرو جریل، ریان پراگ، شیمرون ہٹمائر اور رویندر جڈیجہ اننگز کو سنبھالتے ہیں۔ بالنگ میں جوفرا آرچر اور روی بشنوئی رنز روکنے کے فن میں مہارت دکھا رہے ہیں۔

حیدرآباد کی خشک پچ بلے بازوں کے لیے سازگار دکھائی دیتی ہے، جہاں رنز کی برسات متوقع ہے۔ تاہم، میچ کے دوسرے حصے میں اوس ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے، جس کی وجہ سے کوئی بھی ہدف مکمل طور پر محفوظ نہیں کہا جاسکتا۔

اگرچہ ماضی کے ریکارڈز حیدرآباد کے حق میں ہیں، لیکن موجودہ فارم راجستھان رائلز کے ساتھ ہے۔ شائقین ایک ایسے مقابلے کی توقع کررہے ہیں جو شاید تماشائیوں کے اپنی نشستوں پر سنبھل کر بیٹھنے سے پہلے ہی کسی ایک ٹیم کے حق میں جھک جائے۔

پی ایس ایل 20 میچز مکمل پوائنٹس ٹیبل پر پشاور زلمی آگے

کراچی، 12 اپریل (یواین آئی) پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) میں 20 میچز مکمل ہوگئے ہیں۔ ایونٹ میں 8 ٹیمیں شریک ہیں، ہر ٹیم نے اپنے 5، 5 میچز کھیل لیے ہیں۔ جس کے بعد پوائنٹس ٹیبل کافی حد تک واضح ہوگئی ہے۔

پی ایس ایل 11 میں ابتدائی 14 میچز لاہور میں کھیلے گئے جبکہ آج کل مقابلے کراچی کے نیشنل اسٹیڈیم میں جاری ہیں، 20واں میچ کراچی کنگز اور حیدرآباد کنگزمین کے درمیان کھیلا گیا ہے۔

حیدرآباد کنگزمین نے کراچی کنگز کے خلاف میچ 4 وکٹ سے جیت لیا اور ایونٹ میں بالآخر فتح کا مزہ چکھ لیا، اس کی ایونٹ میں شکست کی تعداد 4 ہے، یہی وجہ ہے وہ پوائنٹس ٹیبل پر 7ویں پوزیشن پر براجمان ہے اور اس سے نیچے اپنے تمام میچز میں ہار کا منہ دیکھنے والی راولپنڈیز کی ٹیم ہے۔ حیدرآباد کنگزمین کو ابتدائی 4 میچز میں لاہور قلندرز، کوئٹہ گلیڈی ایٹرز، ملتان سلطانز اور پشاور زلمی کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا جبکہ راولپنڈیز کی ٹیم پشاور زلمی، کراچی کنگز، اسلام آباد یونائیٹڈ، ملتان سلطانز اور کوئٹہ گلیڈیز نے مات دی ہے۔

پوائنٹس ٹیبل پر چھٹے اور پانچویں نمبر پر دفاعی چیمپئن لاہور قلندرز اور کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کی ٹیمیں ہیں، ان کے پوائنٹس کی تعداد 4، 4 ہے، دونوں ٹیموں نے 2، 2 میچز جیتے ہیں جبکہ انہیں 3 مقابلوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پی ایس ایل 11 کی اب تک کی درجہ بندی میں چوتھے نمبر پر کراچی کنگز کی ٹیم ہے، جس نے 3 میچز جیتے ہیں جبکہ دو میں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس کے پوائنٹس کی تعداد 6 ہے۔ پوائنٹس ٹیبل میں تیسرے نمبر پر اسلام آباد یونائیٹڈ 7 پوائنٹس ہیں، اس نے 3 میچز میں فتح سمیٹی جبکہ ایک میں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ایک میچ بارش سے متاثر ہوا ہے۔ پوائنٹس ٹیبل پر دوسرے نمبر پر ملتان سلطانز کی ٹیم ہے، جس نے 4 میچز جیتے ہیں جبکہ ایک مقابلے میں اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا، اس کے پوائنٹس کی تعداد 8 ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Monday, 13th April 2026
روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
سوموار، ۱۳ / اپریل ۲۰۲۶ء

انٹر کاشی کے محمد آصف نے محمڈن کے خلاف فیصلہ کن گول اسکور کیا

(نامہ خصوصی) 12 اپریل: آئی ایس ایل کے ساتویں میچ میں بھی محمڈن اسپورٹنگ کو اپنے زبردست حریف انٹر کاشی کے مقابلے میں ایک گول نل سے شکست ہوگئی۔ جیت کا فیصلہ کن گول پہلے نصف میں محمد آصف نے اسکور کیا۔ یوں تو محمڈن کی لگاتار شکست پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن میچ دیکھنے والوں کو اندازہ ہوا کہ باوجود نامساعد حالات کے محمڈن نے بہت ہی شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ چونکہ فیفا کی عائد کردہ پابندی کی وجہ سے محمڈن کے عہدہ داران کسی غیر ملکی کھلاڑی کو سائن نہیں کراسکتے لیکن اس کے باوجود محمڈن نے اپنے ملکی کھلاڑیوں کی مدد سے ایک مضبوط اور جنگجو ٹیم کی تشکیل کی اور تعریف کرنا ہوگی کہ کوچ معراج الدین واڈو کی جو بہت ہی محنت اور لگن سے ٹیم کی تربیت کررہے ہیں اور بہت ہی اچھے پرفارمنس کا مظاہرہ ہورہا ہے یہ اور بات ہے کہ کھیل میں جیت ہار تو ہوتی ہے اور مضبوط ٹیم کی حیثیت سے انٹر کاشی نے یہ میچ ایک اتفاقی گول کی بدولت جیت لیا۔ لیکن دیکھا گیا کہ آخری 10 منٹ میں محمڈن کی سکت یورشیں ٹیم کو کامیاب بناسکتی تھی لیکن ایک مرتبہ گیند بالائی ستون سے ٹکراکر باہر چلی گئی اور دو مرتبہ گیند بالکل قریب سے باہر چلی گئی۔ بہرکیف محمڈن پر عائد پابندی جب تک ختم نہیں ہوگی اس وقت تک ٹیم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ لیکن اس کمزور ٹیم کی کارکردگی کی تعریف کے لئے صحیح معنوں میں کوچ واڈو قابل مبارکباد ہیں۔ جیت اور ہار سے ابھر کر دیکھا جائے تو محمڈن صحیح معنوں میں امید کے مطابق کھیلی مگر قسمت میں شکست تھی سو وہ ہوئی۔

گجرات کا جادو چل گیا: لکھنؤ کے "سپر جائنٹس" ڈھیر، ٹائٹنز کی 7 وکٹوں سے بڑی فتح!

لکھنؤ، 12 اپریل (یو این آئی) پرسدھ کرشنا کی تباہ کن بالنگ کے بعد کپتان شبھمن گل اور جوس بٹلر کی ذمہ دارانہ بیٹنگ کی بدولت گجرات ٹائٹنز نے آئی پی ایل 2026 کے 19 ویں میچ میں لکھنؤ سپر جائنٹس کو 8 گیندیں قبل 7 وکٹوں سے شکست دے دی۔

165 رنز کے ہدف کے تعاقب میں گجرات ٹائٹنز نے پراعتماد آغاز کیا۔ سائی سدرشن اور شبھمن گل نے پہلی وکٹ کے لیے 45 رنز جوڑے۔ سدرشن کے آؤٹ ہونے کے بعد جوس بٹلر میدان میں آئے اور کپتان کے ساتھ مل کر اننگز کو تیزی سے آگے بڑھایا۔ شبھمن گل 40 گیندوں پر 56 رنز (6 چوکے، 1 چھکا) بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جوس بٹلر نے 37 گیندوں پر 11 چوکوں کی مدد سے 60 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی۔ واشنگٹن سندر 13 گیندوں پر 21 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے اور ٹیم کو جیت کی دہلیز پار کرائی۔ گجرات نے مطلوبہ ہدف 18.4 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔

اس سے قبل گجرات ٹائٹنز نے ٹاس جیت کر لکھنؤ کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ لکھنؤ کی ٹیم مقررہ 20 اوورز میں 8 وکٹوں پر 164 رنز بنا سکی۔ ایڈن مارکرم 30 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے، جبکہ کپتان رشبھ پنت نے 18 رنز بنائے۔

لکھنؤ کے بلے باز گجرات کے بالنگ اٹیک کے سامنے مسلسل جدوجہد کرتے نظر آئے اور وقفے وقفے سے اپنی وکٹیں گنواتے رہے۔ گجرات کی جیت میں فاسٹ بالر پرسدھ کرشنا نے کلیدی کردار ادا کیا، جنہوں نے محض 28 رنز دے کر 4 اہم وکٹیں حاصل کیں۔ اشوک شرما نے دو، جبکہ محمد سراج اور گلیسو رباڈا نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس جیت کے ساتھ گجرات ٹائٹنز نے ٹورنامنٹ میں اپنی پوزیشن مزید مستحکم کرلی ہے، جبکہ لکھنؤ کو اپنی بالنگ اور بیٹنگ لائن پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

آئی پی ایل میں کھلبلی: راجستھان رائلز کے منیجر ڈگ آؤٹ میں موبائل چلاتے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے

گواہاٹی، 12 اپریل (یو این آئی) راجستھان رائلز کے ٹیم منیجر رومی بھنڈر اس وقت تنازع کا شکار ہوگئے جب رائل چیلنجرز بنگلورو کے خلاف میچ کے دوران انہیں ٹیم ڈگ آؤٹ میں موبائل فون استعمال کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

میچ کے دوران ٹی وی کیمروں نے رومی بھنڈر کو موبائل فون پر مصروف دکھایا، جس کی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئیں۔ بی سی سی آئی کے ایک اہلکار نے تصدیق کی ہے کہ یہ 'پلیئرز اینڈ میچ آفیشلز ایریا' کے پروٹوکول کی کھلی خلاف ورزی ہے، کیونکہ قوانین کے تحت میچ کے دوران ڈگ آؤٹ میں موبائل فون کا استعمال سختی سے ممنوع ہے۔

آئی پی ایل 2026 کے قوانین کے مطابق، ٹیم منیجر ڈریسنگ روم میں تو فون استعمال کر سکتا ہے لیکن ڈگ آؤٹ میں اسے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

رپورٹس کے مطابق، رومی بھنڈر پر فی الحال ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کا باضابطہ الزام عائد نہیں کیا گیا ہے، تاہم بی سی سی آئی حکام کا کہنا ہے کہ اس معاملے پر کارروائی ہونی چاہیے۔ اینٹی کرپشن یونٹ اور میچ ریفری کی رپورٹ کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔ سزا کے طور پر محض وارننگ دی جاسکتی ہے یا میچ کی پابندی بھی عائد کی جاسکتی ہے۔

اس تنازع کے باوجود، راجستھان رائلز نے یہ میچ 6 وکٹوں سے جیت لیا۔

15 سالہ نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی، جن کے رومی بھنڈر 'لوکل گارڈین' بھی ہیں، نے محض 26 گیندوں پر 78 رنز کی جارحانہ اننگز کھیل کر 'پلیئر آف دی میچ' کا اعزاز حاصل کیا۔ سوریہ ونشی اس وقت ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ رنز بنا کر 'اورنج کیپ' کی دوڑ میں سب سے آگے ہیں۔

میدان میں آپے سے باہر: نتیش رانا کو 'نازیبا زبان' مہنگی پڑگئی

چنئی، 12 اپریل (یو این آئی) دہلی کیپٹلز کے بلے باز نتیش رانا کو چنئی سپر کنگز کے خلاف میچ کے دوران چوتھے امپائر کے ساتھ بدتمیزی اور نازیبا زبان استعمال کرنے پر میچ فیس کا 25 فیصد جرمانہ کردیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے ڈسپلنری ریکارڈ میں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ نتیش رانا، جو خراب فارم کی وجہ سے اس میچ میں پلیئنگ الیون کا حصہ نہیں تھے اور ڈگ آؤٹ میں بیٹھے تھے، اس وقت غصے میں آگئے جب میدان میں موجود بلے باز ٹرسٹن اسٹبس نے دستانے تبدیل کرنے کی درخواست کی۔ امپائر انیش سہربدھے نے اس مطالبے کو مسترد کردیا، جس پر رانا کی امپائر کے ساتھ تلخ کلامی ہوئی۔ اس وقت دہلی کیپٹلز کو جیت کے لیے دو اوورز میں 32 رنز درکار تھے اور 60 رنز پر ناٹ آؤٹ کھیلنے والے ٹرسٹن اسٹبس ٹیم کی آخری امید تھے۔ تاہم، اسی اوور کی تیسری گیند پر اسٹبس آؤٹ ہوگئے اور دہلی کیپٹلز کو 23 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نتیش رانا نے اپنی غلطی تسلیم کرلی ہے۔

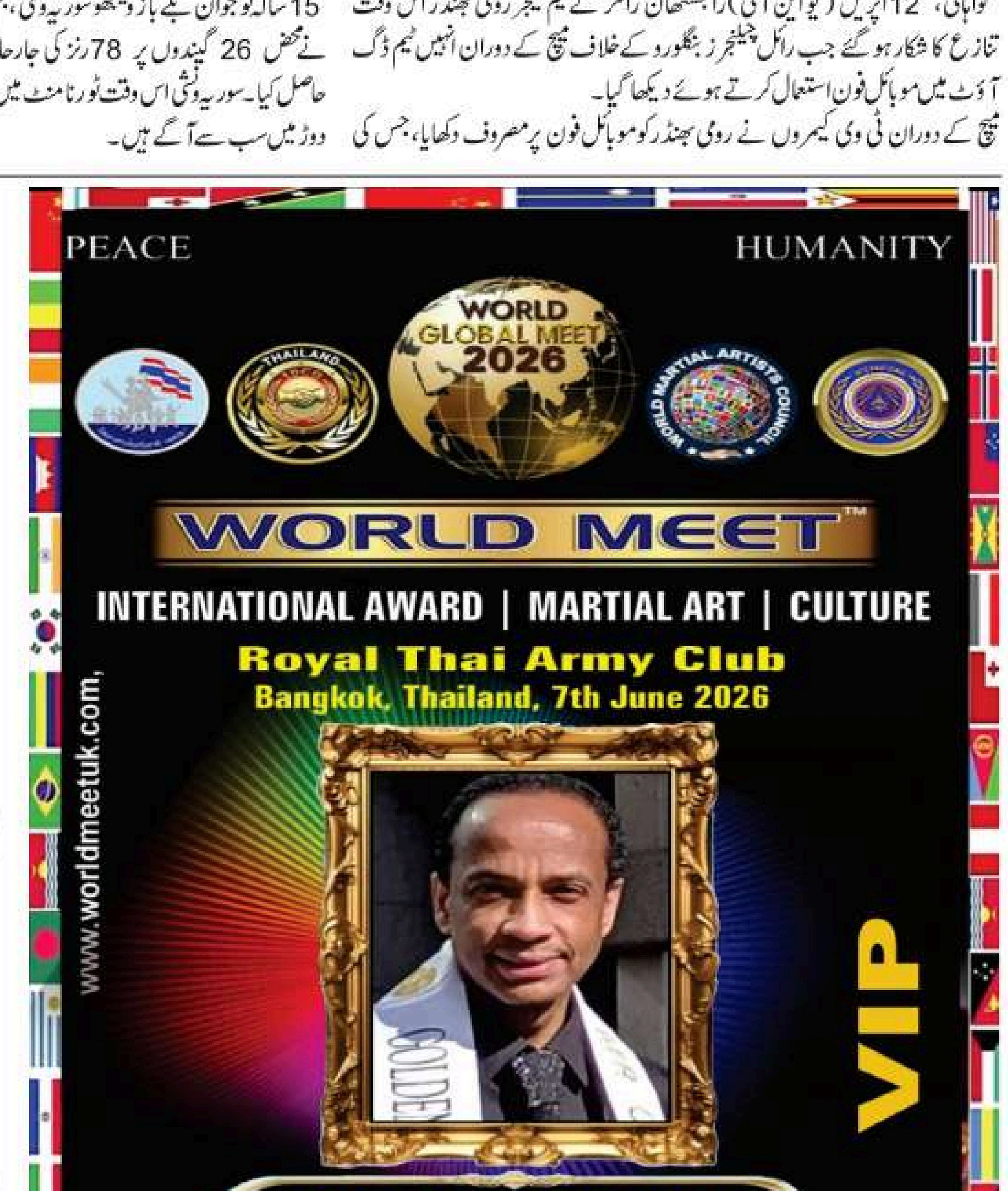

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor- Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 رچترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی -(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804